٢

( )

مقالہ برائے پی ایچ ڈی

تذکرہ شعرائے اردو

عیار الشعراء کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

ڈاکٹر قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری

ایم اے عربی ایم اے فارسی ایم اے اردو بی - ایچ - ڈی (دہلی)

پروفیسر زمیندار کالج، گجرات

نگران

پروفیسر ڈاکٹر عبادت بریلوی

سابق پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

( )

جلد اول

عیارالشعراء کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

۱۔ تحقیقات و تنقیدات

۲۔ تعلیقات

۳۔ تشریحات

ا۔ عیارالشعراء پر کیول رام کے حواشی

ب۔ شخصیات کا تعارف

ج۔ اماکن کا حدود اربعہ

د۔ کتب کی نشان دہی

ہ۔ علمی و ادبی اصطلاحات کی تشریح

۴۔ مصادر و مراجع

مقالہ کے متعلق

تذکرہ شعرائے اردو الموسوم عیارالشعراء منشی خوب چند کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کا کام مجھے بطور مقالہ پی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ دانشگاہ پنجاب سے مورخہ 23 مئی 1968ء کو بحوالہ چٹھی نمبر 553 جی ۔ ایم تفویض ہوا اور جناب ڈاکٹر عبادت بریلوی ایم ۔ اے پی ۔ ایچ ڈی سابق پرنسپل وصدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی اورنٹیل کالج لاہور میرے نگران مقرر ہوئے میں نے یہ کام پانچ سال کے عرصہ میں سر انجام دینا تھا بعض ناگزیر وناساعد حالات کے پیش نظر یہ کام پانچ سال کی بجائے چھ سال میں مکمل ہوا ایک سال کی تاخیر کے باعث یونیورسٹی نے میری رجسٹریشن منسوخ کر دی میں تاخیر کی وجوہات پیش کرتا رہا اور اپنی مجبوریوں کے قصے بیان کرتا رہا آخر بحوالہ چٹھی نمبر 609 ۔ جی ۔ ایم مورخہ 17 جون 1978ء کو مجھے ازسرنو رجسٹریشن کرانے کی اجازت دی گئی میں نے 13 ستمبر 1978ء کو فیس داخلہ جمع کردی اور ازسرنو رجسٹریشن کی التجا کی ۔ بعض دفتری موشگافیوں کے باعث معاملہ پھر معلق رہا آخر چٹھی نمبر 209 ایس ایم مورخہ 19 فروری 1983ء مقالہ داخل کرانے کی اجازت ہوئی اور مقالہ بہر نوع مکمل کرکے داخل دفتر پنجاب یونیورسٹی کیا جا رہا ہے۔

یہ تمام تر مقالہ میں نے اپنے محترم اور شفیق استاد جناب ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب ایم اے پی ۔ ایچ ۔ ڈی سابق پرنسپل وصدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی اورنٹیل کالج لاہور کی نگرانی میں انکی مشفقانہ اور عالمانہ رہنمائی میں مکمل کیا ہے استاد مکرم نے اس سلسلہ میں جو میری رہنمائی کی ہے میں نے اس مقالہ کے علاوہ بھی اس سے بہت کچھ سیکھا ہے اسلئے میں انکا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے تحقیق وتنقید کے سلسلہ میں اس نے مجھے ایسی روشنی عطا کی ہے جسکے جلو میں صرف عیارالشعراء ہی کا نہیں ہر کتاب کا بخوبی تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کا ماحصل پیش کر سکتا ہوں اللہ پاک میرے استاد مکرم کو اس نوازش کے بدلے جزائے احسن سے سرفراز کرئے۔

محترم استاد گرامی کے ساتھ میں اگر اپنے دوسرے محترم وشفیق استاد جناب ڈاکٹر رانا احسان الہی ایم ۔ اے ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی کا شکریہ ادا نہ کروں تو بہت بڑی بھول ہوگئی استاد مکرم نے میرے مقالہ کا ایک ایک لفظ پڑھا اور ایسے مفید مشوروں سے رہنمائی کی جو اس راہ میں روشنی کے مینار ثابت ہوئے۔

میں نے اس مقالہ کو تین حصوں میں پیش کیا ہے

پہلا حصہ تحقیق وتنقید پر مبنی ہے جسمیں فن تذکرہ نگاری سے بحث کی گئی ہے مصنف تذکرہ عیار الشعراء کے منشی خوب چند ذکا کے احوال و آثار تحقیق وتجسس سے جمع کئے گئے ہیں اور عیارالشعراء

کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ اردو شعراء کے تقریباً ۲۴ تذکروں سے تقابلی مطالعہ کے بعد پیش کیا ہے اور ساتھ ہی مصادر ومراجع کی فہرست شامل ہے اصل میں یہی ہمارا موضوع تھا۔

دوسرا حصہ تعلیقات کا ہے منشی کیول رام نے عیارالشعراء پر حواشی تحریر کئے ہیں ہم نے انکو ازسر نو تحقیق و تجسس سے جمع کر کے شامل ہذا کر دیا ہے

تیسرا حصہ اگرچہ ہمارے موضوع کا حصہ نہیں یہ حصہ تذکرے کے متن کی تدوین کا حصہ ہو سکتا ہے ہم نے تذکرہ عیارالشعراء میں مندرج ، اشخاص ، اماکن ، کتب ، اور علمی وادبی اصطلاحات کا تعارف بھی مختصر سطور میں شامل ہذا کر دیا ہے اور آخر میں مصادر ومراجع کی ایک اور فہرست شامل کر دی ہے۔

تذکرہ عیارالشعراء تا حال طبع نہیں ہوا دنیا جہاں میں آج تک اسکے صرف دو نسخے دستیاب ہیں ایک نسخہ انڈیا آفس لندن میں ہے اور دوسرا نسخہ انجمن ترقی اردو ہند یا آزاد لائبریری علی گڑھ میں ہے یہ نسخہ اچھا خاصا بوسیدہ اور پریشان حال ہے شاید مصنف کا مسودہ خام ہے البتہ انڈیا آفس لندن والا نسخہ بہر نوع مکمل اور جامع ہے ہر دو نسخوں کے مائیکروفلم اور فوٹو کاپیاں معروف لائبریوں میں موجود ہیں ہم نے دونوں نسخوں کو بذریعہ مائیکرو فلم دیکھا ہے اور دونوں کا تقابلی مطالعہ بھی شامل ہذا کیا ہے البتہ بنیاد انڈیا آفس لندن والے نسخہ کو بنایا ہے ہم نے یہ مقالہ بڑی محنت اور شوق سے لکھا ہے دیکھیے اور داد دیجیے

احمد حسین احمد

احمد حسین احمد

30 اپریل 1983ء

گجرات

( )

ترتیب

(فہرست مضامین)

باب اول (اردو تذکرہ نگاری کی قدیم روائت

باب دوم (منشی خوب چند ذکا کی زندگی کے حالات)

باب چہارم (بہار الشعرا کا تحقیقی مطالعہ)

مندرجہ ذیل شعراے متقدمین کے متعلق ذکا کے تسامحات

۱ -

اسد میر امانی	
امیر نواب محمد یار خاں	احسن مرزا احسن علی
آشفتہ عظیم الدین شعوری خاں	میر محمد امین امین
اکبر مکرم الدولہ اکبر علی خاں	اوباش شیخ امیر الزماں
اختر میر اکبر علی	افغان امام علی خاں
انتظار	بیدل مرزا عبد القادر
بہار	بیدار شاہ محمدی
میر میراں بجید	بیچارہ
پیام شرف الدین علی خاں	پاکباز میر صلاح الدین عرف میاں مکھن
تجرد میر عبد اللہ	ثابت امانت خاں
ثاقب شمس الدین	ثروت مرزا محمد صادق
جوشش محمد روشن	حاتم شیخ ظہور الدین
عنایت اللہ جی عرف میر کلو	حسرت ذوقی رام
حشمت میر محمد علی	حیراں میر حیدر علی
دلخوش کنور بہادر سنگھ	زمان
میر سعادت علی	سعدی شیرازی
شعوری	شوق حسن علی خاں
شہید	عاجز زور آور سنگھ
عارف محمد عارف	عزیز بکھاری لال
عزلت سید عبد الولی	عشق کمسیتا منصور
عطا محمد عطا	عظیم مرزا اعظم بیگ
غالب نواب مکرم الدولہ بہادر بیگ خاں	فرخ میر فرخ علی
فدا سید محمد	فدوی میر محمد حسین
فدوی مرزا اعظم بیگ	فقیر مولوی فقیر اللہ
قلندر شاہ قلندر	کافر میر تقی
کامل مرزا کامل بیگ	کلیم میر طالب حسین
کمترین میر حسن	گرامی

مجرم میر فتح علی
مخزون غلام شاہ
محسن محمد محسن
مخلص محمد باقر
مزمل شاہ مزمل
غلام محی الدین ظلی خان
مہاراجہ لالہ جو لا سروپ ور
ولی شیر محمد ولی
ہدائت علی ہدائت
ہمرنگ دلاور خاں
یکدل عزت اللہ

(ب) ~~فہرست شعرا جن کے حالات مندرجہ ذیل معاصر کے متعلق تذکرہ کے بیانات سے اختلافات~~ (ب) مندرجہ ذیل معاصر تذکرہ کے متعلق کے بیانات سے اختلافات

آفتاب
اسد مرزا اسد بخت بہادر
اسد کھیوٹ سنگھ
اثر سید محمد میر
احمد بیگ احمد
احمد حافظ شیخ احمد اخوند
احمد غلام احمد
آرام پریم ناتھ
افسوس مرزا غفور بیگ
آزردہ مرزا غفور بیگ
آشنا مہا سنگھ
آشفتہ میر رضا قلی
امین خواجہ امین الدین
امین مرزا محمد اسماعیل
امین الدین امین خاں
آگاہ میر حسن علی
اشرف محمد اشرف
~~کیپ اسیر~~ اسیر ملیٹروز
آستان ارسخان
اظہر غلام محی الدین
آخریں شیخ قلندر بخش
آفاق میر فرید الدین
الم میاں صاحب میر
روباش شیخ امیر الزمان
الفتروے منگل سین
امی بیگ
اسلام شیخ الاسلام
محمد علی بیتاب
بیتاب سیوک رام
احسن الدین خاں
بیخود نرائن داس
بمید میر میراں
بہادر سنگھ بہادر
میاں شرف میر رشتہ
بیہوش شیخ دیدار علی
بیقرار میر کاظم حسین
پروانہ علی شاہ
تمکیں (بیقرار)
تجلی میر محمد حسن
تجمل میر اعظم
تسکین میر سعادت علی
تسکین ٹیکا رام
تصور سید حیدر حسن
محمد اسحاق خاں
تمنا شاد (اسد) علی خاں
جیون شاہ غلام مرتضیٰ
جنون میر فضل علی

حیات مرزا مغل
حیران میر حسن علی
حبیب
حسن حافظ ابوالحسن
حسین غلام حسین خاں
حسرت میر جعفر علی
حقیقت میر حسن شاہ
حیرت غلام محی الدین
خادم شیخ خادم علی
خورشید میر علی
دل زور زور خاں
دیوانہ سرب سنگھ
رضا مکندی
رضا مرزا جیون
زار میر مظہر علی شاہ
ساقی
سرور اعظم الدولہ محمد خاں
مرزا احمد علی خاں سوزاں
سیادت میر محی الدین
شاد مرزا اسد بیگ کیانی
شائق نصیر الدین
شرر مرزا جعفر
شفیق مرزا اظہر علی شفیق
شمس میر شمس الدین
محو میر حسن علی
مستمند یار علی بیگ
سرور مرزا اصغر علی بیگ

جان شیخ محب اللہ
جولان بہادر علی شاہ
میر حسن شاہ
حسن
حسینی حکیم میر حسن
حفیظ محمد حفیظ
حیدر میر حیدر علی
حیر میر مراد
خلیق میر مستحسن
دریغ میر زین العابدین
دوث
ذوقی شاہ رسوا آفتاب رو
رضا شیخ علی رضا
رنج میر محمد نصیر رنج

سہقت
سعید عثمان سعید الدین
سید میر غلام رسول
شاہ شاکر علی
شاداں مرزا رجب علی خاں
شائق میر محمد
شرف میر محمد
شگفتہ بخت بہادر
شوق مرزا ظہیر بیگ
مروت شیخ جعفر علی
سرور شرف الدین
مسیح مرزا باقی

مشتاق شیخ ثناالله	مشتاق میر عنایت اللہ
مضطرب درگا پرشاد	مظفر میر مظفر علی خاں
مسیح مرزا بیلتی مغل مرزا مغل علی	مشتاق شیخ مغموم میر سعد علی
مفتوں شیخ عبدالرحیم	مفتوں مرزا ابراہیم بیگ
مقبول میاں مقبول نبی	مقصود محمد مقصود
مطلو ایشری میر شاد	ممتاز مولوی شیخ احسان اللہ
مہر لالہ مہر چند	ناور
ناور محمد علی	ناور
ناور غلام رسول	نادر
نالاں شیخ عبدالقادر فتح آبادی	نامی شیخ نظام الدین
نامی مرزا رجب	نثار محمد زماں
ندیم محمد قاسم	نصرت لالہ گوبند روپ
نثر وارث شاہ وارث الدین	وہم میر محمد علی
ہوش مرزا احمد تقی	غم

ح ۔ فہرست شعرا جن کے حالات ذکا نے نہایت اختصار سے لکھے

نتیجہ تحقیق و تجسس

(باب پنجم مصادر ومراجع)

ا ۔ فن تذکرہ نگاری کے متعلق مصادر

ب ۔ تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کے متعلق ماخذ

1 ۔ قدیم تذکرے

2 ۔ معاصر تذکرے

3 ۔ جدید العہد تذکرے

4 ۔ انگریزی کتابیں

عیارالشعرا کے تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کے سلسلہ اور متن کی تدوین کے وقت ماخذات کے حوالہ جات درج کرتے ہوئے مندرجہ ذیل کلیدی اشارات استعمال کیے گئے ہیں۔

قدیم تذکرے۔

کلمات الشعرا	محمد افضل خوش	کلمات
تذکرہ شعرائے کشمیر	محمد اصلح	تذکرہ شعرائے کشمیر
ہمیشہ بہار	کشن چند اخلاص	ہمیشہ
نکات الشعرا	میر تقی میر	گفتار نکات
گلشن گفتار	حمید اورنگ آبادی	گفتار
تحفۃ الشعرا	افضل بیگ قاقشال	تحفہ
تذکرہ ریختہ گویاں	فتح علی حسینی گردیزی	ریختہ
سرو آزاد	غلام علی آزاد بلگرامی	سرو آزاد
مخزن نکات	قیام الدین قائم	مخزن
تذکرہ بے نظیر	سید عبدالوہاب افتخار	بے نظیر
چمنستان شعرا	لچھمی نرائن شفیق	چمنستان
تذکرہ مردم دیدہ	عبدالحکیم حاکم لاہوری	مردم دیدہ
طبقات الشعرا	قدرت اللہ شوق	طبقات
تذکرہ شعرائے اردو	میر حسن	حسن
گل عجائب	اسد علی خاں تمنا	گل عجائب
تذکرہ شورش	سید غلام حسین شوروش شورش	شورش
مسرت افزا	ابوالحسن	مسرت
گلشن سخن	مرزا کاظم علی مبتلا (~~غلام محی الدین~~)	مبتلا
گلزار ابراہیم	محمد ابراہیم خاں خلیل	گلزار
عقد ثریا	غلام ہمدانی مصحفی	عقد

معاصر تذکرے۔

تذکرہ ہندی گویاں	غلام ہمدانی مصحفی	ہندی
تذکرہ عشقی	وجیہہ الدین عشقی	عشقی
گلشن ہند	مرزا علی لطف	گلشن
عمدہ منتخبہ	اعظم الدولہ محمد خاں سرور	عمدہ

ریاض الفصحا	غلام ہمدانی مصحفی	ریاض
مجموعۂ نغز	حکیم قدرت اللہ قاسم	نغز
دیوان جہاں	بینی نرائن جہاں	جہاں
تذکرۃ الشعرا	ابن طوفان	ابن طوفان

جدید العہد تذکرے

دستور الفصاحت	احمد علی یکتا	دستور
گلشن بیخار	شیفتہ نواب مصطفےٰ خاں	شیفتہ
تاریخ ادب ہندوستانی	گارساں دتسای	دتاسی
طبقات الشعرائے ہند	کریم الدین و فیلن	فیلن
بہار بے خزاں	احمد حسن ساحر	بے خزاں
یادگار شعرا	اشپرنگر ترجمہ طفیل احمد	یاد گار
تذکرہ شعرائے اردو	جارج فانتو	جارج
قطعات منتخبہ	عبدالغفور نشاخ	قطعہ
بہارستان ناز	فصیح الدین رنج	بہارستان
مخزن شعرا ۔	نور الدین فائق	مخزن شعرا

(دیگر اہم ماخذ)

طبقات الاحناف ۔	مولوی محمد عبدالکریم قریشی	احناف
حدائق حنفیہ	مولوی فقیر محمد جہلمی	حدائق
تذکرہ اہل دہلی	سر سید احمد خاں	اہل دہلی
تذکرہ علمائے ہند	رحمان علی	علمائے ہند
ہندوؤں میں فارسی تعلیم	سید سلیمان ندوی	ہندوؤں میں فارسی
تذکرہ کاملان رامپور	احمد علی شوق	کاملان رامپور
تذکرہ شعرائے فرخ آباد	مفتی ولی اللہ	فرخ آباد
تذکرہ شاعرات	محمد جمیل احمد	شاعرات
یوروپین شعرائے اردو	محمد سردار علی	یوروپین شعرا
ہندوؤں میں اردو	رفیق مارہروی	ہندوؤں میں اردو
شعرائے کشمیر	پیر حسام الدین راشدی	شعرائے کشمیر
تذکرۃ النسا	احمد حسین احمد	تذکرہ النسا
فارسی ادبیات میں ہندوؤں کا حصہ	ڈاکٹر سید عبداللہ	فارسی میں ہندوؤں کا حصہ

اردو شعرا کے تذکرے	ڈاکٹر سید عبداللہ	اردو شعرا کے تذکرے

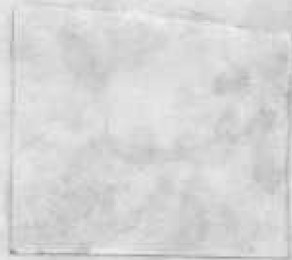
دیگر اہم کتب ۔

حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی	خلیق احمد	حیات شیخ
واقعات دارالحکومت دہلی		واقعات دارالحکومت
بیاض علامہ محمد عبدالکریم قریشی	محمد عبدالکریم قریشی	بیاض قریشی
تقویم تاریخی	عبدالقدوس ہاشمی	تقویم

(احمد حسین احمد)

حصہ اول

تحقیقات و تنقیدات



۱

اُردو تذکرہ نگاری کی قدیم روایت

۱ ۔ اُردو تذکرہ نگاری

اُردو تذکرہ نگاری کی روایت تمدن عرب و ایران کی مرہون احسان ہے بلکہ اُردو تذکرہ نویسی اپنی ابتدائی منزلوں میں فارسی تذکرہ نویسوں کی نقل رہی ۔ یہی وجہ ہے کہ جب اُردو شعرا کے تذکرے مرتب ہونے شروع ہوئے تو ان میں صرف اصولِ تصنیف کے لحاظ سے فارسی تذکروں کی تقلید کی گئی بلکہ ان تذکروں کی زبان بھی فارسی ہی رہی چنانچہ اس فہرست میں جسے گارسان دتاسی نے مرتب کیا ہے کم و بیش ۱۱۳ تذکرے اور بیاضیں ہیں ان میں صرف چھ تذکرے ایسے ہیں جو اُردو میں لکھے گئے باقی سب کی زبان فارسی ہے مصحفی (المتوفی ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء) کے زمانے میں فارسی اور اُردو کے مابین تفوق اور غلبہ کے لئے ایک دور شروع ہو چکا تھا جس میں آگے چل کر فارسی پیچھے رہ گئی اور اُردو فتح مند ہو کر شاعری اور تصنیف و تالیف کی زبان بنی ۔

لطف کا تذکرہ اُردو زبان میں ریختہ گوئی کا پہلا تذکرہ ہے جو ۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء میں گلزار ابراہیم سے ترجمہ و ترمیم ہو کر مرتب ہوا ۔ فورٹ ولیم کالج نے اگرچہ اُردو کو فارسی کی گدی پر بٹھانے کی بہت کوشش کی لیکن فارسی کا نقش ہر خاص و عام کے دل پر اتنا گہرا تھا کہ انیسویں صدی کے آخر تک فارسی ہی علم و ادب کی زبان سمجھی جاتی تھی فارسی نہ صرف سرکاری زبان تھی بلکہ علم و فنون اور تجارت پر بھی فارسی کا سکہ چلتا تھا اور باقی شعبہ ہائے علم و ادب کی طرح تذکرہ نویسی کی زبان میں فارسی ہی رہی ۔

۲ ۔ اُردو تذکرہ نگاری کے محرکات

اُردو تذکرہ نگاری کے محرکات میں بارہویں صدی ہجری کے سیاسی اور معاشرتی حالات کو بہت دخل ہے ۔ مغلیہ عہد حکومت کے زوال پذیر زمانہ میں لوگوں کی حالت

پریشان تھی ۔ دہلی کا سہاگ نادر شاہ اور احمد شاہ کے ہاتھوں لٹ چکا ، موکنز کمزور ہو گیا جو مغلیہ دور کا ایک اہم لازمہ تھے ۔ موکز سے نکل کر ریاستوں میں نوابوں کے ہاں پناہ لینے لگے ۔ فارسی غیر ملکی زبان محسوس ہونے لگی ۔ حب الوطنی کے جذبہ سے ریختہ کو دن دگنا اور رات چوگنا عروج ہونے لگا حتی کہ ذکور واناث عالم و عامی ، ہندو فرنگی زادے ، صیقل گر ، معمار ، پارچہ فروش ، آہنگر ، فیلبان ، مہاجن ، دلال ، بزاز ، درزی رفوگر ، حجام ، جراح بلکہ سقے اور خاکروب بھی شعر کہتے تھے ۔ شعر گوئی کا رواج عام ہو چکا تھا ، مشاعرہ کی مجلسیں اس زمانے کی سب سے بڑی ادبی مجلسیں تھیں جن کے چند در چند رسوم و آداب تھے ۔ نوجوانوں کو بہت تشویق ہوتی ۔ ایک استاد کے بہت شاگرد ہوتے تھے جو شاعرانہ مناظروں میں اپنے اپنے استاد کا ساتھ دیتے تھے جس سے بہت سے ادبی گروہ معرض وجود میں آئے ۔ ان مراختوں اور مشاعروں اور ادبی مجلسوں کی روداد مختصراً ہر کتاب میں ملتی ہے مگر مجموعہ شعرا میں اس کی تفصیل کچھ زیادہ ہے ان مجلسوں کو جلسہ بھی کہا جاتا تھا ۔ ان کا انعقاد عموماً ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا پندرھویں تاریخ کو ہوتا تھا جن میں صاحب خانہ اپنی حیثیت اور قدر و عزت کے مطابق مٹھائی اور کھانے سے ضیافت کیا کرتا تھا ۔ خوب چند ذکا نے عیارالشعرا میں ایسی مجلسوں کا ذکر جا بجا کیا ہے ۔ ان مشاعروں اور مراختوں میں شعرا ناقدین پسند کے اشعار لکھ لیا کرتے اور اس سے بیاض نویسی کے مذاق کو تحریک ہوئی ۔ بعض شعرا اشعار کا انتخاب بغیر کسی ترتیب کے لکھتے اور بعض کے ہاں ایک سلیقہ تھا ، شاعر کے نام کے ساتھ ایک دو تعارفی جملے بھی لکھ دیتے ۔ گارساں دتاسی نے جن تذکروں کی فہرست تیار کی ہے ان میں اکثر بیاضیں ہیں جو اس دور کی پیداوار ہیں ۔ اس بیاض نویسی نے ارتقائی مراحل طے کر کے تذکرہ نویسی کا روپ دھارا ۔

تذکرہ نگاری [1] کو ترقی دینے میں شعرا کی معاصرانہ چشمک باہم گروہ بندی اور

[1] تذکروں کا تذکرہ نمبر ص ۱۹ مولفہ و مرتبہ فرمان فتح پوری سالنامہ مئی جون ۱۹۷۲ء

علاقائی تعصب کو بھی بڑا دخل ہے - خود میر کا تذکرہ نکات الشعرا معاصرانہ چشمک کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو اس دور کے ایک بزرگ محمد یار خاکسار کے جواب میں لکھا گیا اسی طرح قطب الدین باطن اور نصراللہ خواجوی نے گلستان بے خزاں اور گلشن ہمیشہ بہار کے نام سے جو تذکرے ملتے ہیں ان دونوں کا اصل محرک شیفتہ کا تذکرہ گلشن بیخار ہے -

۳ - تذکرہ نگاری کے ادوار اور اُن کی خصوصیات

تذکرہ نگاری کے ادوار اور ان کی خصوصیات متعیّن کرنے کے لئے ہم ڈاکٹر سیّد عبداللہ کی کتاب شعرائے اُردو [1] کے تذکرے سے ایک طویل اقتباس درج کرتے ہیں :

۱ - اُردو تذکرہ نگاری اپنے ارتقا کی سفر میں تین بڑے مراحل سے گزرتی ہے - میر تقی میر کی نکات الشعرا پہلا بڑا سنگ میل ہے -

۲ - دوسرا دور گلزار ابراہیم سے شروع ہوتا ہے جس میں تذکرہ نویسی پر جدید اثرات کا پرتو پڑتا ہے اس لئے کہ یہ کتاب کسی حد تک جدید ماحول میں لکھی گئی اور اس میں بعض ایسی خصوصیات نظر آتی ہیں جو سابقہ تذکروں میں نہیں -

۳ - کریم الدین کے تذکرہ شعرا کی اشاعت سے تذکرہ نویسی میں لٹریری ہسٹری کا رجحان پیدا ہوتا ہے - مخزن نکات میں بھی یہ میلان موجود ہے مگر دھیما مولانا آزاد کی کتاب " آب حیات " میں تذکرہ کی خصوصیات کم سے کم پائی جاتی ہیں اور یہ اُردو شاعری کی پہلی حقیقی تاریخ ہے ، مجموعی لحاظ سے ہم اُردو تذکروں کو طبقوں میں تقسیم کر سکتے ہیں -

---

حاشیہ صفحہ سابقہ (۲)

تذکرہ نگاری کے محرکات

تذکرہ نگاری کے محرکات کے سلسلہ میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے مندرجہ ذیل پانچ عنوانوں پر سیر حاصل بحث درج کی ہے اور ان عنوانوں کو تذکرہ نگاری کے محرکات میں شامل کیا ہے : ۱ - اپنی یادگار چھوڑنے کا فطری جذبہ ۲ - بیاض نگاری اور انتخاب اشعار کا شوق ۳ - شعرا کی معاصرانہ چشمک ۴ - مشاعروں کا رواج ۵ - اردو شاعری کی مقبولیت (ڈاکٹر فرمان فتح پوری : اُردو شعرا کے تذکرے و تذکرہ نگاری ص ۳۱ تا ۴۲)

الف) دبستان میر تقی وہ تذکرے جو میر تقی میر کی خصوصیات تذکرہ نگاری کا تتبع کرتے ہیں ، واقعات میں اختصار اور اصلاح سخن ان تذکروں کے امتیازات ہیں ۔ مثلاً نکات الشعرا میر تقی میر تذکرہ ریختہ گویاں ، فتح علی حسینی مخزن نکات قائم تذکرہ میر حسن دہلوی اور مصحفی کے تذکرے ۔

ب) دبستان میر کے خلاف رد عمل یہ رد عمل میر کی اختصار پسندی کے خلاف ہے اور اس کا نتیجہ اختصار کی بجائے جامعیت بلحاظ اسماء افراد ہے ، عیار الشعرا اس جامعیت کا بڑا نمائندہ ہے ، جامعیت پسند تذکروں کی فہرست یہ ہے ، عیارالشعرا ذکا عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور ، مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم ، گلشن بیخار شیفتہ گلستان بے خزاں باطن ۔

طبقہ ثانی جدید اثرات کے حامل تذکرے

الف) ان تذکروں میں سوانحیت کا رنگ غالب ہے ۔ ان میں صرف منتخب شعرا کے مفصل حالات زندگی ملتے ہیں اور واقعات کی تاریخیں بھی معیّن کی گئی ہیں ، ان تذکروں کے نام یہ ہیں ، گلزار ابراہیم ، گلشن ہند علی لطف ۔

ب) دتاسی کریم الدین اور نیمن کے تذکرے ان کی خصوصیات یہ ہیں کہ ان میں سوانحیت کے ساتھ ساتھ یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ اُردو شاعری کا ارتقا بھی مطالعہ میں آجاتا ہے ۔

ج) آب حیات آزاد تذکرہ نویسی میں لٹریری ہسٹری کا رنگ ہے ، بعد کے بیشتر تذکرہ نویسوں نے اس معاملے میں مولانا آزاد کا تتبع کیا ۔

حاشیہ صفحہ سابقہ (۳)

[1] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : اُردو شعرا کے تذکرے ص ۱۱ ۔ ۱۳

۲ ـ اُردو تذکروں کی اقسام

اُردو تذکروں کی تقسیم کے سلسلہ میں ڈاکٹر سیّد عبداللہ[۱] اپنے مشہور مقالے " اُردو شعرا کے تذکرے " میں لکھتے ہیں :

اردو تذکروں کی مفصل فہرست پر نظر ڈالنے سے ہم تذکروں کو مختلف خصوصیات کے اعتبار سے مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں :

۱ ـ اوّل وہ تذکرے جن میں صرف اصلی شاعروں کے مستند حالات جمع کئے گئے ہیں اور ضمناً کلام کا انتخاب بھی درج کر دیا ہے ـ

۲ ـ وہ تذکرے جن میں تمام قابل ذکر شعرا کی جگہ دی گئی ہے اور مصنف کا مقصد جامعیت اور استعیاب ہے ـ

۳ ـ وہ تذکرے جن کا مقصد تمام شعرا کا کلام کا عمدہ اور مفصل ترین انتخاب پیش کرنا ہے اور حالات کے جمع کرنے کی طرف زیادہ تعتیا نہیں ، بیاضیں اور مجموعے اسی صنف میں کرتے ہیں ـ

۴ ـ چہارم وہ تذکرے جن میں اردو شاعری کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے اور تذکرہ کا مقصد شاعری کا روشناس کرانا ہے ـ

۵ ـ وہ تذکرے جو شاعری کے ایک مخصوص دور سے بحث کرتے ہیں ـ

۶ ـ ششم وہ تذکرے جو کسی وطن یا ادبی گروہ کے نمائندے ہیں ـ

۷ ـ ہفتم وہ تذکرے جن کا مقصد محض تنقید سخن اور اصلاح سخن ہے ـ

جناب فرمان فتح پوری صاحب اس فہرست پر اضافہ کرتے ہیں :

۸ ـ وہ تذکرے جو فارسی زبان میں لکھے گئے مثلاً نکات الشعرا اور گلشن گفتار وغیرہ ـ

---

[۱] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : اُردو شعرا کے تذکرے ص ۹ ـ ۱۱

اُردو تذکروں کی تقسیم کے سلسلہ میں ہم ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی کتاب اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری (ص ۳۲) سے ایک طویل اقتباس درج کرتے ہیں : (اگلے صفحہ پر)

۹ ـ وہ تذکرے جو اردو زبان میں لکھے گئے ، گلشن ہند ، گلدستہ نازنینان
اگر چاہیں تو پہلی قسم کو قدیم اور دوسری کو جدید قسم کے تذکرے کہہ سکتے ہیں ۔
معنوی لحاظ سے یہ ساری قسمیں دو خاص گروہوں میں ختم ہوجاتی ہیں اور اس لحاظ سے
اردو تذکروں کو متعدد خانوں میں یا سننے کے بجائے دو گروہوں میں تقسیم کرنا زیادہ
مناسب ہوگا ۔

حاشیہ صفحہ ۵

فارسی تذکروں کی طرح اردو تذکروں میں بھی بڑی رنگا رنگی ہے ۔ بظاہر وہ ایک ہی غرض سے لکھے گئے ہیں ۔ بحیثیت مجموعی ان کا تنقیدی اسلوب اور تحسینی لب و لہجہ سبھی ایک سا ہے ۔ یہ بھی صحیح ہے کہ ان میں بعض ایک دوسرے کے جواب یا تقلید میں لکھے گئے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ بعض نے دوسرے تذکروں کا مواد بہ ادنی تغیّر اپنا لیا ہے ۔ اس کے باوجود ان تذکروں میں اکتا دینے والی یکسانگی و یک رنگی نہیں ہے ۔ مولف کے مزاج و تبحر علمی انداز تحریر ، حلاقہ ، ماحول ، عہد اور مقامیت کا انفرادی رنگ ان تذکروں میں کم و بیش نظر آتا ہے اس لئے ان تذکروں میں یکسانگی کے باوجود حد فاصل قائم کرنا کچھ مشکل نہیں رہ جاتا چنانچہ ان کی ہئیت و موضوع کو نظر میں رکھ کر بارے ناقدین نے انہیں مختلف خانوں میں تقسیم کیا ہے ۔

محی الدین قادری زور مرحوم نے مصنفین کی نوعیت کا لحاظ رکھ کر تذکروں کی تین قسمیں کی ہیں :

۱ ـ وہ جو بڑے شاعروں کے نتیجہ قلم ہیں ۔

۲ ـ وہ جن کے مصنف خود بڑے شاعر نہیں لیکن بڑے شاعر کے گرویدہ شاگرد ہیں ۔

۳ ـ وہ جن کے مصنفین کو سخن گو نہیں بلکہ سخن فہم کہنا چاہئیے ۔

پہلی قسم کے تذکروں میں عموماً بڑے شاعروں کا ذکر ہے ۔ چھوٹے شاعروں

اگلے صفحہ پر

۱ ۔ بیاض تذکرے جن کا اصل مقصد انتخاب اشعار ہے اس ذیل اردو شعرا کے اکثر تذکرے کئے جاتے ہیں ۔

۲ ۔ روایتی تذکرے جن میں شعرا کے حالات جمع کرنے اور اُن کے کلام پر تنقیدی نظر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

حاشیہ صفحہ ۲

کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور سوانح سے زیادہ کلام پر رائے دینے کی کوشش کی گئی ۔ دوسری قسم کے تذکروں میں عام و خاص سب کا ذکر ہوتا ہے لیکن اپنے استاد احباب و اعزا کے بیان میں طرف داری سے کام لیا جاتا ہے اور مخالفین کی تنقیص کی گئی ہے ۔ تیسری قسم کے تذکروں کی تعداد کم ہے لیکن شاعر کا اصلی مرتبہ معلوم کرنے میں ان سے بڑی مدد ملتی ہے ۔

گارسین دتاسی ، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور محسن اللہ قادری وغیرہ نے ان تذکروں کو ان کے مواد کے اعتبار سے صرف دو خانوں میں تقسیم کیا ہے ۔

الف :۔ عام تذکرے جن میں ابتدا سے لے کر معاصرین تک کے حالات ردیف وار یا بلحاظ ادوار جمع کئے جاتے ہیں ۔

ب :۔ خاص تذکرے جن میں کسی خاص عہد کے شعرا یا خاص صنف کے شعرا یا کسی خاص علاقے کے شاعروں کا ذکر ہوتا ہے ۔

لیکن بعض مقالہ نگاروں نے اپنے مقالے میں تذکروں کی مختلف خصوصیات کے اعتبار سے ذیل کی سات قسمیں کی ہیں

اوّل : وہ تذکرے جن میں صرف اعلیٰ شاعروں کے مستند حالات جمع کئے گئے ہیں اور ضمناً کلام کا انتخاب بھی دیا ہے ۔

دوم :۔ وہ تذکرے جن میں تمام قابل ذکر شعرا کو جگہ دی گئی ہے اور مصنف کا مقصد جامعیت و استعیاب ہے ۔

۵ ۔ قدما کے عہد میں تذکرہ نگاری

تذکرہ نگاری کی ابتدا فارسی ادبیات میں ۶۱۸ ھ / ۱۲۲۱ء کو ہوئی ۔ محمد نورالدین عوفی نے لب الالباب لکھ کر اس کی داغ بیل ڈالی ۔ ۶۱۸ ھ / ۱۲۲۱ء سے لے کر نکات الشعرا ۱۱۶۵ھ / ۱۷۵۲ء تک فارسی شعراء کے متعدد معیاری تذکرے معرض وجود میں

حاشیہ صفحہ ۷

سوم :۔ وہ تذکرے جن کا مقصد تمام شعرا ے کلام کا عمدہ اور مفصل ترین انتخاب پیش کرتا ہے اور حالات جمع کرنے کی طرف زیادہ اعتنا نہیں ، بیاضیں اور مجموعے اس صنف میں شامل ہیں ۔

چہارم :۔ وہ تذکرے جن میں اردو شاعروں کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے اور تذکرے کا مقصد شاعری کا ارتقا دکھانا ہے ۔

پنجم :۔ وہ تذکرے جو شاعری کے ایک مخصوص دور سے بحث کرتے ہیں ۔

ششم :۔ وہ تذکرے جو کسی وطنی یا ادبی گروہ کے نمائندے ہیں ۔

ہفتم :۔ وہ تذکرے جن کا مقصد محقق تنقید سخن اور اصلاح سخن ہے ۔

یہ تقسیمیں اپنی اپنی جگہ مناسب ہیں بلکہ ان سے زائد خانوں میں بھی بانٹا جا سکتا ہے مثلاً گارسین کے تذکرے چھوڑ کر اردو تذکروں کے دو گروہ بلحاظ زبان کئے جا سکتے ہیں :

۱ ۔ وہ تذکرے جو فارسی زبان میں لکھے گئے ہیں مثلاً نکات الشعرا ، گلشن گفتار ، تحفہ الشعرا ، مخزن الشعرا ، عیار الشعرا ، ریختہ گویاں ، مخزن نکات ، چمنستان شعرا ، تذکرہ الشعرا ، تذکرہ ہندی گویاں ، ریاض الفصحا ، گلزار ابراہیم اور گلشن بیخار ہیں ۔

۲ ۔ وہ تذکرے جو اردو میں لکھے گئے مثلاً گلشن ہند ، گلدستہ نازنیناں ، طبقات الشعرا ہند ، انتخاب دواوین ، انتخاب یادگار ، شمیم سخن اور آب حیات وغیرہ ۔

آئے ۔ ان میں سے بعض تذکروں میں ریختہ گو شعرا کا ذکر موجود ہے جیسا کہ ہم مآثرالکرام مصنفہ غلام علی ازاد بلگرامی اور تذکرہ بے نظیر عبدالوہاب میں دیکھتے ہیں ۔ اس کے بعد ۱۱۶۵ھ / ۵۲-۱۷۵۱ء میں خود اردو شعراء کے مستقل تذکرے لکھے جانے لگے ۔ میر تقی میر کا تذکرہ نکات الشعرا اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے ۔

حاشیہ صفحہ ۸

اگر ہم معنوی اعتبار سے ان تذکروں پر غور کریں تو یہ ساری تقسیم صرف دو گروہوں میں ضم ہو سکتی ہے اس لئے انہیں متعدد خانوں میں بانٹنے کے بجائے ذیل کے دو حصوں میں بانٹنا زیادہ مناسب ہوگا ۔

۱ ۔ بیاضی تذکرے :۔ جن کا اصل مقصود انتخاب اشعار ہے اس ذیل میں اردو شعرا کے اکثر تذکرے آجاتے ہیں ، آپ انہیں طرز قدیم کے تذکرے بھی کہہ سکتے ہیں ۔

۲ ۔ سوانحی تذکرے :۔ جن میں شعرا کے حالات جمع کرنے اور ان کے کلام پر تنقیدی نظر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً گلزار ابراہیم ، طبقات شعرائے ہند ، گلشن ہند گلستان سخن اور آب حیات وغیرہ ، انہیں جدید تذکروں کا نام دے سکتے ہیں ۔ اس لئے کہ ان کی روش پہلے تذکروں سے بہت مختلف ہے ۔

لیکن تذکروں کے معنوی حیثیت کو ان کے تہذیبی پس منظر اور عہد کے آئینے میں دیکھنے اور پرکھنے کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بلحاظ زمانہ مندرجہ ذیل دو بڑے خانوں میں بانٹا جائے ۔

۱ ۔ اٹھارویں صدی کے تذکرے

۲ ۔ انیسویں صدی کے تذکرے

اٹھارویں صدی کے تذکروں کی نوعیت :۔ اٹھارویں صدی عیسوی کے تذکرے ابھی تک سولہ سے زیادہ دستیاب نہیں ہوئے ۔ ان تذکروں میں نکات الشعرا ، ریختہ گویاں ، مخزن نکات ، طبقات الشعرا ، میرحسن تذکرہ شورش ، مسرت افزا ، گلشن سخن ، گلزار ابراہیم اور

بارہویں صدی کی آخری تہائی اس طرز کی تذکرہ نویسی کا زریں دور ہے - یہی وہ زمانہ ہے جس میں اُردو شاعری کا آغاز ہوا - اور لڑکپن کا مختصر زمانہ ختم ہوا - دور محمد شاہی میں صحیح معنوں میں اُردو شاعری پروان چڑھی - اس دور کے سب ممتاز فارسی گو شعرا نے اُردو میں شعر کہنا شروع کر دئیے - اور ریختہ گوئی نے پورے طور پر ہمہ گیری

حاشیہ صفحہ ۹

تذکرہ ہندی شمالی ہند میں لکھے گئے - اور تحفہ الشعرا ، گلشن گفتار ، چمنستان شعرا بہار و خزاں ، گل عجائب اور ریاض حسنی دکن میں گو یا اردو شعرا کے تذکرے شمالی ہند اور دکن میں ساتھ ساتھ لکھے گئے - اور دونوں جگہ فارسی زبان میں لکھے گئے -

ان تذکروں کی واضح خصوصیت یہ ہے کہ یہ سب انیسویں صدی عیسوی کے تذکروں کے مقابلے میں عموماً مختصر ہیں ، ان میں پانچ ایسے ہیں جن میں ایک سو شعرا کے تراجم بھی نہیں ہیں بقیہ میں زیادہ سے زیادہ تراجم کی تعداد سوا تین سو کے لگ بھگ ہے - چند ایک کو چھوڑ کر سب کے سب تراجم نوعیت میں تقریباً ایک سے ہیں - یعنی بلحاظ حروف تہجی شعرا کے تخلص مرتب کئے گئے ہیں اور پھر ان کے تراجم مختصر منتخبات کے ساتھ لکھ دئیے گئے ہیں - کلام پر رائے زنی کے لحاظ سے نکات الشعرا اور سوانح کے لحاظ سے گلزار ابراہیم سب سے بہتر ہیں - ان میں زیادہ تذکرہ نگار ایسے ہیں جنہوں نے معاصر کی حیثیت سے دوسرے تذکرہ نگار سے فائدہ اٹھایا ہے - لیکن مآخذ کا ذکر بہت کم کیا گیا ہے - صرف تراجم کی مشابہت سے پتا چلتا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے مستفید ہیں - گلزار ابراہیم کو چھوڑ کر واقعات کی تفصیل اور سوانح کے سلسلے میں اہم باتوں کی تاریخیں بھی ان تذکروں میں نہیں ملتیں - کلام کی معنوی حیثیت کے بارے میں ذاتی رائیں تقریباً مفقود ہیں - میر کے سوا اس طرف کسی نے زیادہ توجہ نہیں کی - عموماً ایک ہی قسم کے تعریفی کلمات سے ہر شاعر کو نوازا گیا ہے - مخزن نکات اور تذکرہ میر حسن میں شعرا کو ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے اور عہد بعہد رنگ شاعری کی مسلک دکھانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن سوانحی اور تنقیدی اعتبار سے یہ نکات الشعرا سے بہتر نہیں -

اختیار کر لی ۔ صرف شاہ جہان آباد ہی میں نہیں بلکہ دکن میں اُردو شعرا کے تذکرے قلم بند ہونے شروع ہوگئے ۔ معیارالشعرا سے قبل جو تذکرے لکھے گئے ان کی فہرست یہاں درج کی جاتی ہے ۔[۱]

۱ ۔ نکات الشعرا از میر تقی میر مرقومہ ۱۱۶۵ھ / ۱۷۵۲ء

۲ ۔ گلشن گفتار از حمید اورنگ آبادی مرقومہ ۱۱۶۵ھ / ۱۷۵۲ء

۳ ۔ تذکرہ ریختہ گویاں از فتح علی حسینی گردیزی ۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۳ء

میر کے تذکرہ نکات الشعرا کے جواب میں لکھا گیا ۔

۴ ۔ مخزن نکات از قیام الدین قیام مرقومہ ۱۱۶۸ھ / ۱۷۵۵ء

۵ ۔ چمنستان شعرا از لچھمی نرائن شفیق ۱۱۷۵ھ / ۱۷۶۲ء

۶ ۔ طبقات الشعرا از قدرت اللّٰہ شوق ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء

۷ ۔ تذکرہ سخن آفرینیاں ہندی زبان وزیر غلام حسین تمنا کی مرقومہ ۱۱۹۱ھ / ۱۷۷۷ء

۸ ۔ بہار و خزاں از بہاءالدین حسین خاں عروج ۱۱۹۲ھ / ۱۷۷۸ء

۹ ۔ تذکرہ شعرا اُردو از میر حسن دہلوی مرقومہ ۹۲ ۔ ۱۱۸۸ھ / ۸۰ ۔ ۱۷۷۴ء

۱۰ ۔ گل عجائب از اسد علی خاں تمنا ۱۱۹۲ھ / ۱۷۷۸ء

۱۱ ۔ تذکرہ شورش از سید غلام حسین شورش مرقومہ ۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۸ء

۱۲ ۔ مسرت افزا از ابوالحسن مرقومہ ۱۱۹۴ھ / ۱۷۸۰ء

۱۳ ۔ گلشن سخن از کاظم مبتلا لکھنوی مرقومہ ۱۱۹۴ھ / ۱۷۸۰ء

۱۴ ۔ گلزار ابراہیم از محمد ابراہیم خلیل مرقومہ ۱۱۹۸ھ / ۱۷۸۴ء

۱۵ ۔ تذکرہ ہندی گویاں از غلام ہمدانی مصحفی مرقومہ ۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴ء

۱۶ ۔ تذکرہ عشقی از وجیہہ الدین عشقی مرقومہ ۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۱ء

۱۷ ۔ گلشن ہند از مرزا علی لطف مرقومہ ۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۱ء

---

[۱] تذکروں کی فہرست تذکروں کا تذکرہ نمبر مرتبہ فرمان فتح پوری ماہنامہ نگار سالنامہ مئی جون ۱۹۶۴ء سے مرتب کی گئی ہے ۔

۱۸ - عیارالشعرا کی ابتدا ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء کو ہوئی - عیار کا زمانہ تذکرہ نویسی کا عہد زریں تھا جس میں یہ فن پورے شباب پر آچکا تھا - ان میں سے متعدد تذکروں کا ذکر عیارالشعرا میں خود ذکا نے کیا ہے - ذکا کے زمانہ میں مشاعروں اور مراختوں کا عام رواج تھا ان مشاعروں اور مراختوں نے فن تذکرہ نویسی کو اور بھی فروغ دیا اور خود ذکا کے عہد میں ایک ہی وقت میں متعدد تذکرے زیر تالیف تھے -

عمدہ منتخبہ از اعظم الدولہ سرور مرقومہ ۱۹ - ۱۲۱٦ھ / ۲ - ۱۸۰۱ء

مجموعہ الانتخاب از شاہ کمال مرقومہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۳ء

ریاض الفصحا از غلام ہمدانی مصحفی مرقومہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰٦ء

مجموعہ نغز از حکیم قدرت اللّٰہ قاسم مرقومہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰٦ء

تذکرہ بے جگر از خیراتی لال بے جگر مرقومہ ۵۱ - ۱۲۲۱ھ / ۳٦ - ۱۸۰٦ء

دیوان جہاں از بینی نرائن جہاں مرقومہ ۱۲۲۲ھ / ۱۸۰۷ء

طبقات سخن از غلام محی الدین مبتلا مرقومہ ۱۲۲۲ھ / ۱۸۰۷ء

شعرا ے فرخ آباد از مفتی ولی اللّٰہ مرقومہ ۱۲۲۵ھ

خزینہ الشعرا از سید ابوالقاسم ابن سید محمد موسیٰ کاظم بلگرامی ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء

شعرا ے رامپور از جارج فانتو مولو مرقومہ ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۷ء

تذکرہ مختصر در حال ریختہ گویاں از محمد صدرالدین

تذکرہ الشعرا از ابن طوفان مرقومہ ۵۱ - ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء

عیارالشعرا کے آخری صفر ۱۲٦۲ھ / ۱۸۴۷ء سے آگے مسلسل ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۰ء تک یہ تذکرے مسلسل مدون ہوتے رہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خوب چند ذکا کا عہد بھر پور تذکرہ نگاری کا عہد تھا جس میں یہ ذوق و شوق پورے شباب پر تھا - اس سے خوب چند ذکا کے تذکرہ عیار الشعرا کو قدیم تذکرہ نویسی کے مروج اصولوں پر کڑی تنقید سے پرکھا جائے تو اس کو ہر لحاظ سے پورا اترنا چاہئیے - جس کی تفصیل ہم آئندہ اوراق میں

تحریر کریں گے ۔ اس دور کی چند خصوصیات ملاحظہ ہوں ۔

اس دور میں عام رواج کے مطابق تمام تذکرے فارسی زبان میں لکھے گئے ۔ عیارالشعرا سے قبل تمام تذکرے منتخب شعرا کے حالات پر نہیں ہیں ۔ عیارالشعرا ان کے ردِّ عمل میں جامعیت کا حامل ہے جس میں اس دور کے تمام اور قدیم شاعروں کا احاطہ کیا گیا ہے اس دور کے تمام تذکروں کی ابتدا بیاض نویسی سے ہوئی ۔جس میں زیادہ تر دخل انتخاب کلام کو ہے ۔ عیارالشعرا میں بھی رواج کے مطابق یہی صورت ہے ۔

۲ ۔ اس دور کے تذکروں میں شاعر کی زندگی کے حالات بہت مختصر دئیے جاتے تھے بلکہ واجبی تعارف درج کیا جاتا تھا ۔ ولادت و وفات کی تاریخ کی طرف بھی چنداں توجہ نہیں دی جاتی تھی ۔

۳ ۔ زیادہ تر تذکرے ایک دوسرے سے نقل کئے گئے صرف چند احباب کا ذکر ذاتی کاوش کا نتیجہ ہوتا ۔ یہی وجہ ہے کہ تذکرہ در تذکرہ غلط بیانیاں ہو بہو چلی آرہی ہیں ۔

۴ ۔ گروہ بندی کے احساس سے جو تذکرے لکھے گئے ان میں طرفداری اور دوست نوازی کا احساس نمایاں ہوتا اور مخالفین کے کمالات کا بہت کم اعتراف کیا جاتا جس سے متوازن تنقید کو بہت نقصان پہنچا ۔

ان تذکروں میں کمزوریاں

تذکروں کی کمزوریوں کے سلسلہ میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقم طراز ہیں

" اگر ہم تذکروں کے قدیم و جدید ناقدین کی راؤں پر بیک وقت نظر ڈالیں اور تذکروں پر کڑی سے کڑی تنقید کو جائز رکھیں تو زیادہ سے زیادہ ان پر حسب ذیل اعتراضات وارد ہو سکتے ہیں ۔

۱ ۔ تذکروں میں حالات زندگی عموماً بہت مختصر اور انتخابات کلام

اکثر طویل ہیں ۔

۲ ۔ سوانح اور شاعر کے انداز سخن گوئی کے سلسلے میں تقریباً سب نے ایک ہی روش اختیار کی ہے ۔

۳ ۔ شاعروں کے حالات میں ان کے سال پیدائش و وفات اور عمر و عہد کا کوئی خاص امتیاز نہیں رکھا گیا ۔

۴ ۔ ایک شاعر کے اشعار دوسرے شاعر سے یا بعض اشعار کئی کئی شاعروں سے منسوب کر دئیے گئے ہیں ۔

۵ ۔ اکثر تذکروں پر ایک دوسرے کی تقلید کا اثر نمایاں ہے اور تازگی و ندرت بہت کم نظر آتی ہے ۔

۶ ۔ شعرا کے محاسن میں زیادہ تر صنائع لفظی و معنوی کو اہمیت دی گئی اور حسب ضرورت ان کو ظاہر کیا گیا ہے ۔

۷ ۔ اکثر طرف داری سے کام لیا گیا ہے اور شعرا کی تعریف و تنقیص ذاتی تعلقات کی بنا پر کی گئی ہے ۔

۸ ۔ تنقیدی لب و لہجہ پر اخلاقی جوش غالب ہے اور عموماً سب کو اچھے الفاظ میں یاد کیا گیا ہے ۔ زندوں کو درازی عمر کی دعا دی گئی ہے اور متوفین کو مغفرت کی ۔

۹ ۔ اکثر شعرا کے اسلوب میں سلیقہ شعر کے لئے مبہم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن میں سے شاعر کی حیثیت واضح نہیں ہوتی ۔" [1]

---

[1] ڈاکٹر فرمان فتح پوری : اُردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری — ص ۲۷

ب

منشی خوب چند ذکا کی زندگی کے حالات

اور عیار دانشوراں کا تحقیقی مطالعہ

منشی خوب چند ذکا کے حالات زندگی

عیارالشعرا کے مصنف منشی خوب چند نے اپنے مختصر حالات عیارالشعرا میں خود درج کئے ہیں جس کے متعلق اسپرنگر [1] لکھتا ہے

Kub chand a native of Dilly who Takhullus is Dzaka He gives under the letter dz an account of his ancestors but says very little of him self

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ حالات ذکا کے سلسلے میں یہی بنیادی مآخذ ہیں جن کو بعد کے تاریخ دانوں تذکرہ نویسوں اور محققوں نے موڑ توڑ کر بیان کیا ہے اور ان پر کوئی قابل قدر اضافہ نہیں کیا یا یوں کہئیے ذکا کے سلسلے میں ان حالات کے سوا باقی تمام حالات پردۂ گمنامی میں مستور ہیں جن سے پردہ اٹھانا شاید ممکن نہیں - ہم ان حالات کو تحقیق و تنقید کی روشنی میں ذرا تفصیل سے بیان کریں گے اور ممکن حد تک تشریحی صورت میں کچھ اضافے بھی کریں گے -

ذکا کا وطن :-

خوب چند ذکا کے حالات بیان کرنے سے پہلے اس کے وطن کا تعین ایک بنیادی مسئلہ ہے - ذکا نے اپنے وطن کے متعلق لکھا ہے :

" خاک پائے [2] شعراء ـــــ خوب چند متخلص بہ ذکا مولف این نسخه متوطن سکندر آباد و مولد و مسکن این نحیف در شاه جهان آباد افتاد و بهمین مکان جنت نشان نسخهٔ هذا ترتیب داده - نیاگان من در چوراتب که شهر کهنه زائد الوصف و معروف و مشهور بود بعزت و حشمت می گزرانیدند -"

---

[1] A catalogue of the Arabic Persian and Hindustany M.SS. 184,185

[2] خوب چند ذکا عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخه انڈیا آفس لندن ص ۲۷۲

ان سطور سے استنباط کرتے ہوئے تمام تذکرہ نگاروں اور محققوں نے ان کو متوطن سکندر آباد اور مولد شاہ جہان آباد تحریر کیا ہے ۔ چورانب والا سلسلہ سب گول کر گئے ۔ البتہ مجموعہ نغز کے مصنف مولوی قدرت اللہ قاسم نے اس طرف اشارہ کیا ہے ۔

" افتاں وخیزاں از چورام (کذا) کہ مسکن ایشاں بود
بشہر نو افتادند ۔ " [1]

ان سطور کو غور سے دیکھیں تو معاملہ کچھ صاف نظر نہیں آتا ۔ خوب چند اپنا مولد شاہ جہاں آباد بتاتے ہیں ۔ آنے والے حالات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ ان کی تمام زندگی شاہ جہان آباد میں ہی بسر ہوئی اور شاید یہیں فوت ہوئے ۔ متوطن سکندر آباد کا کیا مفہوم ہوا ، ظاہر ہے جواب یہی ہوگا کہ اس کے بزرگوار سکندر آباد کے مکین تھے جیسا کہ بعض محققوں نے ان کو سکندر آباد الاصل لکھا ہے ۔ لیکن خوب چند ذکا اپنے بزرگوار نیاگان کا وطن چورانب بتاتے ہیں جس کو حکیم قدرت اللہ قاسم نے غلطی سے چور آم لکھا ہے ۔ ہمارے خیال میں چورانب پرانی دہلی کا کوئی محلہ ہے ، ان کے بزرگوار شہر شاہ جہان آباد کر اس محلہ میں آکر آباد ہوئے ۔ صورت یوں ہوئی کہ ان کے بزرگوار سکندر آباد میں رہتے تھے ، ان میں شاید ان کے باپ دادا شاہ جہان آباد محلہ چورانب میں آکر بسے ۔ کہ ١١٦٦ھ / ١٧٥٣ء میں احمد شاہ ابدالی کا ہنگامہ رونما ہوا اور یہ لوگ شاہ جہان آباد اور عظیم آباد میں چلے گئے اور دہلی میں ان کی پیدائش ہوئی لیکن اس حساب میں خوب چند ذکا کو خود متوطن سکندر آباد لکھنا مناسب نہ تھا ۔ بہر حال یہ صحیح ہے کہ ذکا کے بزرگوار سکندر آباد اور چورانب کے رہنے والے تھے جو احمد شاہ ابدالی کی تباہ کاریوں کے بعد دہلی آگئے ۔

<u>خوب چند ذکا کا خاندان:-</u>

خاندانی حالات کے سلسلہ میں خوب چند نے دیباچہ عیارالشعراء میں اپنے آپ

---

[1] قدرت اللہ قاسم مجموعہ نغز مرتبہ حافظ محمود شیرانی ، پنجاب یونیورسٹی ص ٢٥٩ - ٢٦٠

کو قوم کالیتھ ماتھر آل برھیلیہ لکھا ہے ۔ والد کا نام بوھانی چند دادا کا نام رائے سلامت رائے اور پردادا کا نام عجائب رائے بتایا ہے ۔

" نیازمند خوب چند بن بوھانی بن سلامت رائے بن عجائب رائے
قوم کالیتھ ماتھر آل برھیلیہ متوطن سکندر آباد سلکن دہلی ۔ " [1]
(عیارالشعراء ص ۲۰)

ان سطور سے خوب چند کا خاندان کالیتھ معلوم ہوتا ہے ۔ کالیتھ ہندوؤں میں شیخ قانگو خاندان کی طرح علم و فضل کی ترویج و ترقی کے لحاظ سے بہت مشہور ہے ۔ اس لئے ہم اس کے متعلق ذرا تفصیل سے لکھیں گے ۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ کالیتھون کے متعلق لکھتے ہیں :

" عام طور پر یہ مشہور ہے کہ کالیتھون کو فارسی زبان کے ساتھ خاص مناسبت ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ گذشتہ اوراق میں جتنے مصنفوں کا ہم نے تذکرہ کیا ہے ان میں کالیتھون یا کالیتھون کو اکثریت حاصل ہے ۔ یہ لوگ بہت صاحب ذوق سلیم مانے گئے ہیں اور ایسا ہونا بالکل قرین قیاس ہے ، ازمنۂ قدیمہ سے ان لوگوں کا کام نوشت و خواند تھا ، راجاؤں کی منشی گری ان ہی کے سپرد تھی ، اگرچہ خود ان کا دعوی ہے کہ وہ چھتری ہیں ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے تو انہیں پہلے پہل اس جماعت سے فائدہ اٹھانا پڑا ۔ انہیں مالیات میں ان سے کافی مدد ملی ۔ پٹواری (جو مسلمانوں سے پہلے کا لفظ معلوم ہوتا ہے) انہی لوگوں میں سے ہوتے تھے ۔ دفتر ہندی میں تھا ۔ اس لئے انہیں کاروبار میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوئی ہوگی ۔ مشہور ہے کہ سکندر لودھی کے زمانہ میں یہی لوگ تھے جنہوں نے سب سے پہلے فارسی تعلیم کو حاصل کرنے

[1] خوب چند ذکا ؛ عیارالشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لنڈن ، ص ۲

پر رضامندی کا اظہار کیا ۔ شیر شاہ کے زمانہ میں ان لوگوں نے
بیش از بیش ترقی کی ۔ چنانچہ اکبر کے زمانہ میں جب راجہ ٹوڈر مل
نے فارسی کو سرکاری زبان قرار دیا تو معاملات سلطنت میں اس صریح
اقدام سے ابتری نہ پھیلنے کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایک
جماعت فارسی دان ہندوؤں کی پہلے سے موجود تھی جس نے
فی الفور نئے نظام پر عمل در آمد شروع کر دیا ۔ یہ جماعت گمان
غالب ہے کہ کالیتھوں میں سے ہی تھی ۔ اس زمانہ سے لے کر آج تک
کالیتھوں نے جس قابلیت سے ماحول کے مطابق متشو ہو جانے کی
صلاحیت اور حسن فہم کا ثبوت دیا ہے اس کے اثبات کے لئے ان
کی بے شمار تصانیف کافی ہیں ۔ اٹھارویں صدی کے وسط تک ہندوؤں
میں صرف راجپوت اور کالیتھ ہی تھے ، جن کا اثر و اقتدار مسلم
تھا ۔ درگا پرشاد نادر تذکرہ النساء میں ص ۳۰ میں راوی ہے کہ
مردوں کے علاوہ عورتیں بھی فارسی زبان جانتی تھیں ۔ مجمع النفائس
کا بیان ہے کہ عہد محمد شاہ میں کالیتھ لوگ سرکاری دفتروں پر
چھائے ہوئے تھے ۔ مرہٹوں کی حکومت میں بھی منشیانہ کاروبار یہی
لوگ سر انجام دیتے تھے ۔ برہمن لوگ جو کالیتھوں کو شودر کہتے ہیں
ان کی اس علمی ترقی اور دنیاوی ترفع سے بہت ناراض تھے ۔
کالیتھوں کی اس ترقی اور اقبال کا اصلی راز مطابقت ماحول میں مضمر
ہے ۔ راجپوت سپاہیانہ مشاغل کے لوگ تھے ۔ انہیں قلم و دوات
سے کوئی محبت نہ تھی ۔ برہمن تفرد میں ہی علو شان خیال کرتے
تھے ۔ صرف کالیتھ ہی تھے جنہوں نے اس میدان میں قدم رکھا ۔
یہی وجہ ہے کہ کوئی جماعت ان کا مقابلہ نہ کر سکی ۔ معاصر الامرا

کا بیان ہے کہ کالیتھوں میں باہمی ہمدردی اور قبیلہ پروری
بہت ہے چنانچہ اس کتاب میں اس کے کئی شواہد ملتے ہیں
جب انگریزوں نے حکمرانی باگ اپنے ہاتھ میں لی تو اکثر اکابر
اسی جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور آج بھی یہ قوم اپنی
ذہانت اور ذکاوت کے لئے مشہور ہے ۔" [1]

خوب چند ذکا کے بزرگوار اسی اہل علم و فضل خاندان سے تعلق رکھتے تھے جن میں سے اس نے اپنے والد کا نام بھوانی چند ، دادا کا نام رائے سلامت رائے اور پردادا کا نام عجائب رائے بتا یا ہے ۔ افسوس یہ نام اب نام ہی رہ گئے ۔ ان کے حالات پر وقتوں کے پردے پڑے ہوئے ہیں اس لئے ان کے متعلق ہم تفصیل سے کچھ نہیں کہہ سکتے ۔

خاندانی روایات :-

خوب چند ذکا کے خاندان اور کالیتھ قوم کی روایات کا کچھ محاسبہ ڈاکٹر سیّد عبداللّٰہ کے اقتباس میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ لوگ برہمنوں کے طرز عمل کے ردّ عمل میں شاہی ملازمتوں اور اکتساب علم و ادب میں پیش پیش تھے ۔ علم و ادب کی روایات کو دیکھا جائے تو قانونگو شیخ برادری اور کالیتھ لوگ سب سے زیادہ شاندار روایات کے حامل ہیں ۔ اسلامی عہد حکومت میں بھی حکومت کی مشینری انہی لوگوں سے چلتی تھی ۔ کالیتھوں نے بلند مرتبہ شاعر ، ادیب ، تاریخدان ، طبیب ، خوشنویس اور سیاق کے ماہر لوگ پیدا کئے ۔ خود ذکا نے تذکرہ عیار الشعراء میں کوئی ڈیڑھ سو سے زائد شعراء کا ذکر کیا ہے جو کالیتھ تھے ۔ متصدی گری اور سپاہ گری بھی ان کے محبوب مشاغل تھے ۔ اس لحاظ سے یہ لوگ حکومت میں خاص دسترس رکھتے تھے ۔ اگر ہم یہ کہیں کہ یہ لوگ اسلامی حکومتوں پر چھائے ہوئے تھے تو بے جا نہ ہوگا ، خود ذکا لکھتے ہیں :

---

[1] ڈاکٹر سیّد عبداللّٰہ : فارسی ادبیات میں ہندوؤں کا حصہ ، ص ۳۳۳

" نیاگان[1] من در چوانب که شہر کہنہ زائدالوصف و معروف و مشہور بود بعزت و حشمت می گزرانیدند ۔ والدهٔ ماجد[2] ہموا سر رشتہ داری چبوترا جواہر بازار کہ مکان نامی و جمع از تعلقہ گرد دہلی است مقرر شد و الیوم سلامتی ذات بر ہمان علاقہ قدیم بفراغت و نیک نامی و عزت شادمانی بسر می برند ، برخے از ان ماہکشش آب و دانہ خود برفاقت رئیسان وقت بعظیم آباد افگندند و بثروت و کامرانی و شادمانی بسر برد اوقات نمودند حالہ خوش باش آں دیار فرحت آثار گشت ۔ "

اس اقتباس میں اگرچہ ذکر ابدالی حملہ کے بعد کا ہے کہ ان کی والدہ کو سرشتہ داری مل گئی لیکن ان میں ذکا نے اپنی سابقہ خوش حالی کا بھی اشارہً ذکر کر دیا ہے کہ سلامتی ذات برہماں علاقۂ قدیم و نیک نامی عزت شادمانی بسر می برند جس سے واضح ہوتا ہے کہ ذکا کا خاندان نہایت عزت و نیک نامی اور شادمانی سے بسر اوقات کرتے تھے اور یہ لوگ دہلی کے گرد و نواح میں پھیلے ہوئے تھے جن کی شادمانی کا خاتمہ احمد شاہ ابدالی کے حملہ نے ختم کیا ۔

احمد شاہ ابدالی کے حملے

احمد شاہ ابدالی (درانی) نادر شاہ کا ایک سپہ سالار تھا ۔ جب ۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء میں نادر شاہ قتل ہوا تو اس نے کابل و قندہار پر قبضہ کرکے اپنی خود مختار حکومت کی بنیاد ڈالی ۔ ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء اور ۱۱۷۰ھ / ۱۷۶۱ء کے درمیان اس نے برصغیر پر کئی ایک حملے کئے ۔

---

[1] خوب چند ذکا ؛ عیار الشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۷۲

[2] ہمارے خیال میں والد ہونا چاہئیے یہاں سہو قلم معلوم ہوتا ہے (احمد)

۱ ۔ ۱۷۴۸ء میں احمد شاہ ابدالی پہلی بار برّصغیر پر حملہ آور ہوا ۔ لاہور کی تسخیر کے بعد وہ آگے بڑھا مگر منو پور کے مقام پر مغل افواج کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا ۔

۲ ۔ اگلے سال اس نے دوبارہ قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا اور برّصغیر پر فوج کشی کی ۔ پنجاب کے صوبہ دار معین الملک کو مرکز سے کوئی امداد نہ ملی چنانچہ اسے شکست ہوئی اور پنجاب کے چار علاقے سیالکوٹ ، ایمن آباد ، پسرور اور اورنگ آباد ابدالی کی تحویل میں دے دئیے گئے ۔

۳ ۔ معین الملک نے ان چار علاقوں کا مالیہ کابل روانہ کرنے میں پس و پیش کی تو احمد شاہ ابدالی نے ۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۲ء میں ایک بار پھر فوج کشی کی ۔ معین الملک کو شکست ہوئی ۔ ابدالی نے اسے معاف کر کے اپنی طرف سے پنجاب کا گورنر مقرر کیا ۔ اس نے ہر سال پچاس لاکھ روپیہ ابدالی کو ادا کرنے کا وعدہ کیا ۔

۴ ۔ دربار مغلیہ کے وزیر عمادالملک نے مرہٹوں کی مدد سے پنجاب پر فوج کشی کر کے معین الملک کی جائیداد پر قبضہ کر لیا اور اس کو ہٹا کر اپنی طرف سے آدینہ بیگ کو پنجاب کا صوبے دار مقرر کیا ۔ اس پر ابدالی نے ۱۱۷۰ھ / ۱۷۵۶ء میں چوتھی بار برصغیر میں قدم رکھا ۔ اس دفعہ پنجاب کو فتح کرنے کے ایک ماہ بعد اس نے واپس کی راہ لی اور اپنے لڑکے تیمور شاہ کو لاہور کا حاکم مقرر کیا ۔

۵ ۔ پانی پت کی تیسری لڑائی :۔ ایک طرف احمد شاہ ابدالی پنجاب پر بالا دستی قائم کرنے میں مصروف تھا تو دوسری طرف مرہٹے دن بدن زور پکڑ رہے تھے ۔ مغل وزیر صفدر جنگ کی دعوت پر ان کی فوج پایۂ تخت دہلی میں داخل ہوئی اور شہر کو خوب لوٹا پنجاب اور دواب کے بعض حصے بھی ان کے حوالے کر دئیے گئے ۔ اس طرح وہ شمالی برّصغیر کی سیاست میں دخیل ہو گئے ۔

جب احمد شاہ ابدالی چوتھے حملے کے بعد واپس لوٹا تو رگھو ناتھ کے تحت

11793

ایک مرتبہ فوج پنجاب میں داخل ہوگئی اور تیمور شاہ کو شکست دے کر سارے صوبے پر قبضہ کر لیا ۔

اب مرہٹوں کا عروج نقطۂ کمال تک پہنچ چکا تھا ۔ اٹک سے لے کر جنوبی ہند تک اُن کا طوطی بول رہا تھا ۔ چوتھ اور سردیش مکھی وصول کرنے کے بہانے وہ ہر جگہ لوگوں کو لوٹ رہے تھے ۔ بظاہر مغل حکومت چند دن کی مہمان تھی اور مرہٹوں کے تحت ہندو راج کے قیام کے امکانات روشن دکھائی دیتے تھے ۔ اِن خدشات نے اسلامیان برّصغیر کی حمیّت بیدار کی ۔ شاہ ولی اللّٰہ نے احمد شاہ ابدالی کو خطوط لکھے اور اُسے احساس دلایا کہ برّصغیر کے مسلمانوں کو مرہٹوں کے مظالم سے نجات دلانا اس کا دینی فریضہ ہے ۔

اِن حالات میں احمد شاہ ابدالی ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء میں آخری بار برّصغیر میں آیا ۔ اس واقعہ کے پیش نظر قومی مقاصد تھے ۔ سب سے پہلے اُس نے سندھیا کو شکست دے کر مرہٹوں کو پنجاب سے نکال باہر کیا ۔ اس کے بعد اس کے سالار جہاں خاں نے ملہار راو کو سکندر آباد کے قریب شکست دی اس طرح ایک ہی مہم میں شمالی برّصغیر میں مرہٹہ اقتدار کی جڑ کٹ گئی ۔

اِن واقعات کی خبر پا کر پیشوا نے تین لاکھ کا ٹڈی دل لشکر سداشیو راو کی قیادت میں دکن سے روانہ کیا ۔ ۱۱۷۴ھ / ۱۷۶۰ء میں یہ فوج دہلی میں داخل ہوئی اور حسب عادت لوٹ مار مچا دی ۔ اس اثنا میں ابدالی انوپ شہر (ضلع بلند شہر) میں مقیم تھا جو بھارت کی ریاست اتر پردیش میں واقع ہے ۔ برسات کے اختتام پر دونوں فوجیں حرکت میں آئیں ۔ برّصغیر کے مسلم امراء کے مختلف طبقوں نے اس قومی جدوجہد میں ابدالی کا ساتھ دیا ان میں روہیلہ سردار نجیب الدولہ پیش پیش تھا اس کے باوجود مسلمانوں کی تعداد چالیس ہزار سوار اور پینتیس ہزار پیادہ سے زیادہ نہ تھی ۔ آخر ۱۲ جنوری ۱۱۷۵ھ / ۱۷۶۱ء کو پانی پت کے تاریخی میدان میں کفر و اسلام

تاریخ پاکستان اور دنیائے اسلام [illegible] ص ۱۰۱

تمدنی باب میں احمد شاہ کے حملوں نے خوف و ہراس ، تباہ کاری اور بربادی کے وہ اثرات چھوڑے کہ اس کے حملہ کی وارداتیں ، کہاوتیں اور تشبیہات کی طرح مشہور ہوگئیں ۔ پنجاب کی مشہور "کہاوت" " کھادا پیتا لاہے دا تے باقی احمد شاہے دا " آج تک انہی اثرات کی غمازی کرتی ہے ۔ پنجاب کے مشہور شاعر "سید وارث شاہ" نے ایک تشبیہہ کی صورت میں ان واردات کی طرف اشارہ کیا

[1] پھر ے چھنک دی چاد ے نال جش چڑھیا عشق دا کٹک قندھار وچوں

قزلباش جلاد اسوار خونی نکل دوڑیا ارد بازار وچوں ! ! ! ! ! !

ہیر کے حسن کی تباہ کاری کو شاہ قندھار کے حملہ سے تشبیہہ دی ہے ۔

غرض اس حملہ سے جان و مال کا بے شمار نقصان ہوا ۔ علمی و ادبی محفلیں درہم برہم ہوگئیں ۔ صنعت و حرفت تباہ و برباد ہوگئی ۔ ایسی ابتر حالت میں لوگوں کی اخلاقی ، تمدنی ، اقتصادی اور علمی ترقی نا ممکن ہوگئی ۔ لوگ ترک وطن پر مجبور ہوگئے ۔ اکثر دہلی چھوڑ کر لکھنؤ ، عظیم آباد وغیرہ کی طرف ہجرت کر گئے ۔ پرانی نوابیاں ختم ہوگئیں ۔ نوابوں اور بادشاہوں کے درباروں کی رونقیں ٹھنڈی پڑ گئیں شعراء اور علماء پریشان حال تھے ، میر تقی میر کہتے ہیں [2]

شہاں کہ کبھو جواہر تھی خاک پا جن کی

انہی کی آنکھ میں پھرتی سلائیاں دیکھیں

خاندان ذکا پر حملے کے اثرات

اس پریشان حالی میں ہندوستان میں کوئی ایسا خاندان نہ تھا جو متاثر نہ ہوا ہو ۔ ذکا کے خاندان کو بھی اس سے مستثنی نہیں کیا جا سکتا بلکہ سب سے زیادہ تباہی اس کے خاندان پر آئی ۔ اپنے خاندان کی پریشان حالی کا ذکر ان الفاظ میں

---

[1] قصہ ہیر رانجھا سید وارث شاہ ، ص

[2] دیوان میر تقی میر ص

کرتے ہیں :

" در ہنگامۂ شاہ ابدالی کہ تفرقہ و حادثہ عظیم بہ عالمی رو نمود بسیاری از اسپاں و زیور و نقد وغیرہ آنچہ در اوقات فراغت و جمعیت بہم رسیدہ بود ہمہ برباد رفت در عین ہنگامہ قتل عام بازی از مسود آں افواج کہ ہمگیں اہرام بکشت و خون و غارت گری و مضرت خلائق و ہتک عزت مرداں و نسواں می داشتند مکانات مسکنت را بمحاصرہ در آوردند " [1]

ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ ذکا کا خاندان ایک متمول خاندان تھا جن کے پاس گھوڑے زیور اور نقدی موجود تھی ۔ یہ سب کی سب افغانی سپاہیوں نے لوٹ لی اور ان کے مکانوں کے محاصرے کر لئے گئے ۔ اور یہ خاندان ایک شدید عذاب الہی میں گرفتار ہو گیا ۔

حفظ ناموس میں عورتوں کا حصہ :-

جب خاندان ذکا کے مکانات محاصرہ میں آ گئے ۔ ناموس عزت کے تحفظ کی خاطر ذکا کے خاندان کے لوگوں نے اپنی عورتوں کو قتل کر دیا ، کچھ عورتیں کنووْں میں چھلانگیں لگا گئیں اور اپنی عزت و ناموس زندگی کی قیمت دے کر بچا گئیں ، ذکا لکھتے ہیں :

" چوں پاس حرمت و آبرو از ہمہ مقدم تر می شود بمعائنہ احوال خستہ حال و بدعات نا بائستہ و حرکات نا شائستہ کہ ہنوز بحق دیگراں بود بزرگانم عاقبت اندیشی را کار فرمودہ اکثر از مستورات را بجاں کشتند و برخے بخوف و ہراس خود را بچا انداختہ آب ممات

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۷۲

چشیدند ۔" [1]

اس حملہ میں مردوں کا حصہ :۔ عورتوں نے محاصرہ دیکھا تو خود کشی کے اقدام کئے
اس دوران سپاہیوں نے ذکائی خاندان پر حملہ کر دیا ۔ سپاہ گری اس خاندان میں شروع سے ہی معروف و مشہور تھی ۔ مردوں نے جوانمردی اور بہادری سے مقابلہ کیا اور بہادری کے کارہائے نمایاں دکھائے ۔ خوب چند ذکا لکھتے ہیں :

" چوں ازیں فارغ شدند دریں اثنا مخالفاں در رسیدند بجرأت و جوانمردی و دلاوری شمشیر بازی کردہ بسیار را از فریق مدعیاں بر خاک عدم انداختند بیشتر اشخاص کہ عمر بہ پیشۂ سپاہ گری و کارہائے نمایاں گزرانیدہ بودند بسرخ روئی و شجاعت در جنگ بکار آمدند ۔" [2]

ان حالات نے ذکا کے خاندان کی تباہی و بربادی کا اندازہ ہوتا ہے ۔

ترک وطن شاہجہان آباد اور عظیم آباد میں اقامت :۔ ان جوانوں کی جوانمردی کے باعث جن مردوں اور عورتوں نے جان سلامت پائی ۔ کچھ شاہجہان آباد (دہلی) کی طرف چلے گئے اور اس خاندان کے کچھ لوگ عظیم آباد کی طرف ہجرت کر گئے ۔ جن کی تفصیل ذکا نے درج نہیں کی اور نہ اس کی تفصیل کسی اور تاریخ اور تذکرہ کی کسی کتاب میں مل سکی ہے ۔ صرف یہی بتایا گیا ہے کہ اُن کی والدہ علاقہ سرشتہ داری چبوترہ جواہر بازار پر مقرر ہوئی ۔ یہاں ذکا نے والد کا ذکر نہیں کیا ۔ ہمارے خیال میں یہ کاتب کی سہو ہے ۔ والد کو والدہ لکھا گیا یا ہو سکتا ہے کہ والد سانحہ کے شکار ہو گئے ہوں اور والدہ کنبہ کی کفیل ہو ۔ واللہ اعلم ۔ ذکا کے الفاظ ملاحظہ ہوں :

---

[1] خوب چند ذکا : عیار الشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ٢٧٢

[2] ایضاً

" دوران اوقات از ذکور و اناثِ ہر کہ بر عافیت برآمد اساس البیت را خیر باد گفت و از زندگی محفوظ بودہ بحسب رو بقدیم حرمت خاندان خود را از مغتنمات و عنایات ایزدی شمردہ در شہر جدید المعروف شاہ جہان آباد کہ امن گاہی بود ۔ استقامت ورزیدند ۔ بعد از چندے کہ آتش بلا سوز فتنہ رو بہ انطفا آورد و یک گونہ اجتماع حواس بظہور رسید بعضی از بزرگانم را در شاہ جہان آباد اتفاق روزگار دست داد ۔ چنانچہ والدہ ماجدم را علاقہ سرشتہ داری چبوترہ جواہر بازار کہ مکان نامی وجمعی از تعلقہ کردور دہلی است مقرر شد و الیوم سلامتیٔ ذات بر ہماں علاقہ قدیم و نیک نامی و عزت و شاد کامی بسر می برند و برخے از آں ہا بکشش آب و دانہ خود برفاقت رئیساں خود بعظیم آباد افگندند و بثروت و کامرانی و شادمانی بسر بود اوقات نمودند ، حالہ خوش باش آں دیار فرحت آثار گشتند ۔" [1]

ذکا کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ ابدالی ہنگامہ کے دور ہونے کے بعد اس خاندان کی شان و شوکت بحال ہوگئی اور ثروت و کامرانی و شادمانی سے گزر اوقات کرنے لگے ۔

دلی میں ذکا خاندان کا ذریعہ معاش :-

ذکا نے اپنے خاندان کے ذریعۂ معاش کی تفصیل درج نہیں کی ۔ اور نہ ہی کسی اور کتاب سے یہ تفصیل مہیا ہوئی ۔ البتہ محولہ بالا سطور میں انہوں نے صرف یہی لکھا ہے کہ ابدالی حملہ سے تسکین ہونے کے بعد اس کی والدہ ماجدہ شاہ جہان آباد میں سر رشتہ داری چبوترہ جواہر بازار جو کہ متعلقہ کرور دہلی سے متعلق تھا مقرر تھی اور اس پر ان کی گزران تھی ۔ اس کے ساتھ ہی ذکا نے دیگر افراد کی طرف اشارہ کیا کہ نوابوں اور رئیسوں کی معیت میں جو شاخ عظیم آباد کی طرف روانہ ہوئی وہ بھی

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۷۳

شان و شوکت اور شادمانی وکامرانی سے زندگی بسر کر رہی ہے -

دہلی کا سیاسی ماحول :-

ابدالی حملہ کے بعد سیاسی حالات دن بدن بگڑتے جا رہے تھے - غلام قادر روحیلہ کے مظالم کی داستانیں فضا میں گونجنے لگیں - ۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۸ء میں دہلی کا بادشاہ شاہ عالم نابینا تھا اور اس کی سلطنت دہلی سے پالم تک رہ گئی تھی - ۱۲۱۷ھ / ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک کی فوجیں فاتحانہ پرچم کے ساتھ دہلی میں داخل ہوئیں اور بادشاہ بالکل انگریزوں کے زیر اثر آ گیا - اس وقت ہر چھوٹا بڑا انسان اقتصادی مصیبتوں کا شکار تھا - بادشاہ کے ملازمین امیر اور اہل جاگیر سب ہی کاسۂ گدائی ہاتھ میں لئے ہوئے تھے - سیاسی انتشار اور اقتصادی بد حالی زوروں پر تھی - اس اندھیرے میں انگریز جن کے پیچھے انگلستان کا صنعتی انقلاب تھا ، اپنے قدم دہلی میں جما چکے تھے - ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء میں اکبر شاہ ثانی تخت نشین ہوا - اس کے دور حکومت میں زور و زر کچھ بھی باقی نہیں رہا تھا اور سلطنت کی شمع پھونک کر خاموش ہو جانے والی تھی - پرانا فوجی زرعی اور صنعتی نظام بوسیدہ ہو چکا تھا - سودم پامال تھے اور شہر منظم - دست کار بے روزگار ، دہلی ویران ہو رہی تھی اور اس کے فرزند در بدر اور خاک بسر پریشان پھر رہے تھے -

دہلی کا ادبی ماحول :-

سیاسی حالات کی ان پریشانیوں کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ دہلی میں ادب کی محفلیں سونی نہیں ہوئیں اور ادب کی خدمت میں صوفی اور سپاہی ، امیر اور غریب ہندو اور مسلمان سب ہی گھرے ہوئے ہیں اور ان محفلوں میں ہندوستانی کلچرل کی گہرائی اور گیرائی دونوں نظر آتی ہیں - راجا سے فقیر تک جس کو دیکھو شوق شعر میں ڈوبا ہوا ہے - ذکور و اناث اور عالی و عالم اس کی چھیک سے خالی نہیں

مسلمان اور ہندو اور بلکہ فرنگی زادوں تک میں یہ ذوق سرایت کر گیا ہے ۔ سلاطین و عمال ، امراء علماء ، سپاہ و اہل دیوان کے علاوہ ہر طبقہ کے پیشہ وروں پر شاعری کا رنگ چڑھا ہوا ہے ۔ مثلاً منیر صیقل گر ہے ، اگرچہ اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے ، محمد امان نثار / معمار ہیں ، جامع مسجد دہلی انہی کے بزرگوں کی بنائی ہوئی ہے اور یہ خود بھی اس پیشے سے بسر اوقات کرتے ہیں ۔ حسین بخش بخشی پارچہ فروش ہے ، بدھ سنگھ شگفتہ آہنگر ہے ، خواجہ مہینگا شیدا علاقہ بند ہے ، صادق علی صادق فیلبان ہے ، شنبھو ناتھ عزیز مہاجن ہے ، میر لطیف علی لطیف جواہرات کا دلال ہے اور فضل علی فضل علاقہ بند سوداگر بدرالدین مفتون بزاز اور یکرنگ سنار ہے ۔ محمد ہاشم شائق خیاط ہے ۔ اس کے ساتھ مرثیہ خوانی کی خدمت کو بھی ضم کرلیتا ہے ۔ محمد رفو گر ہے ، عنایت اللہ عوض کلو حجام ہے ۔ غلام ناصر جراح ہے ، مقصود ایک سقہ ہے جو فن شعر میں بازار کے لونڈوں کا استاد ہے ۔ قرین ایک خاکروب ہے ، اس طرح ہر وضع اور قماش کے شعر گو موجود ہیں ۔ قہ و سنجیدہ نگار سے لے کر رندحرادہ باشی بزاز دور یوراج اور فحش گو تک اپنی اپنی بولی بول رہے ہیں ، مثلاً میر جعفر زٹلی عبدالجلیل بلگرامی محمد عطا بامکہ ، صاحبقراں ، شہرت وغیرہ ، موخرالذکر کو شاہ عالم ثانی نے مسخرہ الدولہ ترست خاں بہادر ہنر جنگ کا مناسب خطاب عنایت کیا تھا ۔ بعض نے عجیب و عجیب تخلص اختیار کئے ہیں کوئی اوباش ، کوئی عیاش ، ایک عشاق اور ایک کافر ہے ۔ یہ بزرگ اپنے اشعار کو کافر نبی کے خطاب سے یاد کرتے ہیں ۔ پنچھیا ، جھینا مکھو وغیرہ بھی اسی قسم کے نام ہیں ، احمد نگر ، فرخ آباد ، رامپور ، لکھنؤ ، عظیم آباد ، مرشد آباد اور حیدر آباد وغیرہ شاعری کے مرکز ہیں لیکن سب سے زیادہ کا تر مرکز دہلی ہے ۔ مشاعرے کثرت سے ہوتے ہیں اور ہر فرقہ و خیال کے لوگ

ان میں حصہ لیتے ہیں (ان کی تفصیل کسی اور مناسب مقام پر درج کی جائےگی) [1]

ذکا کی ولادت اور تاریخ پیدائش :

منشی خوب چند کی پیدائش تربیت اور زندگی اسی ماحول میں ہوئی ۔ ذکا نے اپنے حالات میں تاریخ پیدائش نہیں بتائی اور نہ کسی اور محقق نے اس طرف اشارہ کیا ہے ۔ لہذا معاملہ قیاس پر مبنی ہے کہ ذکا کی پیدائش حملہ ابدالی کے سال ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء کے کہیں پس و پیش ہوئی ۔ کیونکہ ابدالی قیامت کے بعد ان کا خاندان شاہ جہان آباد آیا تو اس وقت ذکا اپنے والد کی بجائے والدہ کا ذکر کرتے ہیں :

" بعضے بزرگانم را در شاہ جہان آباد اتفاق روزگار دست درد چنانچہ والدہ ماجدم را علاقہ سر رشتہ داری ----- " [2]

اس عبارت سے قیاس کرنا مناسب ہوگا کہ ذکا کے والد شاید ہنگامہ ابدالی میں کام آئے اور ولدہ باقی بچیں ۔ ہنگامہ کے بعد وہ دہلی آگئیں ۔ ذکا کے والد کی وفات ہنگامہ ابدالی میں تسلیم کر لی جائے تو ذکا کی پیدائش ہنگامۂ ابدالی ۱۱۷۳ھ / ۱۷۷۹ء کے پس و پیش تسلیم کرنا ہوگی یا محتاط اندازہ سے ان کی ولادت بارہویں صدی کے ربع آخر میں ہوئی ۔

۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء [3] تذکرہ عیارالشعراء کا سال تدوین ہے ۔ خوب چند ذکا لکھتے ہیں ، یہ تذکرہ آن کےاستاد نصیر کے ایما پر لکھا گیا اور اس وقت لکھا گیا جس وقت اس کا شعر و سخن کا مذاق پختہ ہوگیا ، ذکا نے یہ اظہار کیا کہ عیارالشعراء

---

[1] حافظ محمود شیرانی مجموعہ نغز ص

[2] خوب چند ذکا : عیارالشعراء (فوٹو سٹیٹ کاپی) نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۷۲

[3] بہ تحقیق بندہ راقم قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری

کی تدوین میں سال ہا سال بسر ہوئے ۔ ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء تک یہ تذکرہ کتابی صورت میں آ چکا تھا ۔ لہذا ۱۱۷۳ھ / ۱۷۷۹ء سے ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء تک ۴۲ سال کا عرصہ سال سالہا کا مفہوم ضرور ادا کر دیتا ہے پھر عمر کے آخری مرحلے ۱۲۳۷ھ / تک اس میں اضافے ہوتے رہے جیسا کہ ذکا نے اس کا خود اعتراف کیا ہے ۔

ذکا کی ولادت بارھویں صدی کا آخری ربع ہے اور ابدالی حملہ ۱۱۷۳ھ / ۱۷۷۹ء کے پس و پیش تسلیم کرنا ہوگا ۔

اعظم الدولہ محمد خاں سرور نے اپنا تذکرہ [1] ۱۹ ۔ ۱۲۱۷ھ / ۲ ۔ ۱۸۰۱ء میں تصنیف کیا ۔ خوب چند ذکا کے باب میں کہتے ہیں " جوانیست " ——

جس وقت انہوں نے تذکرہ مکمل کیا ۔ ۱۲۱۹ھ / ۱۸۰۴ء تک ان پر جوانی کا عالم تھا ۔ ۳۰ سے ۵۰ سال عالم جوانی شمار کیا جائے تو آپ کی ولادت حدود ۱۱۷۳ھ / ۱۷۷۹ء تک پہنچیں گی ۔

ابتدائی حالات :- ذکا کے ابتدائی حالات مکمل طور پر پردہ گمنامی میں رہ گئے ۔ اس سلسلہ میں اس نے اپنے متعلق کچھ نہیں بتایا ۔ اور نہ ہی اپنی تربیت کے سلسلے میں کچھ لکھا ۔ البتہ یہ ضرور بتایا کہ اوائل عمر نہایت خوشحالی اور فارغ البالی میں گذری ۔کسی قسم کا غم پیش نہ آیا ۔ جوانی میں مستعدی گوی کا شغل اختیار کیا اور جوانی کا عالم نہایت پاکیزہ صورت میں بسر ہوا لکھتے ہیں :

" شخصی غریب مفسدہ‌ی روزگار پیشہ من کمترین بعنایت پروردگار و عمر گرانمایہ خوش گذرانیدہ عنایت او ، توجہ موجبہ بزرگان غمی کہی ندیدہ و اوقات لا ابالی را کہ ہر وقت میسر نیاید و ازاں جز تاسف و تحسر را نماید مغتنم دانستہ و نفس حسب را از حرکات مفیح و نا ملائم باز داشتہ بہ تحصیل علوم پرداختم ۔ " [2]

---

[1] اعظم الدولہ محمد خاں سرور عمدہ منتخبہ ص ۳۰۵
[2] خوب چند ذکا عیار الشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۷۲

اس سلسلہ میں ان کے ابتدائی حالات کی تفصیل اور تحصیل علوم میں ان کے اساتذہ کے نام معلوم نہیں ہو سکے -

تعلیم و تربیت :- ذکا کی تربیت نہایت اچھے طریق سے اس کے بزرگوار کے زیر سایہ ہوئی اور کسی پریشانی کا منہ نہ دیکھا جیسا کہ اوپر کے اقتباس سے واضح ہوتا ہے - اس کے ساتھ ہی انہوں نے اعلی تعلیم کی دولت بھی حاصل کی - افسوس ذکا نے تربیت کے سلسلے میں نہ اپنے بزرگوار کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی تعلیم کے باب میں اپنے اساتذہ کی نشان دہی کی ہے - صرف اسی قدر معلوم ہو سکا کہ مروجہ فارسی ادبیات کی تعلیم سے اچھی طرح بہرہ ور ہوئے -

مشاغل :- مشاغل کے سلسلہ میں بھی پوری طرح آگاہی نہیں - ~~مقصدی~~ متصدی روزگار پیشہ کی طرف انہوں نے خود اشارہ کیا ہے - رفیق مارہروی [1] نے ملازمت پیشہ بتایا ہے لیکن افسوس ان کی ملازمت کی تفصیل اور مشاہرہ کی تفصیل کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکی -

مولوی شمس الدین دل کے حالات میں فن طبابت سے بھی دلچسپی کا اظہار کیا ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے یہ مشغلہ اختیار کیا یا نہیں لکھتے ہیں :

" فضائل پناہ مولوی شمس الدین دہلوی متخلص بہ دل مرد ے پارسا درویش سیرت قانع بہ رضا متواضع آشنا بندہ ذکا در فن طبابت از او استفادہ نمودہ از مغتنمات زمانہ است با دوستاں تلطف یا دشمن مدارا شعار او است -" [2]

---

[1] رفیق مارہروی ، ہندوؤں میں اردو ، ص ۱۳۴

[2] خوب چند ذکا عیارالشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۵۰

ان کے ذوق شعر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور آخر میں دو شعر بھی درج کئے ہیں ،، گاہ گاہ فکر فارسی می کنند ۔

صبح ہوئی آتی ہے اور رات چلی جاتی ہے تیری ابتک بھی وہی بات چلی جاتی ہے

دل سلائے فراق میں تیر ہے ! زندگی موت کو ترستی ہے

ذوق شعر :۔ ذوق شعر کے سلسلہ میں ذکا نے اس کا خود اعتراف کیا ہے کہ شعر و سخن کا مذاق ان کو صغر سن سے تھا اور اساتذہ کے اشعار پڑھنے اور سننے کا ان کو از حد اشتیاق تھا ۔

" از صغر سن سر مطالعہ کتب دواوین، درشت و بعد نظر اکتساب این فن بخدمت معانی رسان صورت پرست و صورت پرستان معنی رس مستفید شدہ ہمت گماشت تا آنکہ بعنایت ایزدی ذخائر صحبت بزرگان کاملہ استفادہ نمودہ بہ تکلف نوخیزی سودای سخن گوئی بسر افتادہ ہمت از دامان بلند فارسی کوتاہ نمودہ سر انگشت یادہ گوئی از آستین و نمائش بیرون کشید و بہ حنائی اصلاح میاں نصیر سلمہ کہ بنیہ کلام رنگین طبعاں را نگاہ می بندد و نگارین گردانید ـــــ بسلک تحریر منسلک گرداند بر صفحۂ قرطاس ثبت نمود بدیوان ذکا موسوم ساختہ (معیارالشعراء ، ص ۲) " [1]

دوسری جگہ لکھتے ہیں :

" دیوان کلام موزوں مملو از اقسام و انواع کلام آوردم و رقعات و عبارت رنگین و نیز غزلیات فارسی ازیں خاصی ترتیب و تنظیم یافتند ، روزے استاد صاحب‌تدبیر میر نصیرالدین نصیر مد ظلہ کہ توجہ اوستادند و نوازش بزرگانہ بر حال من زیادہ از حد دارند

[1] ـــ

از زیادہ فیض بیان ارشاد فرمودند کہ در زمرہ شاگرداں
خود شمار شاگرد رشید خواندہ ام آیا چہ خوش باشد کہ
نسخہ جان فزای تذکرہ بسعی شما مرتب گردد ۔" ؎[1]

ان سطور سے ذکا کے ذوق شعر کی نشان دہی ہوتی ہے ۔ دیوان فارسی اور اردو اس کی بیّن دلیل ہے استاد کی سند اس پر مستزاد ہے اور اتنا ضخیم تذکرہ اشعار کا انتخاب ان کے ذوق شعر کی نشان دہی میں کافی ہیں ۔

ذکا کے استاد :-

ذکا کے اساتذہ کے باب میں فن طبابت میں مولوی شمس الدین دل کا ذکر ہم درج کر آئے ہیں ۔ ذکا نے ان سے فن طبابت سیکھا ۔

شعر و سخن کے سلسلہ میں ذکا نے اپنے دو استادوں کے نام بتائے ہیں ۔
میاں نصیرالدین نصیر اور شاہ وارث الدین وارث ۔

میاں نصیرالدین نصیر :-

میاں نصیرالدین نصیر معروف شاہ نصیر ولد غریب اللہ شاہ صدر جہاں علیہ الرحمہ کے سجادہ نشینوں میں سے تھے ۔ میر محمدی حلمؔ کے شاگرد تھے ۔ دو لاکھ سے زیادہ اشعار لکھے ۔ دہلی میں خورم علی خاں خورم کے گھر مجلس مشاعرہ کرتے تھے اپنے وقت کے ملک الشعراء تھے اور استاد شاعروں میں شمار ہوتے تھے ۔ ۱۲۵۲ھ / ۱۸۵۲ء میں وفات پائی ۔ ذکا ان کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں :

" میر نصیرالدین دہلوی عرف میر کلو متخلص بہ نصیر سلمہ اللہ
تعالی ابدا خلف ارجمند و درویش صاحب کمال غریب آگاہ دل روشن
احوال کہ نہایت نیک طینت و بزہد و تقوی آراستہ باصلاح حال

؎[1]

پیراسته بود از شعرائے اخص پایه تخت بادشاه جم جاه
و مصلح اشعار اکثر شهزاده هائے گیتی پناه بالفعل در
بلده بنیاد شاه جهان آباد همچو او زباندانی
خوش تقریر سخن گوی دلپذیر و بسیار گو و خوش گو عدیلش
بهم نمی رسد ، در واقفیت محاوره اردوی معلی و خیال بندی
و تلاش معنی رنگین و استخوان بندی الفاظ برجسته وشانت کلام
ید طولی دارد شعرائی هند بر شاعری و استادی او مقر هستند
و کلام او را شعر سند مکمل می شمارند خلقی کثیر از انفاس
بهر که اش بهره یاب و مجمع غفیر از فیض بے انتها یش کامل
نصاب بیشتر شاگردانش بدرجهٔ رشید فائز شده و بادستادی
نام بر آوردند بنده ذکا نیز خوشه چین خرمن سخن و زله بر
برخوان کلام اوست بزبان گوهر فشان خود شاگرد خوانده
چند نسخه دواوین ازو سر انجام یافت و از استغنای مزاج
برباد داده حالا هم بسیار ذخیره موجود رقصاید و مخمس و رباعی
و غزلیات همه خوب می گوید ، علامه ایست در سخن طرازی و یگانه
ایست دو عالم معنی پردازی ، به غالب الفاظ جان معنی
می دمد و معانیش خوے آبرو دے شاهدان باورے می جهد
شعرش بادشاه پسند و فکرش ابو شد اگر بدین سرمایه کوس
ملک الشعرای زند بجا ایست و اگر نقاره لمن الملکی نوازد سزاست
بخیال شاگردی منتفه خاطره حاسدان در اوصاف نویسی
او طول نه کرده ام بلکه بقیاس درتخمین و عاقلان اهل یقین
به اختصارش پرداخته ام (عیارالشعراء ص —)

عیارالشعراء کے دیباچہ میں ان کی شاگردی کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں :

" ہمت از دامان فارسی کوتاہ یافتہ سر انگشت یاد گوئی از آستین نمائش بیرون کشید و بہ مذاکرہ اصلاح میاں نصیر سلمہ کہ بجنسہ کلام رنگین طبعاں را نگاہ می بندد نگارین گردانید "

(عیارالشعراء ص —) ۱

ذکا نے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عیارالشعراء کی تحریک میاں نصیر نے کی ، لکھتے ہیں :

" روزے استاد صاحب تدبیر میر نصیرالدین نصیر مد ظلہ کہ توجیہہ استادانہ و نوازش بزرگانہ بر حال من زیادہ از حد دارند از زبان فیض بیان استاد فرمودند کہ از زمرہ شاگرداں خود را شمار/ شاگرد رشید خواندہ ام ایا چہ خوش باشد کہ نسخہ جانفزای تذکرہ بسعی شمار مرتب گردو زور قابلیت و مذاق شاعری ایشاں وبلکہ سخنگوئی تمامی شاعراں ہندو ، و شہر شہروار از دیگر احصار و بلاد و قریات از ہنگام احداث زبان بامتحان در آید ، ہرگاہ خاطر از عوارض و صوادم دنیوی منتشر و مکدر گوردد بسیر ایں نسخہ دلاویز شگفتگی پذیرد و بمطالعہ ہر قسم اشعار فرحت از و نشاط بے اندازہ پدید آید کہ عنایت ایزد کار ساز و رعایت استاد شامل حال بود بدرستی ایں امو کہ فی الحقیقت کار ہر کدام نیست و بدوں اعانت الہی انصرام نمی یابد ـ" (عیارالشعراء ص —) ۲

شاہ وارث الدین وارث :-

نواب میر قاسم خاں کے زمانہ میں الہ آباد میں مقیم تھے ـ ذکا ان کا ذکر

۱ـ خوب چند ذکا ، عیارالشعراء فوٹو سٹیٹ کاپی نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲ ۲ـ ایضاً ص ۲۴۲

عیارالشعراء میں ان الفاظ میں کرتے ہیں اور اپنی شاگردی کا اعتراف بھی کرتے ہیں :

" شاہ وارث الدین تخلص بوارث بزرگ ہفت‌قلم مخاطب بزمود
رقم شہر استاد است مشائخے است از مشائخان شاہ‌جہاں آباد
کہ بتاریخ چہارم ہر ماہ مجلس حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج
شکر بار بخانہ‌او مشہور است و اکثر سرد و سرایاں جمع می آیند
و سامعین بہ قطب نفیس و قوت روح (؟) در سرود خو برو
می شوند ذکا ہم بشاگردی مشرف است اشعارش این است

خورشید روبروئے جہاں نہاں ہے ہر ذرہ میں جو دیکھو اس کی جھلک وہاں ہے
کون سی جائے تم سے ہے خالی چشم و گوش و زبان میں تم ہو

اس سے مزید ان کے حالات کے متعلق کوئی اطلاع نہیں مل سکی ۔

مشاعروں میں شرکت :-

ان استادان فن کی تربیت سے ذکا کا مذاق شعر و سخن کمال تک پہنچا ۔ شعر و سخن کے سلسلہ میں جس تذکرہ نگار نے بھی ذکا کا ذکر کیا ہے نہایت عمدہ الفاظ سے ان کی شعرگوئی کی تعریف کی ہے ۔ حتی کہ شاہ نصیر نے ان کواپنے تمام شاگردوں میں سے شاگرد رشید کہا ۔

ہم بیان کر آئے ہیں کہ ذکا کا زمانہ شعر و سخن کے معراج کا زمانہ تھا ۔ ہر فرقہ ، ہر قوم ، ہر مذہب و ملت کے لوگ شعر و سخن سے دلچسپی رکھتے تھے ۔ گھر گھر مشاعروں اور مراختوں کا چرچا تھا چنانچہ ذکا نے خود عیارالشعراء میں ان مشاعروں اور مراختوں کا ذکر کیا ہے تھوڑی سی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے ۔

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲ A

ظاہر ہے ان مجالس مراختہ ہا و مجالس مشاعرہ ہا میں سے اکثر مجالس میں ذکا ضرور جاتے ہوں گے اور ان میں حصہ لیتے ہوں گے ۔ اپنے اکثر دوستوں کا ذکر کرتے ہیں اور صاف طور پر لکھتے ہیں کہ میں نے ان کو فلاں مشاعرہ میں دیکھا مثلاً دیکھئیے :

" حافظ حفیظ اللّٰہ بعمل روز ے دو غزل بمشاعرہ خواندہ عنایت ساخت ۔" [۱]

" غلام ناصر جراح غزلے کہ درمیان مشاعرہ نواب امین الدولہ شاہ نواز خاں مستقیم جنگ گفتہ آورد" [۲]

اس طرح ذکا سے متعدد دوستوں کی ملاقاتیں مجالس مشاعرہ و مراختہ میں ہوئیں ۔ اور ذکا کا حلقہ دوستی وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا ، اگرچہ ان مشاعروں میں ذکا کی غزلخوانی کا ذکر کہیں نہیں آیا لیکن یہ قرین قیاس نہیں کہ اتنا بَہُر گو اور سخن فہم و سخن شناس انسان مشاعروں میں جائے اور حصّہ نہ لے ۔

فارسی زبان و ادب سے دلچسپی :-

گیارہویں اور بارہویں صدی ہجری اگرچہ مغلیہ دور حکومت کے انحطاط کا زمانہ ہے ، مغلیہ دور انحطاط میں اگرچہ فارسی زبان و ادب کو بھی دھکا لگا اس کے سرپرست خود پریشان حال تھے اس کو زوال آنا ضروری تھا ۔ سرکاری زبان فارسی تھی ، ذریعہ تعلیم بھی فارسی تھا ، زیادہ تر تصنیف و تالیف فارسی ہی میں ہوتی تھی ۔ خط و کتابت بھی فارسی میں ہوتی تھی حتی کہ اردو شعراء کے تذکرے فارسی زبان میں لکھے گئے ۔ نکات الشعراء سے آبِ حیات تک صرف محدود چند تذکرے اردو شعرا کے اردو میں

---

[۱] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۰۳

[۲] ایضــــاً ص ۱۲۵

نظر آتے ہیں باقی تمام کے تمام فارسی زبان میں ہیں ، خود خوب چند ذکا کا تذکرہ
عیارالشعرا فارسی زبان میں ہے -

ان شواہد سے واضح ہوتا ہے کہ ذکا علم و ادب سے شوق رکھنے والا
انسان تھا - فارسی ادبیات کی دلچسپی سے خالی نہیں تھا ، خود اس کی تعلیم
فارسی میں ہوئی اور فارسی تصانیف چھوڑیں جن میں سے ایک دیوان حروف مردف اور دوسرا
رقعات رنگین املا کا ذکر اس نے عیارالشعراء میں خود کیا ہے -

" به تحصیل علوم پرداختم و فرصت زمانه واقفیت گردانیده
دیوان حروف مردف مملو از اقسام و انواع کلام فراهم آوردم و رقعاتے
بعبارت متین و رنگین املا و نیز غزلیات فارسی ازیں عاصی
ترتیب و تنظیم یافته - " [1]

خود عیارالشعراء کی زبان سے واضح ہوتا ہے کہ ذکا فارسی زبان و ادبیات
پر عبور رکھتے تھے - شعرا کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کے انداز بیان اور عالمانہ
اصلاحات سے ان کی فارسی دانی اور فارسی ادبیات سے دلچسپی کا اندازہ ہوتا ہے -

اُردو زبان سے لگاؤ :-

مغلیہ سلطنت کی شان و شوکت اورنگ زیب عالمگیر کی وفات ۱۱۱۹ھ / ۱۷۰۷ء
کے بعد رو به زوال ہونے لگی - گیارہویں صدی کے اواخر میں نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی
کے حملوں نے رہی سہی طاقت کو بھی مفلوج کر دیا ، فارسی ادبیات کی شاندار روایات
بھی سسکیاں لینے لگیں ، اب نہ وہ دربار نہ وہ محفلیں نہ انعام و اکرام ، صرف رواج کے
مطابق چند ایک ضروری امور فارسی زبان میں رہ گئے - ایک انعام و اکرام کا سلسلہ
اٹھ جانے دوسرے کچھ ملکی تعصب کے باعث لوگ فارسی ادبیات سے علیحدگی کا

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ص ۲۷۲

اظہار کرنے لگے ، ملکی زبان اُردو نے سر اٹھایا ، ریختہ کے نام سے شعر و سخن کا سلسلہ اس زبان میں شروع ہوا اور یہ رو کچھ ایسی تیزی سے چلی کہ گھر گھر مشاعرے اور مراختے منعقد ہونے لگے - جس کی تفصیل کچھ ہم گذشتہ اوراق میں درج کر آئے ہیں پھر اس کے ساتھ ساتھ ہر قوم ، ہر نسل ، ہر پیشہ کے لوگوں میں اس قومی زبان میں شاعری کا مذاق بڑھا ، خاکسروب ، حجام ، درزی سے لے کر بادشاہوں تک کے لوگوں میں شعروسخن کے چرچے تھے ، منشی خوب چند ذکا ان سے مستثنیٰ نہ رہے - ذکا اگرچہ فارسی کے عالم تھے اور فارسی میں شعر کہتے تھے ، حالات کو بدلتے ہوئے دیکھ کر اردو میں شعر کہنے لگے اور اردو میں ایک حروف (مردف) دیوان مرتب کیا اور شاعری کے ہر صنف و نوع میں شعر کہے اور اپنے وقت کے مشہور استاد شاہ نصیر سے اصلاح لیتے - شاہ نصیر کے تلامذہ میں سے شاگرد رشید کا امتیاز پایا - ذکا اور شعرگوئی اور شعر فہمی و شعر شناس میں دسترس رکھتے تھے - آپ کے آردو اشعار میں استادانہ پختگی اور عمدگی موجود ہے ، ذکا اپنے اردو دانی کے ذوق و شوق کے متعلق لکھتے ہیں :

" دیوان کلاں حروف (مردف) مملو ے از اقسام و انواع فراہم آوردم —
و نیز غزلیات فارسی ازیں خاص ترتیب و تنظیم یافتہ روز ے اوستاد
صاحب تدبیر میر نصیرالدین نصیر مد ظلہ کہ توجہ اوستادانہ
و نوازش بزرگانہ بر حال من زیاد از حد دادند از زبان فیض رساں
ارشاد فرمودند کہ در زمرہ شاگرداں خود شمارا شاگرد رشید خواندہ ام"[۱]

ان سے ذکا کا شاعرانہ مقام متعین ہوتا ہے کہ وہ اُردو کے عمدہ گو شاعر تھے -

ذکا کے دوست و احباب :-

ذکا نے اپنے تذکرہ عیارالشعرا میں مکررات کے ساتھ کوئی ایک ہزار ایک آدمی

[۱] خوب چند ذکا : عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ص ۲۷۲

کا ذکر کیا ہے - ان میں سے ۲۶۰ قدیم شاعر ہیں باقی ۲۲۱ شاعر ذکا کے معاصر ہیں اِن معاصر شعرا میں سے استثنائے چند جن کا ذکر ذکا نے تذکرہ میں صراحت کے ساتھ کر دیا ہے ، باقی سب شعرا سے ان کے ذاتی مراسم اور ملاقاتیں ہوں گی - لیکن ذکا نے شاید اختصار کے پیش نظر اپنے مراسم کا تفصیل سے ذکر نہیں کیا - البتہ جہاں زیادہ ضروری سمجھا وہاں کچھ ایسے اشارات درج کر دئیے ہیں جن سے اُن کی دوستداری کی غمازی ہوتی ہے - ہم یہاں ان دوستوں کی فہرست درج کرتے ہیں جن کی طرف ذکا نے اپنی آشنائی کے متعلق کچھ اشارات درج کئے ہیں - ہم یہاں شاعروں کے نام بحوالہ مسلسل نمبر شاعر یہاں درج کرتے ہیں :

۱ - محمد اسماعیل امین دہلوی ، اس سے پہلے وحشی تخلص کرتے تھے - (ص ۳۲)

۲ - امیرالدولہ نواب نوازش خاں بہادر المعروف بہ حمیدالرحمان خاں تخلص انیس نواب شاہ نواز خاں مستقیم جنگ سے وابستہ تھے (ص ۵۴)

۳ - آسفان فرنگی زادہ ، دہلی میں پیدا ہوا (ص ۱۰۲)

۴ - مرزا احمد علی خاں احمد خلف مرزا فتح علی خاں بہادر ، ذکا کے مخلص دوست تھے (ص ۱۰۸)

۵ - میاں امیراللّٰہ امیر دہلوی (ص ۱۱۵)

۶ - نرائن داس بے خود دہلوی مہاجن تھے (ص ۱۳۱)

۷ - حافظ حفیظ اللّٰہ بسمل روئے معلم از شاہ جہاں آباد ذکا کا استاد بھائی تھا (ص ۱۵۲)

۸ - عباس قلی خاں تمنا امروہی ساکن شاہ جہاں آباد ، ذکا کا مخلص دوست تھا - (ص ۱۹۲)

۹ - میر شجاعت علی تسلی دہلوی شاگرد شاہ نصیر (ص ۲۰۱)

۱۰ ۔ مرزا جوان بخت بہادر المعروف جہاندار شاہ پسر شاہ عالم بادشاہ
(ص ۲۱۵)

۱۱ ۔ میاں رسول بخش حشر بدایونی ، ذکا سے دہلی میں ۱۲۲۰ھ میں ملاقات
ہوئی ۔ (ص ۲۵۰)

۱۲ ۔ شیو سہائے حقیر بادہ فروش ساکن میرٹھ ذکا سے دہلی میں ملاقات ہوئی
(ص ۲۵۱)

۱۳ ۔ میر حسن شاہ حسن ، در سرکار امام بخش بہادر اعتماد و اختیار کلی
رکھتا تھا (ص ۲۵۵)

۱۴ ۔ غلام حسین خاں خیال برادر زادہ برکت اللہ خاں برکت از نزدیکاں
اسد یار خاں عرف میاں گلبند سونی پتی (ص ۲۹۲)

۱۵ ۔خادم حسین خادم خلف الرشید نواب اشرف الدولہ افراسیاب خاں بہادر
(ص ۳۰۵)

۱۶ ۔ مولوی شمس الدین دل دہلوی در فن طبابت استاد ذکا (ص ۳۱۰)

۱۷ ۔ دلیر شاہ دلیر عظیم آبادی درویش منش انسان تھے ، ذکا سے دہلی
میں ملاقات ہوئی (ص ۳۱۱)

۱۸ ۔ جے سکھ رائے ذہین پہلے خیال تخلص تھا ذکا کے عزیزوں میں سے
تھے اور شاگرد تھے ، فن خوشنویسی میں مہارت تھی ۔ (ص ۳۲۲)

۱۹ ۔ شیخ علی رضا رضا لکھنوی نظارت عدالت علی گڑھ کے سلسلہ میں
دہلی آئے اور ذکا سے ملاقات ہوئی ۔ (ص ۳۳۲)

۲۰ ۔ مرزا اسد بیگ رفیق از خواصاں شہزادہ ، مرزا ابو ظفر بہادر شاگرد
شاہ اللہ خاں فراق ، (ص ۳۵۳)

۲۱ ۔ اعظم الدولہ نواب میر محمد خاں سرور پسر ابوالقاسم خاں بہادر برادر زادہ

نواب عبدالاحد خاں شاگرد میر فرزند علی موزوں صاحب دیوان و تذکرہ شعرای اُردو (ص ۲۲۵)

۲۲ ـ حمایت اللّٰہ خاں سرور ، شاہ جہاں آبادی پسر عالم خاں شاگرد میاں نصیرالدین (ص ۲۰۱)

۲۳ ـ مرزا لطف علی ولد مرزا قطب علی سید سکندر آبادی ، ذکا کے ساتھ اجرازۂ میں ملاقات ہوئی ـ (ص ۲۰۷)

۲۴ ـ شیخ محمد امیراللّٰہ سرور ولد شیخ عبداللّٰہ ساکن اکبر آباد (۱۲۲۲ھ) میں ذکا سے دہلی میں ملاقات ہوئی ـ شیخ رحمت اللّٰہ خجوم اور مرزا اسداللّٰہ خاں غالب کا شاگرد تھا ـ (ص ۲۳۰)

۲۵ ـ شیخ مشرف الدین حسین شفیق داروغہ کچہری در شاہ جہاں آباد مناقب و مرثیہ لکھتے تھے ـ (ص ۲۲۲)

۲۶ ـ روشن لعل شوق خلف لالہ سکھدیک رام برادر زادہ لالہ چھتر سنگھ روزوں قوم کالیتھ ذکا اور میر نصیر کا شاگرد تھا (ص ۲۲۷)

۲۷ ـ مرزا ملھو بیگ شور ایرانی الاصل تھے ، دہلی میں پیدا ہوئے ، فارسی میں عمدہ شعر کہتے تھے ، ذکا کے پرانے دوست تھے ـ (ص ۲۲۸)

۲۸ ـ نواب ظفر یاب خاں ، فرنگی نسب شمرو صاحب کے بیٹے تھے ، موسیقی مصوری ، خطاطی اور شاعری میں مہارت رکھتے تھے ـ (ص ۲۹۹)

۲۹ ـ مرزا راجہ شنکر ناتھ صبا خلف راجہ رام ناتھ از مقربان مخصوص حضور والا (ص ۵۰۰)

۳۰ ـ مہدی خاں عاشق ، ساکن شاہ جہاں آباد (نواب علی مردان خاں کے خاندان سے تھے ، صاحب دیوان درد) فارسی و تذکرہ شعرا ، (ص ۵۲۲ ۵۲۳)

۳۱ ـ رام سنگھ عاشق کھتری دہلوی شاگرد میاں نصیر صاحب دیوان (۵۵۲)

۳۲ ۔ بھولا ناتھ عاشق ، خلف لالہ گوپی چند پنڈت نواب مجدالدولہ عبدالاحد خاں ، اور نواب اعظم الدولہ محمد خاں سرور سے وابستہ تھے (ص ۵۷۵)

۳۳ ۔ لالہ موہن لال غالب قوم کالیتھ ساکن اکبر آباد (ص ۲۱۲)

۳۴ ۔ کنور پریم غواقی ، نبیرۂ راجہ جگل کشور بادہ فروش فردوس آرام گاہ کے عہد میں مرشد آباد سے بنگال آئے ۔ فارسی کے شاعر تھے اردو میں ان کا صرف ایک شعر ہے جو ذکا نے تذکرہ میں درج کیا ہے ۔

۳۵ ۔ مرزا فدا حسین خاں فدا بن نواب ضیاءالدین خاں عرف آقا مرزا مرحوم دہلی آئے اور ذکا سے دوستی ہوگئی ۔ (ص ۲۲۲)

۳۶ ۔ میر ثناءالدین فروغ ، حیدرآباد میں رہتے تھے (ص ۲۲۸)

۳۷ ۔ فارغ دہلی کے رہنے والے تھے (ص ۲۲۶)

۳۸ ۔ مرزا فخرالدین خاں پسر مرزا فتح خاں (ص ۲۷۱)

۳۹ ۔ حکیم قدرت اللّٰہ خاں قاسم دہلوی مرید مولوی فخرالدین دہلوی راجہ اجیت سنگھ صاحب دیوان و تذکرہ (ص ۲۸۵)

۴۰ ۔ علی خلف نواب قلندر علی خاں بہادر ، (ص ۲۹۸)

۴۱ ۔ میر لائق علی لائق لکھنوی جو ۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۲ء شاہ جہاں آباد آئے اور ذکا سے ملاقات ہوئی ، امام بخش ناسخ کے شاگرد تھے (ص ۷۳۷)

۴۲ ۔ مقبول نبی مقبول ثناءاللّٰہ خاں فراق کے شاگردوں میں سے تھے ، پنجاہ ہزار شعر شعرا دیگر کے جمع کر کے تذکرہ ترتیب دیا (ص ۷۹۵)

۴۳ ۔ میر نظام الدین مجنوں ، سونی پت کے رہنے والے تھے ، قمرالدین سنت کے لڑکے تھے ، لکھنؤ سے دہلی آئے (ص ۸۰۵)

۴۴ ۔ حافظ قطب الدین ، شہر دہلی کے رہنے والے تھے ، میاں نصیر کے شاگرد تھے ۔ (ص ۸۰۹)

۴۵ ۔ ایشری پرشاد مملو قوم کالیتھ متصدی پیشہ فارسی اور ہندی میں شعر کہتے قتیل کے شاگرد تھے ۔ ۱۲۲۱ھ میں شاہ جہاں آباد آئے ۔ (ص ۸۲۰)

۴۶ ۔ مرزا خسرو شکوہ المعروف مرزا آغا خاں تخلص مضطر خلف مرزا سلیمان شکوہ ۔

۴۷ ۔ میر نصیرالدین نصیر ، ذکا کے استاد تھے ، ان کے حالات تفصیل سے درج کر دئیے گئے ہیں ۔ (ص ۸۹۷)

۴۸ ۔ لالہ شہن لال نامی قوم کالیتھ نیز شاگرد میر انشاءاللہ خاں انشاء و شاہ نصیر (ص ۹۰۹)

۴۹ ۔ لالہ چکبست رائے نحیف خلف منشی مول چند کھتری ہویلی کے رہنے والے تھے (ص ۹۲۶)

۵۰ ۔ شاہ وارث الدین وارث ہفت قلمی زمرد رقم شاہ جہان آباد کے مشائخ میں سے تھے (ص ۹۵۶)

۵۱ ۔ مرزا دادر و درد (ص ۹۶۲)

۵۲ ۔ ہدایت علی ہدایت شاگرد ولی محمد خاں نظیر اکبر آبادی (ص ۹۹۰)

۵۳ ۔ نواب مصطفی خاں شیفتہ صاحب تذکرہ گلشن بے خار م ۱۸۲۶ ھ

ذکا کی تصانیف

ذکا نے اپنے حالات میں اپنی چار تصانیف کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ میں ذکا کے اپنے بیان کردہ بیانات کے سوا ان کی تصانیف کا اور کوئی ماخذ/نہیں نظر آیا ۔ ذکا کی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱ ۔ غزلیات فارسی :

غزلیات فارسی یا دیوان فارسی کا ذکر خود ذکا نے کیا ہے ، افسوس آن کا دیوان ضائع ہوچکا ہے ، اس کے کسی نسخہ کی کوئی اطلاع کہیں سے بھی دستیاب نہیں ہوئی ۔

۲ ۔ رقعات رنگین :-

رقعات کے متعلق بھی نشان دہی ذکا نے خود ہی کی ہے ، لکھتے ہیں

" و رقعات بعبارت متین و رنگین و نیز غزلیات فارسی ازیں
عاصی ترتیب و تنظیم یافته " [۱]

ذکا کے رقعات کا مجموعہ میں کہیں نظر نہیں آیا اور نہ کسی معروف لائبریری میں اس کا کوئی نسخہ سنا گیا ۔

۳ ۔ دیوان اردو :-

دیوان اردو کے متعلق ذکا لکھتے ہیں

" و دیوانے کلاں حروف [مرورت] مملو از اقسام و انواع کلام فراہم آوردم " [۲]

ذکا کا اردو دیوان بھی دستیاب نہیں البتہ اس کا انتخاب ذکا نے تذکرہ عیارالشعرا میں درج کر دیا ہے اور یہ انتخاب ان کے استاد محترم میر نصیرالدین نصیر کا نشان کردہ ہے ، ذکا لکھتے ہیں

" اشعار ایں ذرہ بمقدار قابل آں نیست که دریں تذکرہ
درج نماید لیکن بپاس ارشاد اوستاد اشعاریکه بقلم فیض
رقم از دیوان حروفم به پسند خود انتخاب کردہ بزبان قلم
فیض رقم سپردند برخے ازاں بمقتضائی ضرورت می نگارم ۔ " [۳]

---

[۱] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، فوٹو اسٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۷۲
[۲] ایضاً
[۳] ایضاً

۲ ـ عیارالشعرا :-

عیارالشعراء اردو شعرا کا ضخیم ترین تذکرہ ہے جس کی بدولت ذکا کا نام زندہ ہے اور یہی ایک تصنیف اس کی باقی رہ گئی ہے جو اس کے حالاتِ زندگی کے ماخذ کی صورت میں سامنے آتی ہے ۔ اس تذکرہ میں تقریباً ساڑھے نو سو اُردو گو شعرا کے مختصر حالات زندگی اور نمونہ کلام درج ہے ۔ یہ تذکرہ ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء میں مکمل ہوا اور ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۲ء تک اس میں مسلسل اضافے ہوتے رہے ۔ یہ تذکرہ انھوں نے اپنے استاد محترم شاہ نصیر کے ایما پر لکھا جس کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے :

ان کے علاوہ ذکا کی کسی اور تصنیف کے متعلق کہیں سے کوئی اطلاع نہیں ملی اور نہ ہی نظر سے کوئی اطلاع گزری ہے ۔

ذکا کی فارسی شاعری :-

ذکا کی تصانیف دیکھ کر فارسی شاعری کا نہبر کچھ پہلے آتا ہے ۔ اور ہمارا موضوع بھی تقاضا کرتا ہے کہ ان کی فارسی شاعری جس میں انہوں نے متعدد غزلیات لکھیں ان میں سے ایک شعر بھی دستیاب نہیں ہوا اس لئے ان کی فارسی شاعری کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس نوعیت کی تھی اور اس میں کیا کیا خوبیاں پائی جاتی تھیں سوائے اس کے کہ محمد شاہی دور کے آخر کی شاعری حرّ نظر رکھ لی جائے اور اس دور سے ان کی شاعری کی کیفیت کا اندازہ لگا لیا جائے ۔

ذکا کی علمی فضیلت :-

ذکا کی علمی فضیلت اور علمی مقام متعیّن کرنے کے لئے اس کی تصانیف کی طرف رجوع لازمی ہوجاتا ہے ۔ اس کی تصانیف میں سے صرف عیارالشعرا ہی دستیاب ہے ۔ عیارالشعرا کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ذکا اپنے دور کے بلند پایہ انشا پردازوں

سخن شناسوں اور شاعروں میں سے تھا ۔ اور علوم مروجہ سے کما حقہ آگاہ تھا ۔ شعرا کے کلام پر تبصرہ اور تنقید میں جو الفاظ ذکا نے استعمال کئے ہیں ان سے ان کا علمی تبحر واضح ہوتا ہے ۔ فارسی انشا پردازی پر ان کو پورا پورا عبور تھا ۔ علوم فصاحت و بلاغت سے پوری طرح آگاہ تھے ، خطاطی و خوشنویسی کی رموز اچھی طرح جانتے تھے ، طب سے پوری طرح واقف تھے اور اس سلسلہ میں مولوی شمس الدین دل کے شاگرد تھے ۔ موسیقی اور اس کی اصطلاحات جانتے تھے البتہ ان کے موسیقار ہونے کے متعلق تذکرہ یا کسی اور کتاب میں کوئی اطلاع درج نہیں ، فن سیاق ان کا خاندانی پیشہ تھا ، عبارت آرائی یعنی رنگین اور متین عبارت نویسی میں دسترس رکھتے تھے ، اشعار کے معائب و محاسن خوب جانتے تھے ، ان باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ذکا اپنے دور کے مروج علوم سے پوری طرح آگاہ تھے اور ان تمام چیزوں سے پوری طرح بہرہ ور تھے ، شاید یہی سبب ہے کہ آن کے استاد شاہ نصیر ان کو اپنے شاگردان رشید میں شمار کرتے تھے ۔ شعر گوئی مشاعروں میں حاضری اور دلچسپی تذکرہ نویسی ہمارے قیاس کی پوری پوری تائید کرتے ہیں ، ذکا کے معاصرین و فضلا نے ان کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کی فارسی دانی شاعری اور دیگر خصوصیات کو خوب سراہا ہے ۔

نواب عظیم الدولہ محمد خاں سرور عمدہ منتخبہ میں لکھتے ہیں کہ ذکا[1] سلیم الطبع مزاجش بہ صلاحیت راغب کلامش رنگین ،

حکیم قدرت اللہ قاسم کا بیان ہے :

" لالہ خوب چند بہرہ از سخن سازی و انشا پردازی و سیاق وغیرہ فنون تنقیدی گری دار و شعر خود بہ اصلاح محمد نصیرالدین نصیر می رساند دیوانے مشتمل اشو انواع سخن جمع نمود ، تذکرہ ہم

---

[1] نواب اعظم الدولہ محمد خاں سرور عمدہ منتخبہ مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص ۳۰۵

تالیف فرمودہ از شاگردان و ے گوے سبقت ربودہ ۔" [1]

خوش معرکہ زیبا میں ہے کہ شاعر خوش ادا تھے ۔

انہیں مضامین کو بعد میں ~~مصنفین~~ عبدالغفور نساخ [2]، دیبی پرشاد [3]، کریم الدین [4]، ~~مسٹر منین~~ مسٹر فیلن [5]، بابو شیام سندر لال [6]، قاضی عبدالودود [7]، حافظ محمود شیرانی [8] ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی [9]، رفیق مارہروی [10]، ڈاکٹر سید عبداللہ [11]، ڈاکٹر اسپرنگر [12]، ڈاکٹر فرمان فتح پوری [13]، گارساں دتاسی [14] وغیرہ نے بار بار دہرایا ہے ۔

بہر حال ذکا کو معاصر اور بعد میں آنے والے مصنفین دونوں نے احترام کی نگاہ سے دیکھا ہے اور ان کی صلاحیتوں کو سراہا ہے ۔

---

[1] حکیم قدرت اللہ قاسم مجموعہ نغز مرتبہ حافظ محمود شیرانی پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۲۵۹

[2] عبدالغفور نساخ ، سخن شعرا مطبوعہ ۱۲۹۱ھ / ص ۲۲ ۔ ۱۲۵

[3] دیبی پرشاد ، تذکرہ شعرائے ہند دہلی ۱۵۵۵ ، ص ۵۵

[4] کریم الدین ، طبقات الشعرا ے ہند حصہ سوم ترجمہ عطاءالرحمان کاکوی ص ۲

[5] ~~منین~~ فیلن ایضاً

[6] بابو شیام سندر لال ، برق سیتا پوری ، بہار سخن ، ص ۱۲۲

[7] قاضی عبدالودود ، مضمون مطبوعہ صحیفہ ، ص ۳۱ ، دسمبر ۱۹۵۷ء

[8] حافظ محمود شیرانی ، مقدمہ مجموعہ نغز ، ص ز

[9] خواجہ احمد فاروقی ، مقدمہ عمدہ منتخبہ ،

[10] رفیق مارہروی ، ہندوؤں میں اردو ، ص ۱۳۲

[11] ڈاکٹر سید عبداللہ ، ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ ، ص ۱۱۳

[12] ڈاکٹر اسپرنگر ، یادگار شعراء ترجمہ طفیل احمد ، ص ۱۷

[13] ڈاکٹر فرمان فتح پوری مقالہ مطبوعہ ٹائپ کاپی ارسال کردہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری بنام راقم و تذکروں کا تذکرہ ص ۸ سالنامہ ۱۹۲۲ء

[14] گارساں دتاسی ، خطبات گارساں دتاسی ، ص ۸۱

ذکا کے تلامذہ :-

ذکا کی علمی فضیلت کے باب میں اس موضوع کا ذکر خاص اہتمام سے آئے گا کہ وہ اپنے وقت کے استاد شاعروں میں شمار ہوتے تھے - اس دور میں جبکہ مصحفی ، جرأت ، شاہ نصیر جیسے اکابر شعراء لوگوں کے کلام کی اصلاح کرتے تھے - کچھ لوگ اصلاح کے لئے ذکا کی طرف بھی رجوع کیا کرتے چنانچہ عیارالشعرا میں ذکا نے اپنے دو شاگردوں کا ذکر کیا ہے :

" جے سکھ رائے ذہین پیشتر ازیں خیال تخلص می کرد
دریں ایام ذہین تخلص ساختہ و ے ساکن دہلی از عزیزان
این بندہ ذکا قوم کالیتھ ماتھر در انشا پردازی و شکستہ
نویسی بمہارتی دارد ـــــ غزل طرحی مشاعرہ بصواب دید
و مشاورت این بندہ راقم می دہد " [1]

روشن لعل شوق :-

" چندے صلاح و مشورت این بندہ ذکا سخن می گفت ۔ " [2]

عیارالشعرا کی تالیف کے محرکات :-

عیارالشعرا کی تالیف کے محرکات میں سب سے زیادہ دخل خوب چند ذکا کے ذاتی ذوق و شوق کا ہے ، ذوق کی نکتہ سنج طبیعت علمی کمالات اس باعث کے متقاضی تھے کہ وہ دوست و احباب اور دیگر سخنگو لوگوں کے کلام کا محاسبہ کرے -

دوسرے بارہویں صدی میں دہلی کا یہ ماحول ریختہ گویاں کے تذکروں کے لئے نہایت خوشگوار تھا ، اس دور میں متعدد تذکرے معرض وجود میں آئے - جن میں

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۷۵

[2] ایضاً ص ۲۳۲

نکات الشعرا ، تذکرہ ریختہ گویاں از گردیزی ، مخزن نکات ، چمنستان شعرا ، طبقات الشعرا ، گلزار ابراہیم ، تذکرہ میر حسن ، تذکرہ ہای مصحفی ، تذکرہ عشقی ، گلشن ہند وغیرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ۔ ذکا جیسا عالم فاضل اور ذہین شخص اس دور میں کیسے پیچھے رہ سکتا ہے ۔

تیسرے اس دور میں بیاض نویسی کے فن کے اس موضوع کو اور بھی ترقی دی جیسا کہ ڈاکٹر سیّد عبداللہ کچھ اس طرح کے احساسات کا اظہار کیا ہے :

" اس دور میں مشاعروں اور مراختوں کا رواج اس موضوع کے لئے ایک اور تحریک تھی ۔ مشاعروں اور مراختوں کی تفصیل گزشتہ دوران میں درج کر دی گئی ہے ۔ ان مشاعروں اور مراختوں میں ذہین اور فطین لوگ اپنے پسند کے اشعار لکھ لیا کرتے تھے ۔ جس سے فن بیاض نویسی کو بہت تقویت ملی ۔ فن تذکرہ نویسی کی بنیاد یہی بیاض نویسی معلوم ہوتی ہے ۔ خوب چند ذکا نے ان مشاعروں اور مراختوں سے بہت کچھ اخذ کیا اس کے تذکروں میں ان مشاعروں مراختوں سے تذکرہ کی تدوین کے سلسلہ میں استفادہ کا جا بجا ذکر ملتا ہے ۔"

قطعی اور واضح تحریک خوب چند ذکا نے خود بیان کر دی ہے کہ یہ تذکرہ اس نے اپنے استاد گرامی میر نصیرالدین نصیر کے ایما پر لکھا ۔ عیارالشعرا کے دیباچہ میں اپنے خیالات بیان کرتے ہوئے اور خاتمہ پر اس بات کا اظہار بالصراحت کرتے ہیں :

" یاوہ گوئی از آستین نمائش بیرون کشیدہ بہ جنائی اصلاح میاں نصیر سلمہ کہ بخیہ کلام رنگین طبعاں را نگار می بندد ، نگاریں گردانید ـــــ شبی کہ شب قدر چہ بہمانگیش درد از نو روز را رونمائی

آں توی داد بخاطر ے حضور چناں برتو توانگند کہ سطرے
چند بطور تذکرہ شعرای ہم عصر تعلیم داد بیادگار گزارد
کہ چاشنی خوراران مائدہ ملوا سخن را کیفیتے و لذتے حاصل آید ۔" [1]

" روز ے اوستاد صاحب تدبیر میر نصیرالدین نصیر مد ظلہ کہ
توجہ اوستادانہ و نوازش بزرگانہ بر حال من زیادہ از حد
دارند از زبان فیض بیان ارشاد فرمودند کہ در زمرہ شاگردان
خود شاید رشید خواندہ اند راشاگرد ابا چہ خوش باشد کہ نسخہ
جانفزای تذکرہ بسعی شما مرتب گردد ۔" [2]

اس کی تائید بعد کے محققین اسپرنگر[3] ، گارساں دتاسی[4] ، علی رضا نقنوی[5] ، فرمان فتح پوری[6] وغیرہ برابر کرتے ہیں اور ان کی تائید کی بنیاد ذکا کے بیانات پر مبنی ہے۔

عیارالشعرا کی مدت تصنیف :-

خوب چند ذکا نے خود عیارالشعرا میں تذکرہ کی تالیف کی مدت سالہا سال بتائی ہے ، لکھتے ہیں :

" بفراہمی و گرد آوری اشعار بسر بردم لاجرم لاکاصل لاجمع الدلایل و محنت
لا حاصل برداشتم زیں ازیں او انفعال گلی دوری خیر ہو اینگراست کہ اگر
عرصہ سالہا سال ریاضت خدای کریم می کردم ، ہما نا از پایہ
می گزشتم ۔" [7]

---

[1] خوب چند ذکا ؛ عیارالشعرا نوٹو اسٹیٹ کاپی نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۷۲

[2] ایضاً ص ۲۷۵ [3] اسپرنگر ، کیٹلاگ عربی ، پرشین ایم ایس ص ۱۸۲

[4] گارسان دتاسی ، ص ۸۱

[5] علی رضا نقوی ، تذکرہ نویسی در ہند و پاکستان ص ۴۲۰ [6] ڈاکٹر فرمان فتح پوری مقالہ مطبوعہ ماہ نو ص —

[7] منشی خوب چند ، عیارالشعرا ص ۹۲۸

دیباچہ میں تاریخ تصنیف لکھتے ہیں :

اے ذکا ہو چکا جس روز یہ نسخہ تیار   آگے ہماتف کے کیا پیر خرد نے مذکور

منصفی کر کے وہیں اوس نے یہ تاریخ کہی   "آفریں کہہ کہ کہا نام سبھوں کا مشہور"
(۱۲۱۸ھ) [۱]

آخری مصرعہ میں سن ہجری ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء برآمد ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء تک یہ تذکرہ کسی نہ کسی طرح کتابی شکل اختیار کر چکا تھا۔

اس کے علاوہ ہدایت اللہ خاں ہدایت[۲] کے حالات میں ۱۲۱۹ھ / ۱۸۰۳ء نیز نثار علی تمکین کے سلسلہ ۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۷ء[۳] والہ کے حال میں ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۳ء[۴] رسول بخش حشر[۵] کے حالات میں ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء محمد امیراللہ سرور[۶] کے حالات میں ۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۷ء اور قاضی سعیدالدین خاں[۷] کے حالات میں ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء سنین کا بھی ذکر آتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذکا ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء تک اس تذکرہ میں مسلسل اضافے کرتا رہا۔

گارساں دتاسی[۸] نے عیارالشعرا کے حوالہ سے اس کی مدت تصنیف ۱۳ سال لکھی ہے جس کا عیارالشعرا میں کوئی ذکر نہیں ، گارساں دتاسی لکھتے ہیں ، مولف

---

[۱] خوب چند ذکا ، عیارالشعرا ص ۲ فوٹو سٹیٹ کاپی نسخہ لندن

[۲] ایضاً ص ۸۷۹   [۳] ایضاً ص ۱۱۲   [۴] ایضاً ص

[۵] ایضاً ص ۱۹۲   [۶] ایضاً ص ۳۲۲

[۷] ایضاً ص ۸۵۲

[۸] گارساں دتاسی : خطبات گارساں ، ص ۸۱

کا بیان ہے کہ اس نے اپنے استاد میر نصیرالدین نصیر عرف میر کلو کی فرمائش پر تیرہ سال اس کے لکھنے میں صرف کئے ۔ ۔ خدا جانے گارسان دتاسی نے یہ حوالہ کہاں سے لیا ہے ، بہر حال اگر اس کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے تو ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء سے تیرہ سال نکالے جائیں تو ۱۲۳۴ھ / ۱۸۱۸ء سن تصنیف برآمد ہوتا ہے جو مصنف کے بیان کردہ سن کے بالکل خلاف ہے ۔ قیاس یہی کیا جا سکتا ہے کہ یہ تیرہ سال اس مدت تک شمار ہوتے ہیں جب اس نے پہلی دفعہ کتابی شکل اختیار کی ہوگی ۔ یعنی ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء سے پہلے تیرہ سال شمار کرنا ہوگا ، اس حساب سے اس تذکرہ کی ابتدا ۱۲۰۵ھ / ۱۷۹۰ء میں ہوئی ۔ اور تذکرہ ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء میں مکمل ہو گیا ۔ اور بعد میں ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء تک اس میں اضافے ہوتے رہے اور یہ لغت بیالیس سال میں مکمل ہوا ۔ تذکرہ کی مدت تدوین متعین کرنے کے لئے عیارالشعرا سے بعد کے تذکرہ نگاروں یا محققوں نے عجیب قسم کی غلطیاں کی ہیں ۔ عمدہ منتخبہ[1] ، مجموعہ نغز[2] ، خوش معرکہ زیبا[3] ، طبقات شعرای ہند[4] ، بزم سخن[5] بہار سخن[6] وغیرہ میں خوب چند ذکا کے حالات میں صرف اس کے تذکرہ کی نشان دہی ہوتی ہے ، تفصیلی بحث نہیں کی گئی ۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تفصیلی بحث ڈاکٹر اشپرنگر نے کی ہے ، یا یوں کہئیے ذکا کا تذکرہ عیارالشعرا سب سے پہلے اشپرنگر نے ہی دیکھا اور اس کے متعلق تفصیل سے معلومات درج کی ہیں ، لکھتے ہیں :

عیارالشعرا خوب چند ذکا دہلوی درمیان ۱۲۱۸ھ / ۱۷۹۳ء یادگار ص ۱۳

---

[1] اعظم الدولہ سرور ، عمدہ منتخبہ مرتبہ احمد فاروقی ، ص ۳۰۵
[2] حکیم قدرت اللہ قاسم مجموعہ نغز مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۲۵۹
[3] خوش معرکہ زیبا ص ۱۵۲ [4] طبقات الشعرای ہند جلد سوم مرتبہ کریم الدین ترجمہ عطاء الرحمان کاکوی ص ۵۵
[5] بزم سخن ص ۵۹
[6] بہار سخن بابو شیام سندر لال برق ص ۱۲۲

He undertook this collection compilation of the request of his teacher Myr Nacyr aldyn Nacyr usually called Kallu in 1208-1213 but it appears that he continued making additions to it for more than thirty years the last date we find in it being 1247.

ان دونوں حوالوں میں اشپرنگر نے عیارالشعرا کی ابتدا کا سن ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء ، ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء بتایا ہے ۔ جن میں سے ۱۲۰۸ھ قطعی طور پر غلط ہے جس کے متعلق کوئی دلیل یا حوالہ دستیاب نہیں ۔ ذکا کے درج شدہ تاریخی مصرعہ سے سن تصنیف ۱۲۱۸ھ ضرور برآمد ہوتا ہے ۔" "آخریں کہہ کہ کیا نام سبھوں کا مشہور " [۱] ۱۲۱۳ھ سن تصنیف بھی درست نہیں ۔ اشپرنگر شاید فن ابجد سے واقف نہیں ۔ اس نے "کہہ" کی ہ اول یا آخر کے ۵ عدد شامل نہیں کئے ۔ایسا معلوم ہوتا ہے کسی پہلی دفعہ اعداد صحیح شمار کئے ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء آئے اس کی دوسری جگہ نقل اتھائی گئی تو ایک کی جگہ صفر بن گیا اس طرح ۱۲۰۸ھ سن کی غلطی معرض وجود میں آئی ۔

اشپرنگر کے بعد شاید کسی محقق نے عیارالشعرا کا نسخہ کہیں نہ دیکھا اشپرنگر کے بیان کردہ سنین نقل در نقل کرتے آئے اور اولین غلطی بدستور چلی آئی ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج   تا ثریا می رسد دیوار کج

گارسان دتاسی لکھتے ہیں :

"سال تصنیف ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء مطابق ۳۲ - ۱۸۳۱ع یا اغلباً ۱۲۰۸ھ مطابق ۹۳ - ۱۷۹۳ء سے ۱۲۴۷ھ / ۳۲ -۱۸۳۱ء تک سمجھنا چاہئیے ۔" [۲]

پروفیسر محمود شیرانی لکھتے ہیں :

" عیارالشعرا از خوب چند کا ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء یا ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء

---

[۱] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا ، ص ۲ [۲] گارسان دتاسی ، خطبات گارسان ص ۸۱

میں شروع ہوا اور مولف برابر تیس سال تک اس میں اضافے کرتا رہا آخری تاریخ ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء بتائی جاتی ہے ۔" [1]

ڈاکٹر سیّد عبداللہ لکھتے ہیں :

" خوب چند ذکا کا تذکرہ عیارالشعرا ہے جو ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء میں شروع ہوا اور مصنف ۱۲۴۷ھ / ۱۸۰۳ء تک اس میں اضافہ کرتا رہا ـــــ شعرا کا یہ بازلفت ۳۰ سال میں جمع ہوکر مرتب ہوتا رہا ۔" [2]

قاضی عبدالودود اس موضوع پر کچھ اور اضافہ کرتے ہیں :

" دتاسی عیارالشعرا کا زمانہ تصنیف اس بنا پر کہ بقول مصنف اس میں تیرہ سال صرف ہوئے ۔ ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء تا ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء بتاتا ہے اور اس پر غور نہیں کرتا کہ ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء صحیح ہے تو ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء کی جگہ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء ہونا چاہئیے ۔ یہ ان تذکروں میں سے ہے جن کے متعلق دتاسی کے معلومات کامدار فہرست اشپرنگر پر ہے ۔ اشپرنگر لکھتا ہے کہ اس کا آغاز ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء یا ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء میں ہوا اور مصنف ۳۰ سال سے زیادہ عرصہ تک اس میں اضافے کرتا رہا اس میں جو آخری سنہ ملتا ہے وہ ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ھ ہے ۔ ص ۱۸۵ دتاسی کو اس سے تجاوز کا حق نہ تھا ۔ اس سے قطع نظر ابتدا کے متعلق اشپرنگر کا قول بھی صحیح نہیں ، دیباچہ نسخہ انڈیا

---

[1] پروفیسر محمود شیرانی ، مجموعۂ نغز ، مقدمہ ص الف

[2] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : اُردو شعرا کے تذکرے ، ص ۴۸

آفس سے معلوم ہوتا ہے کہ اواخر ماہ دوازدہم
میں ذکا نے اسے شروع کیا اور ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء
میں اس نے کتابی شکل اختیار کر لی ، اضافے بعد
میں ہوئے ۔[1]

ان چند سطور میں قاضی عبدالودود دتاسی پر تجاوز کا الزام لگاتے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ خود قاضی صاحب اس تجاوز سے بیرا نہیں ع " این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند " قاضی صاحب کی یہ چند سطور محل نظر میں دیکھئیے :

۱ ۔ عیار الشعرا میں مصنف خوب چند ذکا نے کہیں ۱۳ سال کا ذکر نہیں کیا ۔

۲ ۔ نیز دتاسی نے ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء سنہ بھی درج نہیں کیا اور نہ ہی کہیں اشپرنگر کی فہرست کو اس نے مدار بنایا ۔

۳ ۔ اشپرنگر سن تصنیف ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء نہیں لکھا ، ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء لکھا ہے اگر کہیں اشپرنگر نے ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء لکھا ہے تو یہ صحیح ہے جس کی توجیہہ ہم نے اوپر درج کر دی ہے ۔ ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء قطعی طور پر غلط ہے ۔

۴ ۔ پھر دیباچہ انڈیا آفس لندن کے نسخہ میں اواخر ماہ دوازدہم کا ہی کہیں ذکر نہیں ہمارے زیر نظر اسی نسخہ کا فوٹو سٹیٹ موجود ہے اور عیارالشعرا کا یہی نسخہ آسانی سے دستیاب ہے ۔

۵ ۔ڈاکٹر علی رضا نقوی لکھتے ہیں :

" عیارالشعرا تالیف خوب چند ذکا ــــ بسال ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء یا ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء مشتمل بر ذکر شاعر ریختہ گو محض

---

[1] قاضی عبدالودود : صحیفہ دسمبر ۱۹۵۷ء ص ۳۱

اشپرنگر کی نقل ہے۔" [1]

ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

" ذکا نے اپنا تذکرہ بزبان فارسی ۱۲۴۷ھ / ۳۲ - ۱۸۳۱ء

یا ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء سے ۱۲۴۷ھ / ۳۲ - ۱۸۳۱ء کے درمیان

مرتب کیا لیکن یہ تاریخیں درست معلوم نہیں ہوتیں اس لئے کہ

ذکا نے معیارالشعرا کے دیباچہ میں اس کے تکملے کا سال خود

خود اس طور پر بیان کیا ہے

تاریخ تذکرہ کہ بدیہہ خاطر گذشتہ نیز درج نمودہ ما بعد التوفیق

اے ذکا ہو چکا جس روز یہ نسخہ تیار آگے ہاتف نے کیا پھر خرد نے مذکور

سنفنی کرکے وہیں اس نے یہ تاریخ کہی آخر میں کہہ کہ کیا نام سبھوں کا مشہور

چوتھے مصرعہ سے اس کا سال تصنیف یا تکمیل ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء

نکلتا ہے۔" [2]

ان سطور میں فرمان صاحب ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء کو غلط قرار دیتے ہیں اور ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء کو درست سمجھتے ہیں - ہمارے نزدیک ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء بھی غلط ہے اور ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء بھی صحیح نہیں - فرمان صاحب اور دیگر محققین "کہہ" میں ایک "ہ" کے پانچ عدد شمار کرتے ہیں - ہمارے نزدیک "کہہ" میں دو "ہ" ہیں ورنہ "کہ" اور "کہہ" میں کوئی فرق نہیں اس لئے ۵ + ۵ = ۱۰ عدد شمار کرنے چاہئیں اس سے ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء برآمد ہوتا ہے نیز ۱۲۰۸ھ کا اشتباہ ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء سے ہی ہے ورنہ ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء کی کوئی صورت نظر نہیں آتی جس کی تفصیل ہم نے اوپر درج کر دی ہے۔

---

[1] ڈاکٹر علی رضا نقوی : تذکرہ نویسی در ہند و پاکستان ص ۴۲۰

[2] ڈاکٹر فرمان فتح پوری : تذکروں کا تذکرہ نمبر ، سالنامہ ۱۹۶۴ء ، ص ۸۱

لہذا صحیح یہی ہوا کہ ذکا نے ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء میں اس کو کتابی صورت میں کسی طرح جمع کر لیا اور ۱۲۴۷ھ / ۱۸۰۳ء تک اس میں اضافے کرتا رہا لہذا اس کی تکمیل میں پورے انتیس سال صرف ہوئے ۔ انتیس اور تیس سال کی گنتی بھی ۱۲۱۸ھ کی تائید کرتی ہے ۔

تاریخ تکمیل :-

عیارالشعرا کی تاریخ تکمیل باتفاق رائے ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء ہے ۔ یہ تذکرہ ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء میں پہلی دفعہ کتابی شکل میں آیا اور ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء تک اس میں اضافے ہوتے رہے ۔

عیارالشعرا کے قلمی نسخے :-

ہمیں آج تک عیارالشعرا کے تین یا چار قلمی نسخوں کے متعلق اطلاع مل سکی ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

۱ ۔ عیارالشعرا کا ایک نسخہ اشپرنگر کے پاس تھا ، ایک روایت کے مطابق اس نے ذکا کے پوتے [1] سے حاصل کیا جب وہ دہلی کالج میں پرنسپل تھا ۔ اور وہ یہ نسخہ اپنے ساتھ جرمنی لے گیا ۔ دوسری روایت [2] یہ ہے کہ اشپرنگر نے یہ نسخہ شاہان اودھ کی لائبریری میں دیکھا تھا جب کہ وہ شاہان اودھ کے کتب خانہ کی کیٹلاگ تیار کر رہے تھے ۔ اب اس نسخہ کے جرمن چلے جانے کی کہانی دلچسپ ہے ۔

---

[1] رفیق مارہروی : ہندوؤں میں اُردو ، ص ۱۳۲

[2] خمخانۂ بحوالہ ہندوؤں میں اُردو ، رفیق مارہروی ، ص ۱۳۲

۲ ۔ دوسرا نسخہ[1] انجمن ترقی اُردو ہند یا آزاد لائبریری علی گڑھ کے کتاب خانے میں یہ نسخہ نہایت بوسیدہ ہے اور کچھ صفحات بھی غائب ہیں ۔ شاعروں کے نام مع تخلص جلی حروف میں سرخ روشنائی سے لکھے ہیں ۔ حالات اور نمونۂ کلام سیاہی سے ہیں ۔ ابتدا میں دو صفحات کا دیباچہ ہے آخر میں متفرقات کے نام سے تقریباً تین سو اشعار درج ہیں لیکن شاعروں کا نام نہیں لکھا گیا ۔

۳ ۔ تیسرا نسخہ[2] انڈیا آفس لندن میں ہے ۔ یہ نسخہ نہایت صاف ہے ۔ اس میں ۱۲۹ صفحات ہیں ۔ ہر صفحہ پر پندرہ سطریں ہیں ۔ پورا نسخہ جلی قلم سے لکھا گیا ہے ۔ کاتب کا نام تاریخ کتابت درج نہیں لیکن نسخے کی حیثیت بتاتی ہے کہ یہ نسخہ کافی پرانا ہے ۔ آخر میں متفرق اشعار کے بعد مناجات اور خاتمہ کتاب کے عنوان سے دو صفحے ہیں جس میں مصنف نے حمد و ثنا کے بعد تذکرہ کی مقبولیت کے لئے دعا مانگی گئی ہے اور بتایا ہے کہ یہ تذکرہ انہوں نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے ۔

ہم نے اس نسخہ کا مائیکرو فلم حاصل کیا ہے اور مطالعہ کیا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ نسخہ منشی کیول رام کے قلم سے لکھا ہوا ہے جس نے تذکرہ میں جابجا اپنے حواشی درج کئے ہیں ۔ ایک جگہ حکیم نصراللہ خاں وصال کے حالات پر حاشیہ لکھا ہوا ہے ۔

" دریں زمان مطابق ۱۲۲۲ھ / ۱۸۲۹ء وغیرہ در در قصبہ
بہ خدمت ـــــــ بمشاہرہ است کیول رام "[3]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نسخہ کیول رام نے ۱۲۶۹ھ / ۱۸۲۹ء میں تحریر کیا ۔

---

[1] ڈاکٹر فرمان فتح پوری ، تذکروں کا تذکرہ نمبر ، سالنامہ ۱۹۶۲ء ص ۸۱
[2] ایضاً ـــــــ
[3] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ لندن ، ص ۸۲۷

نیز قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی نسخہ ہے کہ جو شاہان اودھ کے کتب خانہ میں تھا اور اشپرنگر کے پاس تھا ۔ تذکروں کی کیفیت ملاحظہ ہو ، کوائف بالکل ایک ہی ہیں ، دیکھئیے :

۴ ۔ ایک نسخہ[1] کسی وقت پٹنہ میں تھا ۔ قاضی عبدالودود نے اپنے ایک مکتوب محررہ ۵ اکتوبر ۱۹۶۷ع بنام راقم اطلاع دی کہ عیارالشعرا کا ایک نسخہ پٹنہ میں تھا ۔ آج سے بیس تیس سال قبل سرسری طور پر میری نظر سے گزرا ۔ یہ نسخہ مختصر سا تھا (شاید وہ نسخہ ہو جو ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء تک مکمل ہوا ـــ احمد)

۵ ۔ پانچواں نسخہ[2] کے متعلق ڈاکٹر علی رضا نقوی نے لکھا ہے کہ برلن میں ہے ۔ علی رضا نقوی کے الفاظ یہ ہیں :

" عیارالشعرا تالیف خوب چند ذکا متوفی ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۵ء
بھائی چند کالیتھ دہلوی از شاگرداں میر نصیر بسال ۱۲۰۸ھ /
۱۷۹۳ء یا ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء مشتمل بر ذکر تقریباً ۱۵۰۰ شاعر ریختہ
اُردو بفرمائش استاد خود نصیر نسخہ خطی اشپرنگر در دانشگاہ لاہور
و بانکی پور تکملہ دال ۱۷۸۹ء ۱۸۲۳ ، برلن ۶۶۹ ۲۸۶۹ "ـــ

اس برلن والے نسخہ کے متعلق راقم نے خط و کتابت کی وہاں سے اسی کتاب کے اس صفحہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی موصول ہوئی ، مطالعہ سے معلوم ہوا ہے یہ مجموعہ نغز ہے ، عیارالشعرا نہیں ، نقوی صاحب نے مجموعہ نغز کو عیارالشعرا لکھ دیا ہے ۔

نتیجۂ بحث :-

اپنے مقالہ کی تکمیل کے لئے ان نسخوں کی دستیابی کے لئے جدوجہد شروع ہوئی

---

[1] مکتوب قاضی عبدالودود بنام راقم احمد حسین احمد محررہ ۵ اکتوبر ۱۹۶۷ع
[2] ڈاکٹر علی رضا نقوی تذکرہ نویسی در ہند و پاکستان ، ص ۴۲۰

جو نتائج برآمد ہوئے ان کا خلاصہ یوں ہے :

۱ ۔ انڈیا آفس لندن والے نسخہ کا مائیکرو فلم حاصل کر لیا گیا اور نسخہ کو خود مرتب کر کے صاف ستھرا عمدہ نسخہ تیار کر لیا گیا ۔

۲ ۔ علی گڑھ والا نسخہ بھی تمام حاصل نہ ہو سکا ، ملک کے سیاسی حالات حائل ہیں البتہ اس کے ضروری کوائف ضرور حاصل کر لئے گئے اور انڈیا آفس لندن کے نسخہ سے تقابلی مطالعہ شامل ہذا کر دیا گیا ہے ۔

۳ ۔ پٹنہ والا نسخہ بحوالہ خط جناب قاضی عبدالودود صاحب ضائع ہو چکا ہے میر ے خیال میں یہی نسخہ علی گڑھ آگیا جس کا ذکر ہم نے کیا ہے ۔

۴ ۔ اشپرنگر والا نسخہ یا شاہان اودھ والا نسخہ گمان غالب ہے کہ انڈیا آفس لندن میں پہنچ گیا جس کے متعلق ہم تحریر کر چکے ہیں کہ ہر دو نسخوں کے کوائف ایک جیسے ہیں ، میر ے خیال میں اشپرنگر نے یہ نسخہ ذکا کے پوتے سے نہیں لیا تھا شاہان اودھ کے کتب خانہ میں دیکھا نیز اس کے جرمنی لے جانے والی اطلاع بھی غلط ہے ۔ یہ نسخہ انڈیا آفس لندن میں آ گیا کیونکہ جرمن سے آنے والی اطلاعات میں ہمساری تائید کرتی ہیں ، جرمنی والوں کی اطلاع کے مطابق جرمن میں عیارالشعرا کا کوئی نسخہ موجود نہیں ۔

اس جدوجہد سے یہی نتائج برآمد ہوئے کہ عیارالشعرا کے دنیا میں صرف دو ہی نسخے موجود ہیں ، ایک نسخہ انڈیا آفس لندن میں ہے جس کا مائیکرو فلم ہمار ے پاس ہے دوسرا آزاد لائبریری علی گڑھ میں ہے ، یہ نسخہ ناقص ہے اس کی دستیابی ہماری استطاعت سے باہر ہے ۔

عیارالشعرا کا نسخہ علیگڑھ سے تقابلی مطالعہ :-

انڈیا آفس لندن کے نسخہ کا انجمن ترقی اُردو ہند (علیگڑھ) کے نسخہ کی معلومات جو فہرست میں درج ہیں سے تقابلی مطالعہ کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ

علیگڑھ کا نسخہ بہت بوسیدہ ہے اور کچھ صفحات بھی غائب ہیں ۔ شاعروں کے نام مع تخلص جلی حروف میں سرخی سے لکھے گئے ہیں ۔ حالات اور نمونۂ ہای کلام سیاہی سے درج ہیں ۔ ابتدا میں دو صفحوں کا دیباچہ ہے ، آخر میں متفرقات کے نام سے تقریباً تین سو شعر درج ہیں لیکن شاعروں کا نام نہیں ۔

اس کے مقابلہ میں انڈیا آفس کا نسخہ کا مائیکرو فلم دانشگاہ پنجاب میں بھی موجود ہے ۔ یہ نسخہ بہت صاف ہے ۔ اس میں ۹۲۳ صفحات ہیں ۔ ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں ۔ پورا نسخہ جلی قلم سے لکھا ہوا ہے ۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے ۔ نسخے کی کیفیت بتاتی ہے کہ کافی پرانا ہے ۔ آخری صفحات پر متفرق اشعار کے بعد مناجات و خاتمہ کتاب کے عنوان سے دو صفحے ہیں جس میں مصنف نے حمد و ثنا کے بعد تذکرہ کی قبولیت کی دعا مانگی ہے اور بتایا ہے کہ یہ تذکرہ انہوں نے بڑی محنت اور ریاضت سے تیار کیا ہے ۔

انڈیا آفس والے نسخہ کا علیگڑھ والے نسخہ کے باہم مقابلہ سے پتہ چلا کہ انڈیا آفس کا نسخہ ہر طرح سے مکمل ہے ۔ علیگڑھ کا نسخہ مندرجات کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے ۔ تفصیل درج کرتے وقت حوالہ کے لئے ہم نے صفحات کا نمبر نہیں دیا بلکہ شاعر کا نمبر سلسلہ درج کیا ہے جس سے زیادہ صحیح صورت سامنے آتی ہے ۔

ردیف (الف)

نمبر ۳۷ ۔ حافظ شیخ احمد اخوند کے بعد شیخ احمد یار کا ذکر ہے ۔
نمبر ۳۸ ۔ غلام محی الدین اظہر کے بعد آخر میں (آوزش) کا ذکر نہیں ہے ۔
نمبر ۲۳ ۔ کے آخر میں یہاں قلندر بخش سہارنپوری کا ذکر ہے جس کا نمبر ۳۹ ہے ۔
نمبر ۲۸ ۔ مکرم الدولہ سید اکبر علی خاں کے بعد میاں اکبر بھجو کا ذکر نہیں

ہے ، میاں اکبر بھجو کا ذکر شیخ شرف الدین ۱۷۹م نمبر ۵۱ کے بعد درج ہے ۔

نمبر ۸۲ ۔ اعظم علی خاں اعظم کے بعد آزاد کا ذکر درج نہیں ہے ۔

نمبر ۱۰۰ ۔ منشی لچھمی نوائن آغاز کے بعد اندوہ کا ذکر درج نہیں ہے ۔

نمبر ۱۱۱ ۔ میر اعظم علی خاں کے بعد اشرف کا ذکر درج نہیں ہے ۔

ب

نمبر ۱۲۵ ۔ غلام حیدر بیدار کے بعد سید بقا درج ہے اور اس کے بعد بیگم ہے

انڈیا آفس لندن کے نسخہ میں آلٹ صورت ہے ۔

نمبر ۱۳۰ ۔ بسمل کے بعد بے خبا اور بیتاب درج نہیں ہیں ۔

نمبر ۱۳۳ ۔ بے خبا کے بعد بہجت بیہوش و بیقرار اور بیباک کا ذکر درج نہیں ہے

نمبر ۱۵۰ ۔ برکت اللہ خاں کے بعد کنور بہادر سنگھ ہے اور اس کے بعد بہجت

بیہوش بیقرار اور بیباک ہیں ۔ اور بھکس مرزا احمد بھی درج ہے ۔

نمبر ۱۵۲ ۔ بینح کے بعد بے نوا اور اس کے بعد بیتاب ، بے تاب ، بے خبر ،

بے تاب ۔

نمبر ۱۶۲ ۔ بے نوا کے بعد بیتاب درج ہے ۔

ت

نمبر ۱۷۷ تجلی کے بعد تجمل درج ہے

نمبر ۱۷۹ ۔ ترقی کے بعد تجلی اور تجمل نہیں ہے ۔

نمبر ۱۸۲ ۔ تسکین ٹیکا رام کے بعد تخلص ہے ۔

نمبر ۱۸۹ ۔ تنہا کے بعد تمنا درج ہے ۔

نمبر ۱۹۲ ـ تنہا کے بعد تصور ہے تجمل موجود نہیں ہے -

نمبر ۱۹۷ ـ تنہا عوض علی کے بعد امداد علی ہے تنہا نہیں

نمبر ۱۹۹ ـ تاثیر کے بعد تحت ہے نمبر ۲۰۱ ـ تسلی کے بعد تصور نہیں ہے

تجرد ہے تجمل اور تارک نہیں ہے -

ج

نمبر ۲۲۵ ـ جرات کے بعد مرزا مغل جرات نہیں ہے اور جعفر بھی نہیں ہے -

نمبر ۲۲۹ ـ جلال کے بعد جرات مرزا مغل ہے اور اس کے بعد جعفر ہے ، ج

جعفر کے بعد جلال اور اس کے بعد جعفری -

نمبر ۲۳۷ ـ جوہر کے بعد جلال اور اس کے بعد جنون ، جنوں جگن ہیں

جہانگیر اور اس کے بعد محمد جیون ، جگون ، جوہر ، جوہری ، جان

اور جمال درج ہیں -

نمبر ۲۳۸ ـ جوہری کے بعد جوان ، جوان نہیں ہے -

چ ـ ح

نمبر ۲۴۸ ـ چوگان کے بعد جوہری ، جوان ، جوان اور جینا ہیں -

نمبر ۲۵۷ ـ محمد علی حزیں کے بعد باقر علی حزیں درج ہے -

نمبر ۲۷۱ ـ حب کے بعد حسن نہیں ہے -

نمبر ۲۷۹ ـ حیوت کے بعد حسن کا ذکر درج نہیں ہے -

نمبر ۲۸۵ ـ حزیں کے بعد حبیب نہیں ہے -

نمبر ۲۸۸ ـ حیران کے بعد حافظ نہیں ہے حبیب ہے -

خ

نمبر ۲۹۲ ـ خیال کے بعد خوش نہیں ہے خاکسار ہے -

نمبر ۲۹۰ ۔ خلیق کے بعد خندان نہیں ہے اور خورشید بھی نہیں ہے ۔

د

نمبر ۳۲۳ ۔ دیدار کے بعد دلخوش ، دوت ، دریغ نہیں ہیں۔

ذ

نمبر ۳۳۳ ۔ ذوق کے بعد ذاکر نہیں ہے ۔

ر

نمبر ۳۳۸ ۔ راقت کے بعد راقم پندرائن نہیں ہے ۔

نمبر ۳۵۸ ۔رنگین کے بعد رند ، رنگین ، رضا ، رفیع ، رکن الدین نہیں ہیں

نمبر ۳۶۶ ۔ رحمان کے بعد رحیم ہے ۔

نمبر ۳۷۱ ۔ رضا تھانیسری کے بعد رضا ، رضا ، رنج ، رحمت ، رفہت ، رسا ، رضا اور روشن کا ذکر درج نہیں ہے ۔

ز

نمبر ۳۸۲ ۔ زار کے بعد زمان کا ذکر درج نہیں ہے ۔

نمبر ۳۸۳ ۔ زمان کے بعد زندہ نہیں ہے ۔

س

نمبر ۳۸۸ ۔ سلطان کے بعد سلطان نہیں ہے ۔

نمبر ۳۹۳ ۔ سر سبز کے بعد سرور نہیں ہے ۔

نمبر ۴۱۸ ۔ سبحان کے بعد سپاہی نہیں ہے سخن ہے ۔

نمبر ۴۲۱ ۔ سلیمان کے بعد ساقی ، سلیمان ، سلیمان ، سخن ، ستار ، سلطان سفر ، سہراب ، سرور ، سامان ، سعید کا ذکر نہیں ہے ۔

ش

نمبر ۲۳۵ ۔ شرف کے بعد شاہ نہیں ہے۔

نمبر ۲۴۰ ۔ شفیق کے بعد شرف درج نہیں ہے۔

نمبر ۲۲۲ ۔ شفیق کے بعد شوق ہے ، شفیع اور شکیب ، شوق کا ذکر درج نہیں ہے۔

نمبر ۲۲۷ ۔ شرافت کے بعد شکیب ہے۔

نمبر ۲۲۹ ۔ شور کے بعد شفا درج ہے۔

نمبر ۲۵۶ ۔ شاداں کے بعد شاکی درج نہیں ہے۔

نمبر ۲۶۲ ۔ شاطر کے بعد شیخ الاسلام ، شوکت ، شائق نہیں ہے۔

نمبر ۲۷۳ ۔ شریف کے بعد محمد شفیع نہیں ہے ۔

نمبر ۲۷۹ ۔ شہدا کے بعد شوق ، شہید ، شہرت ، نہیں ہیں۔

نمبر ۲۸۵ ۔ شاہ کے بعد شاد ، شاغل ، شہامت ، شائق ، شیفتہ ، اشرف ، شگفتہ ، اشرف ، شیدا ، شوق ، شہیدی ، شاداب کا ذکر درج نہیں ہے

ص ، ض ، ظ

نمبر ۵۱۳ ۔ صفا کے بعد صابر شاہ نہیں ہے۔

نمبر ۵۱۷ ۔ صاحب کے بعد صبر نہیں ہے۔

نمبر ۵۲۳ ۔ ضمیر کے بعد ضیا نہیں ہے۔

۵۳۰ ۔ طالب کے بعد طوماس ، طبیب ، ضبیب کا ذکر درج نہیں ہے۔

ع

نمبر ۵۳۹ ۔ عظیم کے بعد عاکف نہیں۔

نمبر ۵۸۱ ۔ عظیم کے بعد علی محمد خاں ہے۔

نمبر ۵۸۶ ۔ عاجز کے بعد سید علی خاں نہیں ہے ۔ عبداللہ ، عبدالرحیم ،
عزیزاللہ دکنی ، عاجز ، محمد جان نہیں ہیں ۔

نمبر ۵۸۷ ۔ علی خاں کے بعد عاصی نہیں ہے ۔

نمبر ۵۹۰ ۔ علی کے بعد عیشی ، عشق ، عاجز ، عارف ، عصرت ، عاشق ،
عشرت ، عاصی ، گشام عیش ، عالم ، عیاں ، عمدہ الملک ،
عارف شاہ نہیں ہیں ۔

غ

نمبر ۷۰۳ ۔ غلام کے بعد غافل چند لال نہیں ہے ۔

نمبر ۷۰۹ ۔ غلامی کے بعد غائل رائے سنگھ موجود ہے ۔

نمبر ۷۱۳ ۔ غمگین کے بعد غالب ، غافل نہیں ہیں غنی موجود ہے ۔

نمبر ۷۱۹ ۔ غیرت کے بعد غیرت نہیں ہے ۔

نمبر ۷۲۱ ۔ غریب کے بعد غریب نہیں ہے بلکہ غواص ہے ۔

نمبر ۷۲۲ ۔ غریب کے بعد غافل ، غنی ، غافل ، غالب ، غربت ،
غالب کا ذکر درج نہیں ہے ۔

ف

نمبر ۷۳۰ ۔ فغاں کے بعد خودی (فردوسی) نہیں ہے فضلی ہے اور فرحت ہے ۔

نمبر ۷۳۶ ۔ فدای کے بعد فراق ثناءاللہ خاں ہیں ۔

نمبر ۷۳۸ ۔ فراغ کے بعد پھر فراغ درج ہے ۔

نمبر ۷۵۶ ۔ فتح علی خاں کے بعد فیض ہے ۔

نمبر ۷۵۹ ۔ فضل کے بعد فدای ، فراسو ، فرق ، فرہاد ، فدا ، فیض ،
فضلی ، فارغ ، فرحت ، فخر ، فراق ، فخر ، فرخ ، فساد ، فقیر ،

فارغ کا ذکر درج نہیں ہے -

ق

نمبر ۲۸۳ -قدرت کے بعد قتیل ہے -

نمبر ۲۹۹ - قلندر کے بعد قاسم مرزا ہے قتیل نہیں ہے اور آخر میں قرار ہے -

ک

نمبر۴۰۳ - کلیم کے بعد کلامی

نمبر ۴۰۹ - کرامت کے بعد کرم اور اس کے بعد کامل ہے -

نمبر ۴۱۰ - کمال کے بعد کمترین نہیں ہے -

نمبر ۴۱۲ - کمال الدین کے بعد کریم ، کامل ، کہتر ، کامل ، کانش ناتھ درج نہیں ہے -

نمبر

گ ، ل

اس ردیف میں گنا بیگم نہیں ہے -

نمبر ۴۲۸ - گرامی کے بعد گرم ، گستاخ ، گلشن ، گمان نہیں ہیں -

نمبر ۴۳۵ - لطیف کے بعد لطفی ہے اور اس کے بعد لائق ہے -

م

نمبر ۴۴۴ - مجنوں کے بعد مجرم نہیں ہے -

نمبر ۴۴۷ - مجبور کے بعد مہر چند نہیں ہے -

نمبر ۴۵۱ - محب کے بعد محبت ہے محنت نہیں -

نمبر ۴۶۰ - مسرت کے بعد مستند نہیں ہے -

نمبر ۷۸۳ ۔ مضطرب کے بعد مظفر ہے درگا پرشاد نہیں ہے ۔

نمبر ۷۹۳ ۔ کے بعد ملو شاہ ہے ۔

نمبر ۹۷۷ ۔ مکھو کے بعد موزوں نہیں ہے ۔

نمبر ۸۰۵ ۔ ممنوں کے بعد مقتول نہیں ہے ، مظہری موج ، مشیر بھی نہیں ہیں ۔

نمبر ۸۲۱ ۔ منشی کے بعد منعم نہیں ہے ۔

ن

نمبر ۸۹۹ ۔ نثار کے بعد نواب بہر نہیں ہے ۔

نمبر ۹۱۱ ۔ ندرت کے بعد نصیر نہیں ہے ۔

نمبر ۹۱۲ ۔ نادر کے بعد نثار ہے ۔

نمبر ۹۱۷ ۔ نجات کے بعد نیاز ہے ۔

نمبر ۹۲۲ ۔ نظامی کے بعد نجم الدین نجم ہے ۔

نمبر ۹۲۳ ۔ نیاز کے بعد نیاز نہیں ہے ۔ ناسخ ، نادر ، نثار ، نوائن کشور موجود ہیں ۔

نمبر ۹۳۲ ۔ نظیر کے بعد نظیر ہے ۔

نمبر ۹۳۶ ۔ نیاز کے بعد نیاز نہیں ہے اور اس کے بعد نالاں ہے ۔ اور اس کے بعد قسمت ، نظر ، نشاط ، نجم ، ناسخ ، نادر ، نادر ، نالاں ، نصیحی ، نعمت اللہ نحیف درج نہیں ہیں ۔

و

نمبر ۹۵۵ ۔ ونا کے بعد وداد ہے ۔

نمبر ۹۵۷ ۔ والا کے بعد واصف ہے اور اس کے بعد والا محمد اکبر درج ہے ۔

نمبر ۹۲۱ ۔ وہم کے بعد ولی درج ہے ۔

نمبر ۹۲۲ ۔ وداد کے بعد واقف ، وحشت ، ولی ، والا ، وصل ، وزیر ، وسعت درج ہیں ۔

ش

نمبر ۹۸۲ ۔ ہوش کے بعد ہونگ ہے ، ہاشم نہیں ہے ۔

نمبر ۔ ہاشمی اور ہدایت درج نہیں ہیں ۔

عیارالشعرا میں مندرج شعرا کی تعداد :

عیارالشعرا کے دنیا میں صرف دو ہی نسخے موجود ہیں ۔ ایک نسخہ انڈیا آفس لندن میں ، دوسرا آزاد لائبریری علیگڑھ (بھارت) کی زینت ہے ۔ ہم ان دونوں نسخوں کا تقابلی مطالعہ اوپر درج کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعداد شعرا کے سلسلہ میں دونوں تذکروں میں بہت زیادہ فرق ہے ۔ ہم نے انڈیا آفس کے نسخہ کو بنیاد رکھ کر علی گڑھ کے نسخہ سے شعرا کی ترتیب تفصیل سے درج کردی ہے ۔

عیارالشعرا میں مندرج شعرا شمار ہے اس موضوع کا دلچسپ بحث ہیں

۱ ۔ اشپرنگر[1] ، یادگار شعرا اور فہرست کتب خانہ اودھ میں عیارالشعرا میں مندرج شعرا کی تعداد پندرہ سو بتاتا ہے ۔

۲ ۔ گارسان دتاسی[2] خطبات میں پندرہ سو شعرا کی تعداد بتاتے ہیں ۔

---

[1] یادگار شعرا مترجمہ طفیل احمد ، ص ۹

[2] گارسان دتاسی : خطبات گارسان ، ص ۸۱

۳ - حافظ محمود شیرانی[1] بھی پندرہ سو شاعروں کی تعداد بتاتے ہیں -

۴ - ڈاکٹر سید عبداللہ[2] نے بھی حافظ محمود شیرانی کی پیروی کی ہے -

۵ - اسی طرح[3] ڈاکٹر علی رضا نقوی بھی پندرہ سو شعرا کی تعداد بتاتے ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موخرالذکر چار احباب نے اشپرنگر کی نقل کی ہے -

۶ - رفیق مارہروی[4] ، عیارالشعرا کی مندرج شعرا کی تعداد چار پانچ ہزار لکھتے ہیں ، کسی لحاظ سے بھی درست معلوم نہیں ہوتی -

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انڈیا آفس لندن والے نسخہ کا بغور مطالعہ کیا ہے اس میں کل تعداد ۱۰۰۲ (ایک ہزار دو) ہے - جن میں سے ۵۹ مکررات ہیں - جن کو نکال دیں تو صحیح تعداد ۹۲۲ رہ جاتی ہے - ۹۲۲ شعرا کی زندگی کے حالات مختصراً اور نمونۂ کلام تفصیل سے درج ہے -

ہو سکتا ہے کہ اشپرنگر نے اس تعداد میں ان لوگوں کو بھی شامل کر لیا ہو جن کا ذکر متن کتاب میں ضمناً آگیا ہو ، ورنہ ۹۲۳ اور ۱۵۰۰ کا فرق بہت زیادہ ہے - البتہ رفیق مارہروی کی بیان کردہ تعداد کسی صورت میں درست معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی انہوں نے اپنے ماخذ کا کہیں ذکر کیا ہے -

خوب چند ذکا کی تاریخ وفات :

نواب مصطفی خاں شیفتہ[5] منشی خوب چند ذکا کا سنہ وفات ۱۲۶۳ھ / ۱۸۴۶ء لکھتے ہیں ، ڈاکٹر اشپرنگر[6] کو بھی ذکا کے پوتے نے یہی سنہ بتایا ، گارساں دتاسی[7]

[1] حافظ محمود شیرانی : مجموعہ نغز ، ص ۲۵۹   [2] ڈاکٹر سید عبداللہ : اردو شعرا کے تذکرے ص ۲۰۷
[3] تذکرہ نویسی در ہندو پاکستان ، ڈاکٹر علی رضا نقوی بکس تفبکم چ ص ۲۸
[4] رفیق مارہروی : ہندوؤں میں اردو ، ص ۱۳۲   [5] شیفتہ نواب مصطفی خاں : گلشن بے خار ص ۸۱
[6] رفیق مارہروی : ہندوؤں میں اردو ، ص ۱۲۲   [7] گارساں دتاسی : خطبات گارساں ۱۰۱

ایتھے[1] اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ[2] بھی اسی سنہ وفات کی تائید کرتے ہیں اور یہی سنہ وفات درست ہے ۔

لیکن بابو شیام[3] سندر لال برق سیتا پوری ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء لکھتے ہیں ، اصل میں بابو صاحب کو اشتباہ ۱۲۶۲ھ / ۱۸۱۳ء ، ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۶ء کے مطابق ہے غلطی سے دونوں سنین کو خلط ملط کر دیا ، سن میلادی لکھتے ہوئے ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۶ء کی بجائے ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ ء لکھ دیا ۔

رفیق مارہروی[4] نے سنہ وفات ۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء لکھا ہے ، یہ صاحب شاید دو ہندسوں کے اشتباہ میں الجھے ہوئے ہیں ۔ ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء لکھنا چاہئیے تھا ، ۶ کے ہندسہ کو انہوں نے ۴ پڑھا اور اٹھارہ بارہ کی جگہ لکھ گئے اور انگریزی ہندسوں میں ایسی غلطیوں کا ہوجانا بعید از امکان نہیں ۔

ڈاکٹر علی[5] رضا نقوی نے بھی ۱۲۲۹ھ / ۱۸۶۲ء لکھا ہے ، انہوں نے شاید بابو شیام سندر لال سے ہی نقل کیا ہے ۔ ذکا کی تاریخ وفات ۱۲۶۳ھ / ۱۸۴۶ء مطابق ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۶ء ہی درست ہے ۔

---

[1]

[2] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : اُردو شعرا کے تذکرے ، ص ۴۸

[3] بابو شیام سندر لال برق سیتا پوری : بہار سخن ، ص ۱۲

[4] رفیق مارہروی : ہندوؤں میں اُردو ، ص ۱۳۲

[5] ڈاکٹر علی رضا نقوی : تذکرہ نویسی در ہند و پاکستان ، ص ۶۲۰

خوب چند ذکا کے اخلاف :

خوب چند ذکا کے اخلاف کا ذکر کسی تذکرہ اور تاریخ میں درج نہیں - ہم نے عیارالشعرا میں سے چند اشارات سے ان کے اخلاف کو استنباط کر لیا ہے -

عیارالشعرا نمبر ۲۲۲ ردیف غ میں ایک لالہ کانجی مل غریب کے متعلق لکھتے ہیں :

" لالہ کانجی مل المتخلص بغریب خلف والا قدر خوب چند قوم کالیتھ ماتھر برادر زادہ لالہ دولت رام ساکن قصبہ اجراڑہ کہ بدیوانی امیرالامرا نواب لطف خاں بہادر عز و امتیاز داشتند مولدش قصبہ بہادر گڑھ در صغر سن از آنجا برخاستہ در شاہ جہان آباد استقامت داشت -" [1]

یہاں خوب چند کالیتھ قوم ماتھر خود ذکا کے اپنے نام کی وضاحت ہے - ممکن ہے کہ بیٹے کی تعریف کرنے کے لئے اس کو انداز میں پیش کیا ہو ، بہر حال نام سے ان کے فرزند ہونے کا اشتباہ ضرور موجود ہے - تذکرہ شعرای ہند[2] میں لالہ دیبی پرشاد نے ان کے ایک پوتے مہابیر سہا ے کا ذکر کیا ہے جو ریاست بیکانیر میں اجنش ماردازی وکیل پنچایت تھے ان سے اشپرنگر کی ملاقات ہوئی اور ان سے ہی اشپرنگر نے عیارالشعرا کا نسخہ مہیا لیا تھا - اشپرنگر [3] ان کو ذکا کا پوتا لکھتے ہیں - اور ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی [4] میر تقی میر حیات اور شاعری میں ان کا بیٹا لکھتے ہیں ، واللہ اعلم بالصواب -

یہ ہے اس عظیم انسان کی داستان حیات جس کے قلم نے علم و حکمت کے گرانبہا موتی جمع کئے اور ایک مزار کے قریب ہونے والوں کو حیات جاوید بخشی -

---

[1] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا نسخہ انڈیا آفس ، لندن ۵۲۳
[2] پرشاد : تذکرہ شعرای ہند ، ص ۵۵ [3] اشپرنگر بحوالہ رفیق مارہروی : ہندوؤں میں اردو ، ص ۱۳۲
[4] ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی ، عمدہ منتخبہ ، ص

ج

عیار الشعرا کا تنقیدی مطالعہ

۱ ۔ عیارالشعرا کا اُردو تذکرہ نگاری میں مقام :۔

خوب چند ذکا کا تذکرہ طبقہ اوّل کے تذکروں میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جزو ب [۱] طبقہ اوّل کے تذکرے اگرچہ دبستان میر سے متعلق ہیں لیکن دبستان میر کے ردّ عمل میں لکھے گئے ۔ یہ ردّ عمل میر کی اختصار پسندی کے پیش نظر ہے اور اس کا نتیجہ اختصار کے بجائے جامعیت ہے ۔ بلحاظ اسماء افراد اور مجموعۂ کلام عیارالشعرا جامعیت کا سب سے بڑا نمائندہ ہے ۔ اس لحاظ سے یہ سب سے پہلا تذکرہ ہے جس میں سب سے زیادہ شعرا کے حالات اور زیادہ سے زیادہ نمونہ کلام درج ہے ۔ اشپرنگر نے عیارالشعرا کے متعلق ایک عجیب رائے قائم کی ہے

It abounds in repititions and in accuracies of every discriptions and contains many ~~poems~~ persons who have never dreamed of writting poetry, it is without expection the most uncritical library of the kind

حافظ محمود شیرانی اشپرنگر کے اس بیان کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :

> " عیارالشعرا کے متعلق اس کی (اشپرنگر) رائے بہت بری ہے کہتا ہے کہ اس میں تکرار کے علاوہ ہر قسم کا رطب و یابس اور غیر تنقیدی مواد جمع کر دیا ہے حتی کہ غیر شاعروں کو بھی شاعر لکھ مارا ہے ـــــ ہم نے واقفیت کی بنا پر (اس کے متعلق) کوئی اور رائے قائم نہیں کر سکتے ۔ " [۳]

[۱] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : اُردو شعرا کے تذکرے ، ص ۲۸

[۲] A catalogue of the Arabic, persian and Hindustany m.ss. of the library of kings of oudh Dr. Aloys Sprenger vol 1 1854 Calcutta P.P. 183,185

[۳] حافظ محمود شیرانی : مقدمہ مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم ، مرتبہ حافظ محمود شیرانی ، پنجاب یونیورسٹی ، لاہور ص

اسی طرح کی رائیں دے کر محققوں نے بھی عیارالشعرا کے متعلق قائم کی ہیں جن میں سے تقریباً کسی نے بھی عیارالشعرا کو نہیں دیکھا ۔ اشپرنگر کی رائے کا اعادہ کر دیا ہے حتی کہ ڈاکٹر سیّد عبداللہ جیسے محقق بھی لکھتے ہیں :

" تذکروں کے پہلے سلسلے میں ایک خصوصیت ، اختصار اور ایجاز ہے لیکن اس اختصار کا ایک لازمی نتیجہ یہ تھا کہ حالات مختصر اور ناکافی ہوتے تھے اس طرح بہت سے شاعر نظر انداز ہوجاتے تھے ، اسی وجہ سے معاصرین کو بددل اور ناراض ہوجانے کا موقع مل جاتا تھا جو شعرا کے تذکرے سے رہ جاتے تھے ، اُن کو شکایت ہوتی تھی ، بنا بریں شعرا کی کثرت اور شاعروں کی روز افزوں ترقی کی وجہ سے ایسی تالیفات کی ضرورت محسوس ہونے لگی جو تمام شاعروں کے حالات پر حاوی ہو ، اس تفصیل اور جامعیت کا کوشش کا سب سے بڑا مظہر خوب چند ذکا کا تذکرہ عیارالشعرا ہے جو ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء میں شروع ہوا اور مصنف ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۷ء تک اس میں اضافے کرتا رہا ۔ اشپرنگر کے بیان کے مطابق مصنف کا انتقال ۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۷ء میں ہوا ۔ شعرائے اردو کا یہ جامع لغت ۳۰ سال تک جمع ہوکر مرتب ہوتا رہا اس میں پندرہ سو شعرا کے حالات زندگی اور ان کے کلام کے نمونے ہیں لیکن بقول اشپرنگر اس میں تنقید کا نام نہیں اور مکررات اور اغلاط سے پر ہے ۔ " [1]

جامعیت کی یہ کوشش بجائے خود بیکار اور غیر مفید سہی لیکن اس کا مفید پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ اس کے ذریعے شعرائے اردو پر ہر قسم کی اطلاعات جمع ہوگئی

---

[1] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : اُردو شعرا کے تذکرے ، ص ۲۸

ہیں اور ان سے کئی مفید کام لئے جا سکتے ہیں ۔

ان آرا میں ہم دیکھتے ہیں کہ تمام کی تمام اشپر نگر کی رائے پر مبنی ہیں ۔ اشپر نگر نے عیارالشعرا کا نسخہ خوب دیکھا بلکہ اس کی ملکیت رہا ۔ پروفیسر شیرانی اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ نے عیارالشعرا کا نسخہ نہیں دیکھا ۔ اشپر نگر کی تحقیق سراسر غلط ہے ۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ کا بیان اشپر نگر کے حوالہ جات نکال کر عیارالشعرا کی صحیح قدر و قیمت تعیّن کرتے ہیں ۔

ڈاکٹر اشپر نگر جنہوں نے عیارالشعرا کا نسخہ سب سے پہلے دریافت کیا اور عوام سے متعارف کروایا کا بیان کس لحاظ سے محل نظر ہے ۔

اشپر نگر عیارالشعرا کی تدوین کا زمانہ ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء سے ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء[1] بتاتے ہیں ۔ پروفیسر محمود شیرانی[2] اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ[3] بھی اسی زمانہ کے موید ہیں ۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری[4] ۱۲۱۳ھ / سے ۱۲۴۷ھ کا زمانہ بتاتے ہیں ۔ ذکا نے خود ۱۲۱۸ھ / ۱۷۹۲ء سنہ تدوین بتایا ہے ع

"آفریں کہہ کہ کیا نام سبھوں کا مشہور" ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء "[5]

اس مصرعہ سے ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء برآمد ہوتا ہے لہذا اشپر نگر کا بتایا ہوا ۱۲۰۸ھ / ۱۷۹۳ء قطعی طور پر غلط ہے ۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث ہم مناسب مقام پر کریں گے ۔

اشپر نگر نے عیارالشعرا میں مندرج شعرا کی تعداد ڈیڑھ ہزار بتائی ہے[6] ۔ دیگر محقق بھی اس کی تائید کرتے ہیں کیونکہ ان کے سامنے اشپر نگر کی رائے سے تذکرہ

---

[1] اشپر نگر ترجمہ طفیل احمد بنام یادگار شعرا ص ۹
[2] پروفیسر محمود شیرانی : مقدمہ مجموعہ نغز ، ص لز
[3] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : اردو شعرا کے تذکرے ، ص ۲۸
[4] ڈاکٹر فرمان فتح پوری : اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری ، ص ۲۰۲
[5] عیارالشعرا ، انڈیا آفس لندن ص
[6] اشپر نگر ، یادگار شعرا از طفیل احمد ، ص ۹

نہیں ہمارے سامنے عیارالشعرا کے دو نسخے ہیں - ایک نسخہ انڈیا آفس لندن لائبریری والا اور دوسرا نیشنل لائبریری علی گڑھ والا - انڈیا آفس کے نسخہ میں شعرا کی کل تعداد ۱۰۰۲ ہے جس میں تکرار ہے باقی صحیح تعداد ہے ، علی گڑھ والے نسخہ میں تعداد ۸۵۱ ہے -

عیارالشعرا کے یہی دو نسخے آج تک معلوم ہو سکے ، پندرہ سو شعرا کی تائید کہیں بھی نہیں ہوئی ، ممکن ہے جن لوگوں کے نام ذکا نے ضمنی طور پر متن میں لیا ہے اشپرنگر نے ان کو بھی شعرا میں شامل کر لیا ہے کیونکہ انگریز لوگ اعداد و شمار کے زیادہ قائل (قدردان) ہوتے ہیں -

اشپرنگر[۱] نے عیارالشعرا پر غیر تنقیدی تذکرہ اور اس پر بے احتیاطی کے الزام عائد کئے ہیں - یہ الزام بھی اس طرح قطعی طور پر غلط ہیں - ان موضوعات پر بھی تفصیلی بحث ہم مناسب مقام پر درج کریں گے -

یہاں صرف یہی کہنا مقصود ہے کہ اشپرنگر کی رائے عیارالشعرا کے متعلق صائب نہیں بلکہ عیارالشعرا کی حقیقی خصوصیات کے اُلٹ ہے ، معلوم نہیں یہ رائے ان کے حقیقی علم تحقیق کا نتیجہ ہے یا کوئی تعصّب کار فرما ہے ، واللّٰہ اعلم بالصواب -

اشپرنگر[۲] نے انہی دور کے دو اور تذکروں عمدہ منتخبہ ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء اور مجموعہ نغز ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء کا بھی ذکر کیا ہے اور عیارالشعرا سے ان دونوں تذکروں کو زیادہ فوقیت دی ہے - ان کو معیاری اور اہم ترین تذکرے کہتا ہے حالانکہ یہ تذکرے عیارالشعرا کی ہو بہو نقل ہیں صرف عبارت آرائی اپنی اپنی ہے ہم یہاں ہر دو تذکروں کا تعارف درج کرتے ہیں :

---

[۱] اشپرنگر : یادگار شعرا ترجمہ طفیل احمد ، ص ۹

[۲] ایضاً

" عمدہ منتخبہ "

عمدہ منتخبہ کو اشپرنگر عیارالشعرا کی ترقی یافتہ صورت بتاتے ہیں[1] - عمدہ منتخبہ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی ، صدر شعبہ اُردو ، دہلی یونیورسٹی نے مرتب کر کے شائع کیا - ڈاکٹر خواجہ صاحب خود اس قسم کے احساسات رکھتے ہیں کہ عمدہ منتخبہ عیارالشعرا پر مبنی ہے ، باوجود اس کے کہ ڈاکٹر خواجہ نے لکھا ہے :

> " اشپرنگر نے لکھا ہے کہ عمدہ منتخبہ کو عیارالشعرا کی ترقی یافتہ ایڈیشن سمجھنا چاہئیے - ہم نے سرور اور ذکا کے ان بیانات کا مقابلہ اور موازنہ کیا جو میر درد ، مصحفی ، انشا اور اسد ، غالب کے متعلق ان تذکروں میں مندرج ہیں - ان کے اختلافات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات ایک حد تک ہی صحیح ہے ، کلیتہً نہیں ، فہرست اشپرنگر کے مترجم نے ایک حد تک یا کچھ کُن الفاظ کو اپنے ترجمہ سے خارج کر دیا ہے - سرور ان کے تذکرہ سے لا علم بھی نہیں ہیں اس لئے یہ یقین ہے کہ سرور نے ذکا کا تذکرہ دیکھا ہو اور اس سے فائدہ اٹھایا ہو ، بعض جگہ دونوں کی معلومات ایک ہی نقطہ پر ختم ہوجاتی ہیں جیسا کہ احسان لکھنوی ، احسن حیدر آبادی یا مرزا احمد بیگ قزلباش کے ترجمہ سے صاف ظاہر ہے ، اشعار کا غلط انتساب اور حالات کا بغیر کامل تحقیق کے اندراج اس بے راہ روی میں دونوں برابر کے شریک ہیں (تذکرہ سرور ۱۱/x) [1]

---

[1] خواجہ احمد فاروقی : مقدمہ عمدہ منتخبہ ، ص

ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی مزید لکھتے ہیں :

" تذکرہ سرور ہمارے ماخذ اصلی میں ہے ، اس میں پچھلے تذکروں کی طرح اختصار و ایجاز نہیں بلکہ اس کے مقابلہ میں تفاصیل زیادہ ہیں - سرور نے میر ، میر حسن ، مصحفی اور لطف اور ذکا کے تذکروں کا ذکر کیا ہے اور اس کا قرینہ غالب ہے کہ ان سے فائدہ اٹھایا ہو - اشپرنگر نے اس کا ماخذ عیارالشعرا قرار دیا ہے - لیکن تذکرہ سرور اس کی کاربن کاپی نہیں ، بلحاظ ترتیب اور تنقید اس کا بہتر چربہ ضرور ہے ، جا بجا مصنف کی ذاتی تلاش اور معلومات کا ذخیرہ موجود ہے -" [1] (تذکرہ سرور ۱××) -

ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی کے دونوں اقتباسات سے واضح ہے کہ سرور عیار کی ہو بہو نقل ہے بلکہ کاربن کا احساس بھی موجود ہے لیکن دبی زبان سے اس کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں - اپنے موضوع سے تعصّب ایک لازمی جزو ہے ، ہم بالصراحت کہتے ہیں کہ تذکرہ سرور عیارالشعرا کی ترقی یافتہ صورت نہیں بلکہ ایک بھونڈی نقل ہے ، دونوں کے اختلافات ہم حصہ تعلیقات میں درج کریں گے ، وہاں ہر مقام پر میاں سرور نے جن اضافوں کی کوشش کی ہے غلطی کھائی ہے وہاں عیار کے بیانات زیادہ صحیح ہیں -

ذکا نے[2] سرور کے حالات تذکرہ میں درج کئے ہیں لیکن ان کے تذکرہ کا ذکر نہیں کیا - سرور[3] نے ذکا کے حالات لکھے ہیں اور اس کا تذکرہ میں ذکر کیا ہے - قصہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ذکا کے تذکرہ کا مسودہ سرور کے ہاتھ لگ گیا - سرور نے اس مسودہ کی عبارت اور ترتیب کو بدل دیا اور کہیں اضافے یا اختلافات کا اظہار کر دیا - تا کہ

---

[1] ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی : مقدمہ عمدہ منتخبہ ، ص

[2] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، فوٹو کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۵۲

[3] اعظم الدولہ محمد خاں سرور : عمدہ منتخبہ مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ، دہلی یونیورسٹی ص ۳۰۵

صحیح چوری معلوم نہ ہو سکے اور بس ۔ نقل کا دعوی اس امر سے واضح ہوتا ہے کہ جو لفظ عیار میں غلط ہے سرور نے بھی وہ لفظ غلط ہی درج کیا ہے یا اس کے لئے جگہ چھوڑ دی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ پڑھا نہیں گیا مثلاً محمد داود حیدر آبادی تخلص ہنو عیار نمبر ۹۸۲ سرور صفحہ ۸۲۲ جگہ خالی ہے ۔ اس طرح کے متعدد اور مقام نظر آئیں گے جہاں سرور صحیح نقل نہیں کر سکا ۔ اشعار کا انتخاب کم و بیش تمام کا تمام وہی ہے ، ان شواہد کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سرور کا تذکرہ عیار کی ترقی یافتہ صورت نہیں بلکہ بھونڈی نقل ہے دونوں کے تقابل سے افضلیت کا مستحق عیارالشعرا ہے ، عمدہ منتخبہ نہیں ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء

مجموعہ نغز از حکیم قدرت اللہ قاسم :-

مجموعہ نغز تصنیف حکیم قدرت اللہ قاسم ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء میں لکھا گیا اس کے متعلق اس کے مرتب حافظ محمود شیرانی کہتے ہیں کہ حکیم صاحب نے ذکا اور سرور[1] کے حالات کے متن میں اُن کے تذکروں کا ذکر تو کر دیا ہے مگر ان سے استفادہ کی بات کچھ نہیں کہتے ، ڈاکٹر سیّد عبداللہ[2] نے بحوالہ شپرنگر لکھا ہے کہ مجموعہ نغز بہت حد تک عمدہ منتخبہ سے ماخوذ ہے ۔

حقیقت یوں ہے کہ سرور نے عیار سے کوئی پسندیدہ نقل نہ اٹھائی ، حکیم قدرت اللہ قاسم کو شاید احساس ہوا اور اس نے اسے ذرا بہتر صورت میں پیش کیا ۔ بقول شیرانی[3] اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ تذکرہ ہذا میں خود مصنف کی تحقیقات اور تلاش کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے ، اشپرنگر نے فہرست میں ۳۲۵ شعرا کے سلسلے میں ان کو بطور ماخذ اصلی کے استعمال کیا ہے ۔

---

[1] حافظ محمود شیرانی : مقدمہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم ، ص ۲۵۹

[2] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : اُردو شعرا کے تذکرے ، ص ۵۰

[3] حافظ محمود شیرانی : مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ ، ص ۳

مجموعہ نغز اور عیارالشعرا کا بالاستیعاب مقابلہ کرنے کے بعد فرق معلوم ہوگا جسے ہم تعلیقات میں درج کر رہے ہیں ، بظاہر ہماری رائے میں حکیم قدرت اللّٰہ قاسم نے کوئی زیادہ اضافہ نہیں کیا ۔ نغز کی بنیاد تذکرہ ذکا اور تذکرہ سرور ہی ہے البتہ نغز کی ترتیب و تدوین نہایت پسندیدہ ہے ، جہاں کہیں ہو سکا حالات میں کمی بیشی کر دی ہے جو زیادہ نہیں ، ان دونوں تذکروں کے تقابل کے بعد عیارالشعرا کا صحیح مقام تعیّن کیا جا سکتا ہے ۔

عیارالشعرا ، نکات الشعرا کے ردّ عمل میں سب سے پہلی کوشش ہے جس میں جامعیت اور زیادہ سے زیادہ شعرا کے حالات زندگی اور نمونہ کلام درج کئے گئے ہیں ۔ عیارالشعرا میں بالتکرار مندرج شعرا کی تعداد ۱۰۰۲ ہے جن میں سے ۶۰۰ (چھ سو) سے زیادہ شعرا کے حالات کے سلسلہ میں خوب چند ذکا کی ذاتی تلاش اور تجسّس شامل ہیں یا یوں کہئیے چھ سو سے زیادہ شعرا کے حالات اور نمونۂ کلام ذکا نے مہیا کئے ہیں جنہیں بعد کے تذکرہ نگاروں نے اپنے تذکروں میں شامل کیا ہے ۔ عمدہ منتخبہ سرور اور مجموعہ نغز از حکیم قدرت اللّٰہ قاسم کی حسین عمارت عیارالشعرا کی سنگ و خشت سے استوار ہوئی ۔

عیارالشعرا اس سلسلہ میں ماخذ اصلی شمار ہوتا ہے ۔ اس دور کی شاعری اصلی شخصیتیں اور اُن کے ماحول کا تعارف شعرا کے کلام کا انتخاب عیارالشعرا کی بدولت محفوظ ہے ۔ علاوہ ازیں ہم عیارالشعرا میں خصوصیات بیان کرتے ہیں جو تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ کے سلسلہ میں نمایاں طور پر نظر سے گزری ہیں ۔

عیارالشعرا کی خصوصیات :-

تذکرہ کی زبان فارسی ہے اور اس میں ابتدا سے لے کر معاصر شعرا تک کا ذکر آیا ہے ۔ حالات زندگی مختصر ہیں ۔ اکثر جگہ صرف شاعر کے نام اور تخلص کو کافی

سمجھا گیا ہے ، تنقیدی اشارے بھی کہیں کہیں ملتے ہیں ، بعض شاعروں کے حالات کے بیان میں القاب و آداب اور مروّجہ اخلاقی قدروں کا ہر طرح لحاظ رکھا گیا ہے ۔ شاعروں کی تاریخ پیدائش یا وفات کی طرف توجہ نہیں کی گئی ، مولد و مسکن کا ذکر اکثر جگہ ملتا ہے ، اساتذہ و تلامذہ کا احترام پایا جاتا ہے ، شعرا کا حال ردیف وار درج ہے اور ہر تخلص کے ساتھ عموماً شاعر کا پورا نام تحریر ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر یہ مجموعہ اشعار ہے جسے شعرا کے مختصر حالات درج کرکے تذکرے کی شکل دے دی گئی ہے ۔

معیارالشعرا اردو تذکرہ نگاری کی سب سے پہلی جامع صورت ہے ۔ذکا نے کسی پر نکتہ چینی نہیں کی ، جو کہ قدیم تذکروں کی ایک کمزوری ہے ۔ کڑی سے کڑی تنقید میں بھی اخلاقی عظمت ہے ۔ دوستوں کی مدح سرائی نہیں کی ، حالانکہ ہم عصروں کے حق میں رائے دینا آسان نہیں ، اس کا تتبع سرور اور قاسم نے کیا ، تنقید میں دھیما پن زبان میں شیرینی اور احترام ہے ۔ اخلاص اور عقیدت میں اندھا پن نہیں ۔ جو کہ قدیم مشرقی اخلاق کا جزو ہے ، تنقید اور سیرت میں بے جا رعایت نہیں ، اظہار رائے میں دیانت داری ہے ۔ حاتم کی شراب نوشی اور کلام کی خوبیاں دونوں درج ہیں ۔ شاعروں کے متعلق تنقیدی اشارے کافی حد تک موجود ہیں ۔ لب و لہجہ میں حلاوت ہے ۔ برہنہ اور واشگاف رائیں بھی ملتی ہیں ۔ علاقائی تعصب دکن اور دہلی کا امتیاز نہیں ۔ ذکا حق بحق دار باید رسید کا قائل ہے ۔لہجہ نرم ہے ،کسی کی حق تلفی نہیں کرتا ، تنقید اور سیرت میں اعتدال اور انصاف ہے ۔ انتخاب پسندیدہ اور کافی زیادہ درج کیا ہے ۔ جہاں اشعار زیادہ نہیں ، جو کچھ ملا درج کر دیا ، بیان میں جامعیت ، استاد طبع اور ماحول کا نقشہ اپنے ذہن میں مرتب کر سکتے ہیں ۔ ذکا نے سیرت اور ماحول کا نقشہ بڑی چابک دستی سے پیش کیا ہے ۔ میر درد [1] کے

[1] معیارالشعرا مصنفہ خوب چند ذکا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۱

حالات بطور مثال ملاحظہ ہوں ۔ ادب اپنے سماج کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔ عیار میں "معاشرہ" زبان ، گفتگو ، اخلاق و عادات ، رسم و رواج ، معاشی حالت اور ماحول کا اندازہ ہوتا ہے ۔ شعر و شاعری کے رجحانات معیار ادب اور ذوق سخن کا اندازہ ہوتا ہے ۔ عیارالشعرا ایک جامع تذکرہ ہے ۔ غزل گو مثنوی گو' قصیدہ گو ، نثر نگار اطبّاء ، علما ، صوفیاء ، وغیرہ کا تذکرہ ملتا ہے ۔ جس میں ہندو مسلم دونوں برابر کے شریک ہیں ۔ ملک کے سیاسی حالت ، پیشہ ورانہ قدروں اور عادات کے متعلق اشارے ملتے ہیں ۔ احمد نگر ، فرخ آباد ، لاہور ، لکھنؤ ، عظیم آباد ، مرشد آباد اور حیدر آباد شاعروں کے مرکز تھے ، ان جگہوں کے شاعروں کی تفصیل ملتی ہے ۔

ان خصوصیات کے پیش نظر عیارالشعرا اُردو شعرا کے تذکروں میں ایک اہم مقام رکھتا ہے جس کی عظمت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا ۔

۲ ۔ عیارالشعرا کے ماخذ :۔

عیارالشعرا اُردو شعرا کے ابتدائی تذکروں میں شعرا کا ایک ضخیم اور عظیم معجم ہے جو منشی خوب‌چند ذکا نے ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء سے ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء تک تیس سال کے عرصہ میں نہایت محنت سے تیار کیا ۔ اس سلسلہ میں مصنف کو کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور کیا کیا مشقتیں برداشت کرنی پڑیں اس کا تھوڑا سا ذکر وہ خو کرتے ہیں :

" اشعار ہر کدام کہ بہم رسید بقدر خاطر پسند خود ~~تتم~~
تصلیم در دادم پیدا است کہ انتخاب اشعار بہم رسانیدن
دواوین شاعراں سلف و حال از صغار و کبار و جوانب و اطراف و استدراک
احوال ہر کدام را چہ قدر عرصہ مشقت و تلاش می باید ،
و چہ قدر خون جگر خوردن می شود ، سالہے چند بہ
تصنیف ایں نسخہ جگر کاری کہ خودم از امور دینی و دنیوی باز ماند

محنتے کہ بکار بردہ ام از نردا وضوع محتاج بگذارش
نہ عمرے کہ فراہمی وگرد آوری اشعار بسر بردم
و محنت لا حاصل بہر دارشتم ازیں رو
انفعال کلی دامنگیر ہست کہ اگر تا ایں عرصہ سالہا سال
ریاضت خدائے کریم می کردم ہما از پایہ می گذشتم ۔" [1]

ان الفاظ سے ذکا کی محنت شاقہ کا احساس ہوتا ہے اس تذکرہ کے مواد کی فراہمی میں وہ کن کن وادیوں میں گھومے اور کہاں کہاں سے جواہرات اکٹھے کئے ۔ ان کی مکمل تفصیل خود ذکا کو بھی معلوم ہوگی ۔ ہم اُن کی جستجو اور تجسس کے مراکز کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ۔ ان کی تفصیل درج کرتے ہیں جو عیارالشعرا کی تدوین و ماخذ ہیں ۔

١ ۔ شعرا کے تذکرے اور دواوین اور بیاضیں ۔

٢ ۔ مشاعروں اور مراختوں میں حاضری

٣ ۔ ذاتی تعلقات اور دوست داریاں

٢ ۔ دوستوں سے خط وکتابت و زبانی روایات

١ ۔ قدیم تذکرے دواوین اور بیاضیں :-

عیارالشعرا سے قبل فارسی شعرا کے تذکروں سے قطع نظر ریختہ گو شعرا کے کافی تذکرے لکھے جا چکے تھے ۔ ذکا نے ان میں سے صرف تذکرہ میر حسن ، تذکرہ ہندی مصحفی ، تذکرہ غلام محی الدین مبتلا کا ذکر کیا ہے ۔ ان کے علاوہ تذکرہ مقبول نبی اور بیاض کنور پریم فراقی کا ذکر کیا ہے ۔ ان کا ذکر بھی کچھ ان الفاظ میں کیا ہے جن سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ ان سے استفادہ کیا ہے یا نہیں ، ملاحظہ ہو ،

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نوشو سٹیٹ / کاپی نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ١٢٨

میر حسن کے تذکرہ کے متعلق لکھتے ہیں :

" قریب یک ہزار بیت انتخابی قابل نوشتن تذکرہ برآمدہ بود کہ مختصر نویسی شمار تذکرہ سازی است ۔" [1]

میاں مقبول نبی مقبول کے متعلق لکھتے ہیں :

" قریب پنجاہ ہزار بیت از تصنیف سخندانان سلف و حال فراہم آوردہ سبب دوستی ما " [2]

غلام ہمدانی مصحفی کے تذکرہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :

" یک دیوان فارسی سہ دیوان مردف تذکرہ ہندی بروئے کار آوردہ " [3]

شیخ غلام محی الدین مبتلا کا ذکر کرتے ہیں :

" تذکرہ ہندی از عہد محمد شاہ بادشاہ تا سنہ احد جلوس اکبر شاہ غازی از و ترتیب یافتہ بنظر احقر گذشتہ ۔" [4]

فراقی کنور پریم کے متعلق رقم طراز ہیں :

" کنور پریم فراقی مرد ے سیاح دارستہ مزاج لا ابالی طبع سراسر ابتہاج واقع شدہ چند مرتبہ سیر لکھنو و عظیم آباد مرشد آباد ، محمد آباد و کلکتہ وغیرہ نمود و ہمہ جا بخدمت علماء و فضلا و سخن پردازان مستعد شدہ اشعار بقدر پسند خاطر خود گھوشتہ نگاہ داشت چہ ہندی چہ فارسی چنانچہ این کمتری بے ریب و ریا ذکا را اشعار بسیار ے سخن گویاں این موجد موجبہ

---

[1] خوب چند ذکا : عیار الشعرا ، فوٹو کاپی نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۹۳

[2] ایضاً ص ۲۹۲ [3] ایضاً ص ۸۰۱

[4] ایضاً ص ۷۲۵

اصل دست افتاد ۔" ؎۱

سوائے کنور پریم فراقی کے بیاض سے ذکا نے کسی تذکرے کے استفادے کا ذکر نہیں کیا ، با ایں ہمہ قدیم مروج تذکروں سے ذکا نے ضرور استفادہ کیا ہے ۔ نکات الشعرا اور عیارالشعرا کے تقابلی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ذکا نے نکات الشعرا سے بھی استفادہ کیا ہے اور نمونۂ ہائے کلام اس نکات سے لئے ہیں ۔ مثال کے طور پر مرزا گرامی کا حال دیکھ لیجئے ، نکات الشعرا میں لکھتے ہیں :

" پسر غنی بیگ کشمیری است کہ قبول تخلص می کرد نقل احوال او از تذکرہ خان صاحب رقوم است چوں دید کہ ہنگامہ ریختہ گرم شدہ خودش نیز شعر ریختہ گفتہ ۔" ؎۲

ذکا لکھتے ہیں :

" مرزا گرامی خلف مرزا غنی بیگ قبول کہ اہل خطہ کشمیر بود و ذکرش مفصل در تذکرہ سراج الدین علی خاں آرزو مذکور است ۔" ؎۳

اسی طرح کی متعدد مثالیں عیارالشعرا میں ملی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ ذکا نے نکات الشعرا سے خوب استفادہ کیا ہے بلکہ نکات کے تمام مندرجات عیار میں موجود ہیں جن میں کہیں کہیں ذکا نے اضافے کر لئے ہیں ۔

میاں مقبول نبی مقبول کا تذکرہ مقبول ڈاکٹر فرمان فتح پوری صرف اشعار کا مجموعہ ہے ؎۴ اگرچہ اس سے بھی ذکا نے استفادے کا ذکر نہیں کیا لیکن استفادہ ضرور کیا ہوگا ، بقول ڈاکٹر فرمان فتح پوری مقبول نبی کا مجموعہ اشعار نا پید ہے ۔

؎۱ خوب چند ذکا : عیارالشعرا فوٹو کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ص ۵۷۶
؎۲ میر تقی میر : نکات الشعرا ، مرتبہ مولوی عبدالحق ، ص ۲۳
؎۳ خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، فوٹو کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ،لندن ، ص ۲۲۸
؎۴ ڈاکٹر فرمان فتح پوری : اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری ، ص ۵۲

یہی حال مصحفی کا ہے ۔ ذکا نے استفادہ کا ذکر نہیں کیا لیکن استفادہ ضرور کیا ہے ۔ غلام محی الدین مبتلا کے تذکرہ کے متعلق البتہ خود اعتراف کر لیا ہے کہ بنظر احقر گذشتہ یہی حال بیاض کنور پریم فراقی کا ہے ۔ ذکا نے مندرجہ بالا عبارت میں واشگاف الفاظ میں استفادہ کا ذکر کیا ہے ۔

اِن کے علاوہ بھی ذکا نے تذکروں سے استفادہ کیا ہوگا لیکن نام نہیں لیا ۔ اس لئے یہ بڑا دشوار ہے کہ ان تذکروں کی نشان دہی کی جائے جن سے ذکا نے استفادہ کیا ۔

۲ ۔ دواوین کا ذکر

عیارالشعرا میں ذکا نے متعدد شاعروں کے دواوین کا ذکر کیا ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذکا نے ان سے استفادہ کیا ہوگا ۔

۳ ۔ مشاعرہ ہا یا مراختہ ہا

بارھویں صدی ہجری میں مغلیہ سلطنت کے زوال کے ساتھ ساتھ فارسی شاعری کو زوال آیا اور ریختہ گوئی کو عروج ملا ۔ نتیجہ کے طور پر گھر گھر مراختہ اور مشاعرہ کی مجلسیں قائم ہوئیں ۔ شعر سُنے جاتے ، شیرینی تقسیم ہوتی ، شائقین پسندیدہ اشیاء بیاضوں میں جمع کر لیتے جن میں سے بعض نے بعد میں تذکروں کی شکل اختیار کر لی ۔ عیارالشعرا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے ۔ ان مشاعروں اور مراختوں کا ذکر تقریباً عیار سے قدیم اور معاصر تذکروں میں بالصّراحت موجود ہے ۔ خود ذکا نے اپنے تذکرہ میں ان مراختوں کا ذکر کیا ہے جن کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے ۔ ذکا نے مندرجہ ذیل شعرا کے ہاں مجالس مراختہ و مشاعرہ کا ذکر کیا ہے ۔

۱ ۔ امیر نواب محمد یار خاں	عیار ص ۲۲
۲ ۔ احسان	عیار ص ۳۲

۳ ـ میر علی شاہ	عیار ص ۱۷۳
۴ ـ مرزا محمد تقی خاں ترقی	عیار ص ۱۷۹
۵ ـ ابراہیم ذوق	عیار ص ۳۳۳
۶ ـ مرزا اسد بیگ رفیق	عیار ص ۳۵۲
۷ ـ نواب ظفر یاب خاں	عیار ص ۵۰۰
۸ ـ نواب مکرم الدولہ غالب	عیار ص ۷۰۷
۹ ـ میر فضل مولٰی	عیار ص ۷۲۰
۱۰ ـ مولوی قدرت اللہ قدرت	عیار ص ۷۹۱
۱۱ ـ مصحفی	عیار ص ۸۷۸
۱۲ ـ نیاز علی شاہ نیاز	عیار ص ۹۳۶
۱۳ ـ شاہ وارث الدین وارث	عیار ص ۹۵۵ [1]

ذکا ان مجلسوں ، مشاعروں اور مراختوں میں جایا کرتا تھا اور شعرا سے پسندیدہ کلام خود حاصل کر لیا کرتا تھا ـ ذکا کے عیارالشعرا کا زیادہ تر ماخذ یہی مجالس مراختہ و مشاعرہ ہیں جن کا ذکر انہوں نے جا بجا بالصراحت کیا ہے ـ

۲ ـ ذاتی تعلقات ، دوست داریاں ، ارسال و ترسیل و زبانی روایات

تذکرہ عیارالشعرا کا بیشتر حصہ ذکا کے ذاتی تجسس سے جمع ہوا ـ دوستوں سے ملاقاتیں کیں ـ صاحب ذوق احباب نے اپنے حالات خود پیش کئے ـ بعض دوستوں نے اپنے شعر دوست احباب کے حالات و اشعار فراہم کر کے دئیے ـ دور علاقوں سے دوستوں نے حالات لکھ کر بھیجے ـ ان سلسلوں کی ایک طویل داستان عیارالشعرا میں

---

[1] حوالہ کے لئے خوب چند ذکا کا عیارالشعرا میں مندرج شعرا کے مسلسل نمبر درج کئے گئے ہیں ـ (احمد)

جا بجا عیاں ہے ۔ جن دوستوں کے متعلق ذکا نے واضح الفاظ درج کئے ہیں اُن کی تفصیل درج کی جاتی ہے ۔ ان کے علاوہ عیارالشعرا بعض دیگر لوگوں کے متعلق بھی ایسے مبہم اشارات پائے جاتے ہیں جن کے متعلق بھی ~~ایک~~ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ان کے ساتھ ذکا کے دوستانہ مراسم تھے ۔

خوب چند ذکا کے دوستوں کی تفصیل درج کی جاتی ہے جن کا ذکر ذکا نے خود تذکرہ میں کیا ہے ۔ باور کیا جا سکتا ہے کہ ان کے حالات براہ راست ان سے لئے اور کلام فراہم کیا ۔ مثلاً

نور خاں آگاہ : بر سبیل مذکور مرا از اسم و تخلص واقف گردانید شعر زبانی اوست ۔ [1]

مرزا محمد اسماعیل امین : ۔ با بندہ ذکا ہم آشنا است فکر درست دارد [2]

امیرالدولہ انیس : ۔ اکثر بحال این بندہ ذکا ہم شفقت می فرمائید بنگارش چند اشعار گوہر بار از رواں طبع بحر ذخائر علم و ہنر زینت نسخہ ہذا می افزائید ۔ [3]

آسفاں :۔ روزے باتفاق دوست بملاقاتش رفتہ بودم بر سبیل تذکرہ چند اشعار بخواند و این ابیات است ۔ [4]

مرزا احمد علی خاں احمد : با مخلص بسیار دوستی دارد (عیار ص ۱۰۸)

مرزا اعظم علی خاں اعظم : بعضے از این ابیات خود کہ برائے اصلاح بخدمت فیض نہاد آوردہ بود ازاں اشعار ہذا بر نگاشتہ بود ۔ (عیار ص ۸۲)

احسن اللہ بیاں : آشنائے قدیم این بندہ ذکا است (عیار ص ۱۲۲)

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نسخہ لندن ص ۲۱ [2] ایضاً ص ۳۲

[3] ایضاً ص ۵۳ [4] ایضاً ص ۱۰۶

حوالہ جات کے لئے صفحات کے بجائے شعرا کے مسلسل نمبر درج کئے گئے ہیں (احمد)

نرائن داس بےخود : بندہ ذکا را بملاقات و ہم کلامی سروری می بخشدکر
~~بملاقید تقطیع دریافت شد~~ ۔ (عیار ۱۳۱)

امام بخش بےکس : دو صد بیست و ے بمن رسیده (عیار ۱۳۸)

حافظ حفیظ اللہ بسمل : روز ے دو غزل بمشاعره خوانده بخاصی ذکا عنایت
ساخت (عیار ۱۵۴)

عباس قلی خاں تمنا : در حین حیات خود بمقتضائے شفقت و ے که با مخلص داشت
چند اشعار منتخب بمن نوشته داده بود که در تذکره
نمائید اتفاقاً اشعار مذکور گم شد نیز مذکور رفت ہستی
بجہاں جاوداں بر بست خدا مغفرتش دہاد (عیار ۱۹۳)

میر شجاعت علی تسلی : بعضے از اشعارش موزونش موضعه اش بخط خود نوشته به بندد
ذکا لطف فرمود در تذکره نداشت ساخته (عیار ۲۰۱)

جہاندار شاه : در ایام غلام قادر خان رایات عالیه انجناب که شاه جہان
آباد از افروز شده بود ایں خاکپا بر ، نیز بمشاہده جمال
خورشید مثال کحل الجواہر بصیرت افزده (عیار ۲۱۵)

میر ثناء اللہ فراق : در بلده حیدر آباد قیام دارد و شخصے دوستدار اکثر
اشعار منتخب وجیہه از نوشته از آنجا من فرستاده بود
بحسب اتفاق و کثرت فراہمی اشعار شعر از نظر گم شد منجمله
ازاں ہمیں یک قطعه دستیاب شد (عیار ۲۲۹)

فارغ : یک غزل او طرحی مشاعره طلبیده شده بود (عیار ۲۲۸)

مرزا فخرالدین : بایں خاصی ذکا اخلاص و لغت بسیار دارد (عیار ۲۷۲)

مرزا غلام حیدر فتوت : در مشاعره غزل طرحی خوانده بود ازاں ایں ابیات بقلم
می دہد (عیار ۲۷۷)

عیار سے مراد عیار الشعرا مصنفه منشی خوب چند ذکا ہے ۔ حوالہ جات عبارت کے ساتھ ہی موزوں رہے ۔ حوالہ کے لئے صفحات کے بجائے شعرا کے مسلسل نمبر درج کئے گئے ہیں (احمد)

قلق : اہل جودت سلوک وارد و بخوبی پیش آمد (عیار ۲۹۷)

میر لائق علی لائق بدر سنه یک ہزار دوصد و سی ہشت ۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۲ء

بنده ذکا بطائفاتش ذخائر اندوز و سرور شادمانی گشته

(عیار ۴۳۲)

مقبول نبی مقبول : بسبب درستی حافظه ہزاراں اشعار از بر دارد مرد غریب

سلیم الطبع واقع شد بایں ہور ضعیف ہم آشنا است

(عیار ص ۴۹۲)

میر نظام الدین ممنون : دریں ~~تبلد~~ دہلہ از لکھنو وارد ~~لکھنو وارد~~ شاه جہاں آباد شد

ایں ذله ربائیے خواں سخن بنده ذکا بجائش مواجه مکالمه اش

آشنا گشت خلق حسین وارد (عیار ۸۰۳)

مظہری : یک مرتبه او را در مشاعره دیده بودم ازاں احوالش اطلاع

نیافته (عیار ۸۰۲)

حافظ قطب الدین مشیر : در مشاعره ہا غزل طرحی سر انجام می دہد بنده

ذکا ہم توجه دوستانه مبذول دارد ۔ (عیار ۸۰۸)

الشیری پرشاد ملو : در سنه یک ہزار دوصد وسی و یک ۱۲۳۱ھ / ۱۸۱۵ء

بطریق سیر دارد شاه جہاں آباد شده بود بنده ذکا را

اتفاق ملاقات افتاد بعضے از اشعار خود که بمعنی نوشته

داده بود ازاں ایں ابیات می نویسد (عیار ۸۵۹)

شیخ غلام محی الدین مبتلا : تذکره ہندی او از و ترتیب یافته بنظر احقر گذشته

(عیار ۸۹۲)

حواله کے لئے صفحات کے بجائے شعرا کے مسلسل نمبر درج کئے گئے ہیں (احمد)

میرزا خسرو شکوه مضطر : بعضے اشعارش دل نشین که از زبان مبارکش ارشاد شده این خاکپائے را ترنیم آں زیب این نسخه افزاید (معیار ۸۲۳)

شاه نصیر : بنده ذکا نیز خوشه چین خرمن سخن اوست بزبان گوهر فشاں خود شاگرد خوانده (معیار ۸۹۲)

لاله موهن لال نامی : خود را سوائے برادری پائے اخلاص عیاں است و سرشته دوستی بجاں (معیار ۹۰۸)

لکھپت رائے نحیف : عاصی از ملاقاتش استفاده برداشت این ابیات ازوبدست آمد (معیار ۹۲۵)

شاه وارث الدین وارث : ذکاهم شاگردی مشرف است (معیار ۹۵۳)

داود : خاکپائے شعرا بنده ذکا شعر هذا ازو نگاشت (معیار ۹۶۱)

هدایت علی هدایت : شخصے دوستے را بعضے اشعارش جهت ادخال تذکره بمن نوشته داده بود - ازاں این شعر نوشت (معیار ۹۷۰)

غلام ناصر جراح : غزلے که درمیان مشاعره نواب امین الدوله شاه نواز خاں بهادر مستقیم جنگ گفته آورده بود - در شعرش می نگارد (معیار ۲۲۳)

میاں رسول بخش حشر : عاصی ذکا بادهم مجلس و ملاقی گشته جهت ادخال تذکره استدعا شعر نمود چنانچه بعطائے غزل طرحی مشاعره نورخته (معیار ۲۵۰)

شبوسهائے حقیر : در دهلی آمده و بنده ذکا هم ملاقی گشت (معیار ۲۵۱)

حسن شاہ حسن : این بندہ ذکا ہم بملاقات اور سرور جامی گشتہ مرد خوش است ۔ (عیار ۲۵۵)

غلام حسین خاں خیال : بمخلص ذکا ہم آشنا است (عیار ۲۹۳)

خادم حسین خادم : جامع این نسخہ بقدم بوسیلش متصدد نکتہ الا ماجرا ے خوبیہا کلام دلآویزش شنیدہ (عیار ۳۰۵)

مولوی شمس الدین دل : بندہ ذکا در فن طبابت از او استفادہ کردہ از منتہات است (عیار ۳۱۰)

دلیر شاہ دلیر : یک دو غزل بدہلی آوردہ بود ، یک مطلع بطور انتخاب بر آوردہ (عیار ۳۱۱)

جے سنگھ ذہین : از عزیزان این بندہ ذکا قوم کالیتھ ماتھر اکثر غزل طرحی مشاعرہ بعبرو دید و مشاورت بندہ راقم می دہد ۔ (عیار ۳۲۳)

شیخ علی رضا : بندہ ذکا ہم بہ ملاقاتش ذخائر اندوز و سرور شادمانی ہا گشت ۔ (عیار ۳۲۷)

مرزا اسد بیگ رفیق : بمخلص ہم یافتہ ز گرم جوشی مرہون ساختہ (عیار ۳۵۲)

اعظم الدولہ سرور : اشعار ے چند بحسب استدعا ہائے این کمترین بخط مبارک خود نوشتہ دور بسلک تحریر می کشید (عیار ۳۹۲)

حمایت اللہ خاں سرور : باین بندہ ذکا ہم اخلاص دارد (عیار ۴۰۲)

سعید مرزا قطب علی : روز ے بر سبیل مذکور اشعار دل آویز بزرگوار خود کہ یاد خاطر داشت ، پیش این عاصی خواہند ازاں این ابیات بزبان قلم نیاز رقم حوالہ ساخت (عیار ۴۰۸)

میر فیض علی سرور : بتاریخ ~~ششم~~ منزدہم شہر ذیقعد بتقریب عرس انبوہ رقاصہ ہا و نقالاں مزاحم می شود ، بندہ ذکا ہم بہ نیل این و دل عظمی و مواجب گیری معزز سپاسی کشتہ شاعر مند اتحصیل علوم از وطن مالوف برخاستہ خود را بدہلی انگند گاہ گاہے بسخن طرازی ہمت می بندد (عیار ۲۲۱)

شیخ محمد امیراللہ : در سنہ یک ہزار دو صد چہل و سہ ہجری دارد دہلی شد بعاصی پیر عاصی ذکا اتفاق ملاقاتش افتاد ۔
(عیار ۲۳۱)

قاضی سعیدالدین خاں سعید : در ۱۲۷۰ھ / ۱۸۴۳ء بہ شاہ جہان آباد دارد گشتہ برختے از کلام خوش التیام خود انعام بہ شائقان این فن بخشید ۔ بندہ ذکا بعضے ازاں مرقوم می گرددند
(عیار)

روشن لعل شوق : چندے بصلاح ومشورت ازیں بندہ ذکا سخن می گفت
(عیار ۲۲۸)

مرزا ملہو بیگ شور : آشنائے قدیم مخلص است (عیار ۲۵۰)

نواب ظفر یاب خاں صاحب : در ہنگام رونق افروزی شاہ جہان آباد مجلس مشاعرہ بدولت خانہ نواب ممدوح حسن انعقاد یافت وتمامی شاعراں مجتمع شدند عاصی ذکا سیر حاضر می گشت
(عیار ۵۰۰)

شنکر ناتھ صبا : بتقریب مشاعرہ این کمترین ہم بگوشہ بساط فیض بخش
(عیار ۵۰۱)

مہدی علی خاں عاشق : این بندۂ ذکا بتقریب غزل خوانی در مجلس مراختہ

او اکثر حاضر می شود (عیار ۵۲۲)

رام سنگھ عاشق : با بندہ ذکا رسم سلام درست داشت (عیار ۵۵۳)

بھولا ناتھ عاشق : بایں عاصی ہم دوستی دارد (عیار ۵۷۲)

عبرت : اشعارش بتوسل دوست دارے داشتہ بودم (عیار ۵۹۲)

غالب : لالہ موہن لال چند غزلیات کہ بمن فرستادم بودہ ازاں ایں اشعار بقلم آید (عیار ۲۰۷)

کنور پریم کشور فراقی : اشعار دل پسند خاطر خود نوشتہ نگاہ داشت بندہ ذکا را اشعار بسیارے سخن گویاں بھمیں وجہ ـ بدست افتاد روزے بتکلف ایں عاصی شعرے طرح فرمود گفت کہ من فارسی گو ہستم مگر بپاس خاطرش بیتے گفتہ ام در تذکرہ داخل نمائید (عیار ۲۳۲)

مرزا حسین خاں فدا : بہ تکلیف ایں فقیر چند غزلیات و اشعار و منتخب از دیوان حروف بخط خود نوشتہ لطف فرمود (عیار ۲۳۰)

اشپرنگر نے عیارالشعرا کو ایک غیر معتبر اور اغلاط سے پُر تذکرہ بتایا ہے۔ مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ذکا نہایت احتیاط پسند منصف مزاج انسان تھا ـ افراط و تفریط کا حامی نہ تھا ـ جو اشعار یا حالات جہاں سے ملے درج کر دئیے جہاں کوئی کوشش بار ور ثابت نہ ہوئی یا جن احباب کے متعلق ان کی تحقیق تشنہ رہی اس کا فراخ دلی سے اعتراف کر لیا ـ غلو مبالغہ جھوٹ اور تصنع سے کام نہیں لیا ـ احتیاط سے جو کچھ میسّر آیا لکھ دیا ـ ذیل میں ہم ان کے چند احباب کا ذکر کریں گے جن کے متعلق ذکا کی تحقیق تشنہ رہ گئی ـ ذکا اس کوتاہی کا کس اخلاص سے اعتراف کرتا ہے۔

ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا نسخہ لندن میں مندرج شعرا کے مسلسل نمبر درج سے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں (احمد)

افسر : با راقم ملاقات نیست ۔ (عیار ۲۷)

برق بھگوان دت : دیگر از حقائق او خوب آگاہی ندارم ۔ (عیار ۱۲۳)

سید برکت علی خاں ثابت : عاصی ذکا را اتفاق ملاقات نیفتاد ۔ (عیار ۱۳۹)

شجاعت اللہ خاں ثابت : کمترین ذکا زیادہ بریں احوالش آگاہی ندارد ۔ (عیار ۲۱۲)

خادم : بندہ ذکا از و آشنائے محض است ۔ (عیار ۳۰۷)

مرزا احمد بیگ ذاکر : بخاص و پر خاص آگاہی نیست ۔ (عیار ۳۳۲)

رجا : احوالش مختصانہ گردید مگر این اشعار روز بتوسل شخص دوست دار بخاص ذکا رسید (عیار ۳۶۶)

روشن : از احوالش این شخص خوب آگاہی ندارم (عیار ۳۵۱)

مولوی علیم اللہ رسا : دیگر از صفاتش کما حقہ ، مطلع و آگاہ نیستند ۔ (عیار ۳۷۸)

میر غلام حیدر : ار تخلص او خوب واقف نیستم ۔

عشقی میاں رحمت اللہ : از احوالش خوب اطلاع ندارم

میر عبدالواسع عزلت : بندۂ راقم را از احوالش کما ہی اطلاع نیست ۔

غلام جیلانی عیاش : این کمترین اگرچہ جان ستودہ اطوار شرف ملازمت از اختیاز نیید چند اشعارش بغلط بسزبان بعض دوستان استماع یافتہ بہ احاطہ تحریر بر آورد (عیار ۵۷۵)

قاضی عبدالفتاح قاضی : احوال بود و باش او بہ این حقیر ذکا معلوم نیست (عیار ۶۹۰)

میر امانت علی ممنون : بندہ تعارف ندارد مع فدوی خاک پایہ سخن دراں را اتفاق ملاقات نیفتاد ۔ (عیار ۸۰۱)

ماخذ کے اس مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ عیارالشعرا سرور کے تذکرہ یا

---

[1] عیار سے مراد عیارالشعرا مصنفہ منشی خوب چند ذکا ہے حوالہ جات اس عبارت کے ساتھ ہی ہے ۔ حوالہ جات کے لئے شعرا کے نمبر درج کر دئیے گئے ۔

مجموعہ نغز کی طرح کسی اور تذکرہ پر مبنی نہیں بلکہ اس کا بیشتر حصہ ذکا کے ذاتی تجسّس اور تلاش کا نتیجہ ہے ۔ ایک ہزار دو سو شعرا مع مکررات میں سے پانچ سو ستر محض ذکا کے ذاتی ذوق و شوق کا نتیجہ ہیں ، باقی چار سو ستائیس کا ذکر قدیم تذکروں پر مبنی ہو سکتا ہے ۔

۳ ۔ معیارالشعرا کی معنوی حیثیت

اُردو تذکروں کی معنوی حیثیت تعیّن کرتے ہوئے ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں :

" اُردو شعرا کے تذکرے معنوی لحاظ سے فارسی تذکروں سے کچھ مختلف ہیں ۔ بحیثیت مجموعی ان میں وہی خوبیاں اور کمزوریاں نظر آتی ہیں جو فارسی تذکروں میں ہیں ۔ افسوس ان خوبیوں کی طرف توجہ نہیں کی گئی ۔ ہاں ان کی خامیوں کو اکثر بڑے شد و مد سے بیان کیا گیا ہے ۔ " [1]

اور تذکروں پر حسب ذیل اعتراضات وارد ہوئے (تذکروں کا تذکرہ نمبر)

۱ ۔ تذکروں میں حالات زندگی بہت مختصر اور فرضی باتیں اکثر طویل ہیں ۔

۲ ۔ سوانح اور شاعر کے انداز سخن کے سلسلے میں تقریباً سب نے ایک ہی روش اختیار کی ہے ۔

۳ ۔ شاعروں میں حالات میں ان کے سال پیدائش ، وفات اور عمر و عہد کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا گیا ۔

---

[1] ڈاکٹر فرمان فتح پوری : تذکروں کا تذکرہ نمبر ص ۲۹

۴ ۔ایک شاعر کے اشعار دوسرے شاعر سے یا بعض اشعار کئی کئی شاعروں سے منسوب کردیے گئے ہیں ۔

۵ ۔ اکثر تذکروں میں ایک دوسرے کی تقلید کا اثر نمایاں ہے اور تازگی اور ندرت بہت کم نظر آتی ہے ۔

۶ ۔ شعر کے محاسن میں زیادہ تر صنائع لفظی و معنوی کو اہمیت دی گئی ہے ۔ اور حسب ضرورت ان کو ظاہر کیا گیا ہے ۔

۷ ۔ اکثر طرف داری سے کام لیا گیا ہے اور شعرا کی تعریف و تنقیص ذاتی تعلقات کی بنا پر کی گئی ہے ۔

۸ ۔ تنقیدی لب و لہجہ پُر جوش اخلاقی غالب ہے اور شعر گو صاحبان کو اکثر اچھے الفاظ میں یاد کیا گیا ہے ۔ زندوں کو درازیٔ عمر کی دعا دی ہے اور بے در متوفین کو مغفرت کی ۔

۹ ۔ اکثر شعرا اسلوب و سلیقہ شعر کے لئے مبہم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے شاعر کی حیثیت واضح نہیں ہوتی (تذکروں کا تذکرہ ـــ ص)

یہ وہ خامیاں ہیں جو معنوی لحاظ سے سب تذکروں میں پائی جاتی ہیں ۔ عیارالشعرا اس سے مستثنی نہیں ہے ۔ ان کمزوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عیارالشعرا کا مطالعہ کرتے ہیں ۔

۱ ۔ عیارالشعرا میں حالات زندگی واقعی نہایت مختصر ہیں لیکن یہ ذکا کی ذاتی تجسّس کا نتیجہ ہیں ۔ ذکا نے غیر معتبر روایات کو بیان کرنے کی کوشش نہیں کی جو کچھ ذاتی تجسّس سے ملا شامل کر لیا جن کے متعلق اس کو اطلاع نہیں دی ہے معذرت کر دی ہے کہ میں ان کے حالات سے کما حقہ آگاہ نہیں ہوں ۔ مثلاً نور خاں آگاہ ، اسر ، برق بھگوان دت ، سید برکت علی خاں ، شجاعت علی خاں ثابت ، خادم ، مرزا احمد بیگ ، رجا ، روشن ، مولوی علیم اللہ بیگ ، میر غلام حیدر ،

عشق میاں رحمت اللہ ، میر عبدالولی عزلت ، غلام جیلانی عیاش ، قاضی عبدالفتح امانت علی ممنون کے متعلق حالات میں عدم واقفیت کا اعتراف کیا ہے ۔

۲ ۔ اختصار کے سلسلہ میں ۳۰۰ سے زیادہ شاعر ہوں گے جن کے متعلق صرف ایک ایک سطری حالات درج کئے ہیں ۔

۳ ۔ سوانح اور شاعروں کے انداز سخن کے سلسلہ میں تقریباً سب نے ایک ہی روش اختیار کی ہے ۔

۴ ۔ شاعروں کے حالات زندگی ، سال پیدائش یا سال وفات ذکا نے بہت کم درج کئے ہیں ۔ سارے تذکروں میں یا تقریباً ایک ہزار شاعروں میں سے صرف دس گیارہ کے متعلق بعض سنین درج کئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ۔

میر نثار علی تمکین : [1] (۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۲ء) بہمرکاب فیض انتساب شوکت جنگ بہادر از فرخ آباد بایں تشریف آورد ۔

رسول بخش حشر [2] (۱۲۳۵ھ / ۱۸۲۹ء) در سنہ یکہزار دو صد بیس ہجری از سفر دارالامارت کلکتہ بدہلی آمد ۔

محمد امیراللہ سرور ۔ [3] (۱۲۲۳ھ / ۱۸۲۷ء) در سنہ یکہزار دو صد بیس و سہ وارد دہلی شد ۔

قاضی سعیدالدین سعید [4] ، ۱۲۳۷ھ / ۱۸۲۲ء شاہجہان آباد وارد گشتہ ۔

میر لائق علی لائق ۔ [5] (۱۲۳۸ھ / ۱۸۳۳ء) در سنہ یکہزار دو صد سی ہشت جہت طالب علی شاہ در شاہجہان آباد وارد شد ۔

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نسخہ لندن ، ص ۱۱۶

[2] ایضاً ص ۱۹۲ — [3] ایضاً ص ۳۲۲

[4] ایضاً ص ۸۵۲ — [5] ایضاً ص ۶۵۵

میر قمرالدین قسمت :[1] (١٢٠٨ھ / ١٧٩٢ء) در سنہ یکہزار دو صد ہشت ہجری بحر کاب را شکست روئے بکلکتہ رسیدہ راہی شہیر آخرت رسید ۔

مقبول بیگ : (١٢٢٧ھ / ١٨٣١) [2] از تلامذہ میاں نصیراللہ در ١٢٢٧ھ / ١٨٣١ کہ از ضلع تاندہ در دہلی وارد شد ۔

قاضی نورالحق نسیم (١٢٥٥ھ / ١٨٣٩ء ، ١٢٠٠ھ[3] / ١٧٨٥ء) وارد دارلخلافہ گشتہ ۔

والہ : ١٢٣٩ھ / ١٨٢٣ء[4] در سنہ یکہزار دو صد سی و دو ہجری جہت تحصیل علم در دہلی وارد گشتہ ۔

ہدایت اللہ خاں ہدایت :[5] ١٢١٩ھ / ١٨٠٢ء در سنہ یکہزار دو صد نوزدہ ہجریہ مقدسہ رفت حیات بعالم جاودانی پیوست ۔

ان کے علاوہ عیار کے متن میں کسی شاعر کا کوئی سنہ درج نہیں ہے ۔ البتہ ذکا تاریخ کی اہمیت سے نا واقف نہیں ۔ شعرا کا عہد جہاں تک ہوا اس نے تعیّن کر دیا مثلاً بعض کے متعلق جو کسی عصر یا دور کے متعلق ہے ، در عہد فردوس آرام گاہ در عہد محمد شاہ بادشاہ معاصر فلاں فلاں درج کرکے زمانہ کا تعیّن ضرور کیا ہے ۔ صرف وہی شعرا اس سلسلے میں مستثنیٰ ہیں جو ذکا کی دسترس سے باہر تھے ، اس لحاظ سے عیار تقریباً اس کمزوری سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے ۔

---

[1] خوب چند ذکا : عیار الشعرا ، نسخہ لندن ، ص ٤٢٨

[2] ایضاً ص ٤٣٦ [3] ایضاً ص ٤٨٦

[4] ایضاً ص ٨٤٨

[5] ایضاً ص ٨٤٩

میں جن سے شاعر کی فنی حیثیت واضح ہو جاتی ہے ۔ استاد اور کہنہ شعرا کے متعلق استاد اور کہنہ مشق کی تحقیق کی گئی ہے ، نو واردوں کو تازہ مشق کہا ہے قدیم تذکروں کی روایت کے مطابق عیار نے مبہم الفاظ سے بہت کم کام لیا گیا ہے ۔

۱۱ ۔ عیار بارہویں صدی ہجری کے تذکرہ میں اپنی جامعیت کے لحاظ سے ایک نہایت اہم تذکرہ ہے ۔ یہ پہلا تذکرہ ہے جس میں اس دور کے تقریباً تمام شعرا کا احاطہ کیا گیا ہے ۔ اچھے برے چھوٹے بڑے سب شعرا کو شمار کیا گیا ہے ۔ مختلف فریقوں ، گروہوں اور لوگوں اور پیشہ وروں کے متعلق معلومات بہم پہنچائے ہیں اس لحاظ سے عیار اس دور کا ایک جامع موقع ہے جو ادبی دنیا میں دکھایا گیا ہے اور اس دور کی اخلاقی ، ثقافتی ، علمی ، ادبی اور تمدنی حالات سے متعلق اہم اشارات عیار سے دستیاب ہوئے ہیں ، ان حقائق کے متعلق نظر رکھتے ہوئے ہم بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ عیارالشعرا اس دور کے تمدن کی ایک اہم دستاویز ہے ۔

۲ ۔ عیارالشعرا کی تنقیدی حیثیت

ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں :

" اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ اُردو ادبی تنقید کی داغ بیل تذکروں نگاروں کے ہاتھوں پڑی ہے ۔ تذکروں میں چونکہ شعرا کے حالات میں ایجاز و اختصار سے کام لیا جاتا ہے اس لئے کسی شاعر یا اُس کے کلام کے متعلق رائے کی تلاش تو بے سود ہوگی لیکن اُن کے حسن و قبح پر اجمالاً ایسی رائیں ضرور مل جاتی ہیں جن میں تنقیدی نقوش و اشارات سے سوا کسی اور چیز سے تعبیر نہیں کر سکتے ۔ " [1]

---

[1] ڈاکٹر فرمان فتح پوری : تذکروں کا تذکرہ نمبر ، سالنامہ ۱۹۶۲ ، ص ۳۲

ڈاکٹر عبادت بریلوی بھی تذکروں کے ایجاز و اختصار کے پیش نظر تنقید کے اس حد تک قائل ہیں کہ اُن کے اندر متن سے کسی چیز کو تلاش کرنا جو ادبی یا فنّی یا تنقیدی نقطۂ نظر سے مکمل ہو مناسب معلوم نہیں ہوتی ، دیکھنا یہ ہے کہ انفرادی اور شخصی یا ذاتی حیثیت کے حامل ہونے کے باوجود کسی حد تک اُن میں غیر شعوری طور پر وہ عناصر پیدا ہوگئے ہیں جن کو ادبی ، فنّی یا تنقیدی حیثیت حاصل ہے ۔ [۱]

ڈاکٹر سیّد عبداللہ لکھتے ہیں :

" جن لوگوں کے کام تنقید کے مفہوم سے نا آشنا ہیں وہ اکثر خفا ہوتے ہیں کہ ہمارے اُردو کے تذکروں میں تنقید کا نام تک نہیں ، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اُس زمانے میں وسائل تنقید کے کیا تھے ، تذکروں کے اختصار سے یہ غلط فہمی پیدا ہوجاتی ہے کہ قدیم تذکروں میں تنقید نہیں حالانکہ آج بھی مختلف شعرا کے متعلق جو استناد رکھتے ہیں وہ انہی تذکروں کے متعلق اشارات پر مبنی ہیں ۔ " [۲]

لیکن ڈاکٹر خواجہ احسن فاروقی کو اُردو کا یہ سارا ادبی اور تنقیدی رووی کاغذوں کا ڈھیر نظر آتا ہے [۳]

کلیم الدین احمد اُردو تنقید کے بارے میں لکھتے ہیں :

" اُردو تنقید کا وجود محض فرضی ہے ، یہ اقلیدس کا خیالی نقطہ ہے یا معشوق کی موہوم کمر ، اردو تنقید کے ساتھ ساتھ اردو تذکروں پر ہمارے اعتراضات ہوئے اور ان معترضین

---

[۱] ڈاکٹر عبادت بریلوی : بحوالہ تذکروں کا تذکرہ نمبر سالنامہ ، ۱۹۶۴ ، ص ۳۵
[۲] ڈاکٹر سیّد عبداللہ : بحوالہ اُردو تذکروں میں نکات الشعرا کی اہمیت ، ص ۸۲
[۳] ڈاکٹر خواجہ احسن فاروقی : بحوالہ اردو تذکروں میں نکات الشعرا کی اہمیت ص ۸۲

کے پیش پیش کلیم الدین احمد ، ڈاکٹر احسن فاروقی اور عبدالشکور ہیں ۔" [1]

کلیم الدین احمد مزید لکھتے ہیں :

" جس طرح اردو شعرا شاعری کی ماہیت نظم کے مفہوم سے واقف نہیں تھے اسی طرح تذکرہ نویس تنقید کی ماہیت سے ، اس کی صنف اس کے صحیح پیرائے سے آشنا نہ تھے ان تذکروں کی اہمیت محض تاریخی ہے ، یہ دنیائے تنقید میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے ، ادبی دنیا حد سے بڑھ چکی ہے ، ہمیں ان تذکروں سے کچھ سیکھنا نہیں ہے ۔ جہاں تک تنقید کا واسطہ ہے ان تذکروں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے ۔" [2]

ان مختلف آرا کے پیش نظر کہنا پڑتا ہے کہ معترضین اس امر سے آگاہ نہیں کہ تنقید کا مذاق ہر دور میں یکساں نہیں رہا ۔ ہر ملک اور ہر دور میں اس نقطۂ نظر سے تبدیلیاں آتی رہیں ۔ عربی زبان کا مشہور ادیب اور نقاد ابوالفرج قدامہ [3] طرز بیان کو شعر کی خوبی سمجھتا ہے ۔ داخلیت اس کے یہاں معیار نہیں ۔ ابن رشیق [4] بھی ادائے بیان کے لئے نئے نئے انداز نکالنا بتاتا ہے ۔ جس سے علم بلاغت معنی بیان کو جنم ملا ۔ نظامی عروضی سمرقندی [5] علم عروض و قوافی پر قابو رکھنا استاد کی پرکھ بتاتا ہے ، ڈاکٹر شوکت سبزواری [6] بھی شعر کی خوبیاں سادہ رواں ، بندش کی چستی ، متانت تشبیہات کی ندرت بیان کرتے ہیں ۔

---

[1] کلیم الدین احمد : بحوالہ اردو تذکروں میں معیارالشعرا کی اہمیت ، ص ۳۰ ۔ ۳۹
[2] کلیم الدین احمد : بحوالہ تذکروں کا تذکرہ نمبر سالنامہ ۱۹۷۲ ، ص ۳۲
[3] ابوالفرج قدامہ : ایضاً ص ۳۳
[4] ابن رشیق ، تذکروں کا تذکرہ نمبر سالنامہ ۱۹۷۲ء ، ص ۳۲
[5] نظامی عروضی سمرقندی : ایضاً ص ۳۲
[6] شوکت سبزواری : ایضاً ص ۳۲

رفتہ رفتہ معنی الفاظ کے تابع ہونے لگے ۔ اس دور میں تنقید کا معیار یہی تھا ، خارجیت داخلیت پر حاوی تھی ، موضوع مواد یا معنی نہیں بلکہ ہئیت الفاظ اور علم بیان کے لوازمات تنقید کا محور تھے اور تنقیدی قدر و قیمت تعیّن کرنے کے لئے لفظی تنقید کے اصول و ضوابط سے ہٹ کر دیکھنا مناسب نہ تھا ، انیسویں صدی کے وسط تک یہی معیار تنقید رہا ۔ نکات الشعرا ، مخزن نکات سے لے کر آبِ حیات کے تذکرے اسی اصول کے پابند تھے ۔

اٹھارویں صدی کے اوائل میں فورٹ ولیم کالج کی تعمیر نے نمایاں اثر ڈالا وہاں اس زمانہ ناقدین یعنی تذکرہ نگاروں کے انداز فکر اور اسلوب نگارش پر نمایاں اثر ڈالا ہے ۔ طبقات الشعرا ہند گلستان سخن ، گلشن بے خار ، شمیم سخن اور آب حیات کے تنقیدی لہجے اس سے متاثر نظر آتے ہیں ۔

اس لئے کلیم الدین احمد کی رائے غیر اہم نظر آتی ہے کہ اِن تذکروں کی اہمیت محض تاریخی ہے ۔ یہ دنیائے تنقید میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے ، افسوس کلیم الدین احمد کو سترھویں اور اٹھارویں صدی کے معیار کے بجائے تذکروں کو بیسویں صدی عیسوی بلکہ اپنے معیار کی روشنی میں دیکھتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ ہر زمانہ ہر دور اپنی علیحدہ خصوصیات کا حامل ہوتا ہے ۔

خوب چند ذکا کا تذکرہ عیارالشعرا دور اوّل کی تمام تنقیدی خوبیوں سے مالا مال نظر آتا ہے جس میں ربط کلام ، خوش فکری ، تلاش الفاظ و معنی ، گفتگو کی صفائی ، نظم و ضبط کا سلیقہ ، طبع رنگین ، ایہام گوئی ، سیر مشقی ، درست فقرات ، فصاحت ، فقرہ بدیع کیفیت ، برجستگی ، محاورہ شناسی ، دقیقہ شناسی ، پاکیزگیٔ زبان وغیرہ پہلوؤں کو بنظر غور دیکھا گیا ہے ۔

ڈاکٹر عبادت بریلوی ان عبارات کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

" تذکروں میں ان اشارات کو بڑی اہمیت حاصل ہے ، ان کا تجزیہ کرتے ہوئے پتہ چلتا ہے کہ چار عناصر سے مرتب ہے ۔ اوّل شاعروں کے کلام پر رائے ، دوم فارسی شاعر سے مقابلہ ، سوم کلام پر اصلاح ، چہارم اس زمانے کی ادبی تحریکوں پر اشارے ۔ " [1]

ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں :

" اردو کے تذکروں میں جو تنقیدی اشاروں کے اصول کار فرما نظر آتے ہیں وہ بے وقعت نہیں ان کی اہمیت آج بھی مسلم ہے ۔ اگر کوئی شخص اس نقطۂ نظر سے قدیم تذکروں کا مطالعہ کرے گا تو صرف یہ ہی نہیں کہ یہ تذکرے اپنے وقت کے مذاق سخن اور طرز تنقید کے نمائندے نظر آئیں گے بلکہ ان کی دائم و قائم تنقیدی اہمیت کا اعتراف کرنا پڑے گا ۔ " [2]

ان تمام اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عیارالشعرا کا تنقیدی مطالعہ کیا جائے تو بات واضح طور پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ عیارالشعرا کافی اور وافی طور پر اس دور کا اہم نمائندہ ہے اور خوب چند ذکا کی نگاہ اس سلسلہ میں بہت گہری ہے ۔ ذکا نے تقریباً ہر شاعر کے متعلق اپنا نقطۂ نظر عیاں کیا ہے یا اس کے متعلق تنقیدی اشارے دئیے ہیں ۔ تذکرہ کوئی ہزار شعرا پر مشتمل ہے جن میں سے کوئی چھ سو کے قریب شاعر ایسے ہیں جن کو صرف اور صرف ذکا نے ہی متعارف کرایا ہے اور ان کے کلام کے مصائب و محاسن درج کئے ہیں ۔

---

[1] ڈاکٹر عبادت بریلوی : بحوالہ تذکروں کا تذکرہ نمبر سالنامہ ، ۱۹۶۲ء ، ص ۳۲

[2] ڈاکٹر فرمان فتح پوری : ایضاً ، ص ۳۵

خوب چند ذکا کا اسلوب تنقید زبان میں شیریں ، اور شعرا کے متعلق احترام پر مبنی ہے ۔ اندھی عقیدت قدیم مشرقی اخلاق کا جزو ہے لیکن عیارالشعرا میں تنقید کا سلسلہ توازن پر مبنی ہے ۔ تنقید اور سیرت میں بے جا رعایت نہیں ہے ۔ اظہار رائے میں دیانت داری ہے ۔ حاتم کی شراب نوشی اور کلام کی تعریف دونوں درج ہیں انعام اللہ خاں یقین کا واقعہ اور شاعرانہ کمال دونوں بیان کئے گئے ہیں ۔ شاعروں کے متعلق تنقیدی مواد کافی سے زیادہ برہنہ اور واشگاف لفظوں میں درج ہے ۔ معاصر دوستوں کے سلسلہ میں صحیح رائے دینا کوئی معمولی کام نہیں لیکن ذکا نے اس سلسلہ میں بے جا رعایت نہیں کی ۔ تنقید کے سلسلہ میں لہجہ میں نرمی اور حلاوت ضرور ہے ذکا علاقائی تعصّب سے بے نیاز ہے بلکہ حق بہ حق‌دار باید رسید کا مکمل طور پر حامی اور قائل ہے ۔ ذکا نے اشعار کا انتخاب نہایت پسندیدہ کیا ہے جو ذکا کے تنقیدی شعور پر پیدا کرتا ہے ۔ سچائی ، صفائی اور بے باکی ذکا کی تنقید کا طرّہ امتیاز ہے ۔ ادب اپنے سماج کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔ عیارالشعرا میں معاشرہ زبان گفتگو ، اخلاق و عادات ، رسم و رواج اور معاشی اور سیاسی حالت کا بھی اندازہ ہوتا ہے ۔

عیارالشعرا میں کوئی ایک ہزار شعرا کے کلام پر تبصرہ ہے ۔ اس تمام تنقیدی اشاروں کو درج کرنا مناسب نہ ہوگا ۔ مثال کے طور پر ردیف ~~اول~~ الف میں مندرجہ شعرا پر تنقیدی اشارے ملاحظہ ہوں ، دیگر شعرا کے متعلق اسی طرح اندازہ کر لیجئے ۔

آفتاب عالم : [1] کلام معجز نگارش برگزیدہ و اشعار بلند اقتدارش منظور نظر صاحب دلاں گوہر معانی در رشتہ نظم کشید و جواہر و زواہر سخندان ~~بر~~ ترسیم تعبیہ فرمودہ ۔

اسد :- [2] فکر رسائے دارد

---

[1] عیارالشعرا ص ۳
[2] عیارالشعرا ص ۵
(حوالہ کے لئے عیارالشعرا کے صفحات کے بجائے مسلسل نمبر شعرا درج ہیں)

آصف :- طبع رنگین داشت و قدر رنگین طبعان می شناخت (عیار ۵)

امیر مرزا میندھو :- طبع رسا دارد و خاطر معنی زا - (عیار : ۷)

احسن :- بیشتر ایہام می گفت و با خوبی سرانجام می پذیرفت (عیار : ۱۰)

آبرو :- مائل به ایہام و معروف به ہمت و تلاش مضامین نوبسیار داشت -
(عیار :)

ارمان شاه علی :- فکر درست دارد (عیار : ۱۰)

احمد صمصام :- بهرحال خوش می گویا (عیار : ۱۱)

انشاء : از مشاهیر سخن طراز آن ضلع واقعه گشته بزور طبیعت شعر خود
را بپایهٔ اعلی رسانیده و شهرهٔ آفاق گردیده (عیار : ۱۵)

افسوس :- از کلام بجهت التیامش بوی فصاحت بمشام جان می رسد
(عیار : ۱۸)

آشفته : مرزا رضا قلی آشفته طبل اوستادی نوازد و شعرش دردی دارد -
(عیار : ۱۹)

امین : بتلاش شعر ہمت می گمارد بر غزلیات طرحی و طبیعی فراہم ساخته
سر سخن دارد - (عیار : ۲۰)

اشرف : سخن بپایداری می گوید (عیار : ۲۳)

احسان : فکر بدیع دارد و این اشعار آبدار از تصنیف شریف آن معدن
کرم و اشفاق بنده ذکا بقلم نیاز رقم می دهد (عیار : ۲۶)

مرزا احسن علی : شعرش خالی از کیفیت نیست (عیار : ۲۷)

احمد بیگ احمد : اشعار آبدار از طبعش چکیده خالی از لطف و تلاش
نیست (عیار : ۲۹)

اسد کیرت سنگھ : اکثر غزلیات هندی هم به آب و تاب از و سرانجام یافته -
(عیار : ۳۰)

انور ولی محمد : اشعار برجستہ و پُر مضمون از تصنیف اوست (عیار : ۳۱)

آزادہ آرام سنگھ : تحریر را خلاف محاورہ و ناجائز مںگاشتہ بپاس بقائی نامش کہ سوائے ازیں در دنیا ہیچ نداشت ایں طور قافیہ اش را درست کردم (عیار : ۳۲)

احمد : سخن سنج فصاحت بیان فکر بسیار درست دارد و کلام بصفائی می گوید (عیار ۳۷)

آتش : در عروض و قافیہ دسترس دارد و اشعارش انواع و اقسام تالیف ساختہ ـــــ در تلاش معانی و دقیقہ شناسی دیگر ہمسری او را کردن نمی تواند (عیار : ۳۹)

امیر شیخ امراللہ : کلامش خالی از دلچسپندگی نیست (عیار : ۴۱)

آفاق فریدالدین : صاحب تلاش فکر درست دارد (عیار : ۴۳)

امین میر محمد امین : بتلاش می گفت (عیار : ۴۶)

افسر غلام اشرف : اشعار پاکیزہ گفت (عیار : ۴۷)

اکبر مکرم الدولہ : تلاش کامل بکار می برد (عیار : ۴۸)

الم میاں صاحب میر : گوشہ اشعار دیگراں بنام خود مشہور می کرد (عیار:۵۰)

الم : خوش فکر و صاف گو (عیار : ۵۱)

امید قزلباش خاں : شاعرا غرا و زبردست (عیار ۵۲)

اوباش : کلامش لطف دارد (عیار : ۵۲)

ایمان : نہایت سیر مشق (عیار ۵۷)

آزردہ : در دورہ ہائے سابقین شعر رطب و یابس بحسب قیافہ خود می گفت (عیار ص ۸۵)

بیکس امام بخش : از کم بے مائیگی ردیف و قافیه نداشت ہر چه بزبان می گزشت از وے سرمی یاران مجلس را در مشاعره شغلی تضحیک بهوسیده بود و دیگران را بخنده می آورد و اشعار خود بآواز بلند خوانده اصلاً سنجیدگی لب نمی کشاده۔ (عیار : ۱۲۸)

حاتم : در دہلی سخن خوب مہی گفت بلکه استاد وقت بوده تلاش کامل بکار بود (عیار : ۲۲۹)

میر حسن : مثنوی خوب گفته دران جودت طبع بسیار بکار بود و شعرا ضرا می گفت ۔ (عیار : ۲۵۳)

حشمت : از کهنه مشقاں است تلاش خطیر در ابیات بهم رسانیده (عیار : ۲۵۳)

میر محمد رضا شوشتری : عالم و فاضل و شاعر فارسی تحصیل علم و عروض و قوافی بوجه احسن نموده ۔ (عیار : ۳۵۱)

صاحبقراں : شخص اوباش است ۔ بزبان ہزل گو جعفر زٹلی ثانی می داند از سر محاوره الفاظ فحش که سوائے ازیں حرف دیگر بزبان نمی دارد و سخن گویاں آں دیار باصلاح شعر از کمتر تندہی می فرمایند چنانچه این عاصی ہم باقتضاء و بمقتضائے لاچاری که شعرے ازیں گفتگو خالی نیافت این ابیات درج نمود (عیار : ۵۰۸)

عابد : بفکر ریخته می پرداخت اگرچه از سخن سنجاں این اصلا مطابق نیست الا چوں در تذکره اشعار رطب و یابس ہر کدام نوشتن ، بقیه قلم می دید (عیار : ۵۷۷)

مہماں : بعضے از غزل آتش که بمن رسیده ردیف و قافیه درست نیافتم (عیار : ۸۲۸)

لاله بشن سنگھ یکرنگ : رطب و یابس بقدر استعداد می گوید (عیار : ۹۹۱)

ذکا نے اپنے تذکرے میں اپنے حسن اخلاق کے مطابق ہر شاعر کو اچھے الفاظ سے یاد کیا ہے ۔ یہ حقیقت میں اپنے حسن اخلاق کا نتیجہ ہے البتہ یہ حسن اخلاق کی روش اندھا دھند نہیں ہے بلکہ جہاں جو چیز دیکھی بڑی دیانت داری سے بیان کر دی ۔ اشپرنگر تنقیدی[۱] سے عیار کو بڑا غیر معتبر تذکرہ کہتا ہے ۔ ہماری رائے اس کے بالکل برعکس ہے ۔ ذکا نہایت محتاط انسان ہے ۔ ہر بات نہایت احتیاط سے کہتا ہے ۔ افراط و تفریط سے کام نہیں لیتا ۔ جہاں اپنے علم و فن سے اس کو کام نظر آئے بالصراحت بیان کر دئیے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیارالشعرا صرف کتاب المناقب نہیں بلکہ تنقید کا پورا پورا شعور پیدا کرتا ہے جو اس دور میں مروّج تھا ۔ دیکھیے آرام سنگھ[۲] زادہ ، امام بخش[۳] بیکس ، صاحبقراں[۴] ، عابد[۵] ، بیر[۶] خاں ، کھتریس اور لالہ بشن سنگھ[۷] پرنگ کے متعلق کس طرح سے تنقید کرتا ہے ۔ ان حقائق کے پیش نظر عیارالشعرا کو غیر معتبر اور تنقیدی شعور سے خالی کہنا مناسب نہیں ۔

۱؎ طفیل احمد بی اے : یادگار شعرا ، ص ۹

۲؎ خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۳۶

۳؎ خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ، ص ۱۰۱

۴؎ خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۶۳

۵؎ خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ، ص ۵۳۱

۶؎ خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ، ص ۶۲۱

۷؎ خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ، ص ۹۲۱

۵ ۔ عیارالشعرا کی سوانحی حیثیت

ادبی تنقید کی طرح سوانح نگاری کی بنیاد بھی قدیم تذکروں سے پڑی قدیم شعرا کی زندگی سیرت و شخصیت کے خطوط انہی تذکروں سے ملتے ہیں ۔ اُردو ادب میں آج تک شخصیت اور سوانح نگاری پر جتنی کتابیں ملتی ہیں اُن کی بنیاد یہی تذکرے ہیں اور اُن کو مواد یہیں سے ملا ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ ان تذکروں میں شاعر کی مکمل زندگی تاریخ پیدائش تربیت اور مفصل حالات نہیں ملتے جس کی وجہ سے ایک تو تذکروں کا ایجاز و اختصار ہے ۔ دوسرے اُس دور میں ملاقات ارسال و ترسیل اور آمد و رفت کے وسائل آسان نہ تھے جن سے حالات تفصیل سے دستیاب نہیں ہوتے تھے بہر حال جو کچھ محفوظ رہ گیا غنیمت ہے ۔

یہ بھی صحیح ہے کہ بعض تذکرے تعصبانہ روش کے پیش نظر شخصیت کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں اور وہ بگاڑی ہوئی صورت ہمیشہ قائم رہتی ہے ۔ یہ اپنی اپنی نیّت کا معاملہ ہے جس میں کسی کو دخل نہیں البتہ اکثر تذکروں میں بے لوث اور بے ریا تبصرے ملتے ہیں ۔ ان کی تحریروں میں اخلاقی رواداری حق گوئی اور اعتدال کی مثالیں ملتی ہیں ۔

عیارالشعرا ایسے ہی تذکروں میں سے ایک منہ بولتی مثال ہے ۔ ذکا نے خاکسار کا تذکرہ کرتے ہوئے میر کے احساسات کو دہرایا ہے لیکن خاکسار کی شان میں فرق نہیں آنے دیا ۔

اپنے متعلق جا بجا خاکسار ہیچ مدان ۔ احقر ۔ حقیر ۔ کمترین ۔ بندہ ۔ عاجز و بے نوا ۔ الفاظ استعمال کرتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ذکا اپنے رکھ رکھاؤ سے بالکل بے نیاز ہے ، ایسے انسان جس کو ذاتی طور پر کسی فخر و تفاخر کی ضرورت نہ ہو دوسروں کے متعلق ہمیشہ اعتدال پر مبنی گفتگو کرے گا ۔

ذکا نے تذکرہ میں جن شعرا کی تصویر پیش کی ہے اُن میں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں وہ ذاتی طور پر جانتا ہے یا اُس کے متعلق کسی دوست نے اطلاع دی ہے جس کے ثقہ ہونے پر کسی قسم کا شبہ نہیں رہتا ۔ ذاتی واقفیت کی بنا پر جو چیز درج کی جائے اُس سے داستان میں جان آجاتی ہے ۔ خوب چند ذکا نے بعض لوگوں کے حالات کا اندراج بہت اختصار سے کیا ہے ۔ البتہ اُس کے زمانہ کا تعیّن ضرور درج کر جاتا ہے ۔ اکثر حالات نہایت مختصراً عمدہ انداز میں پیش کرتا ہے ۔ جس کے متعلق اُس کو ہرگز شبہ نہیں ہوتا ۔ اس سلسلہ میں وہ گہرائی میں نہیں جاتا ، ہم گذشتہ اوراق میں تحریر کر آئے ہیں کہ وہ کسی موقع پر بھی احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے ۔ ہم نے عیارالشعرا کا مقابلہ متعدد تذکروں میں کیا ہے ۔ عیار میں مندرج سوانح بہت اختصار سے ہیں اور دوسرے تذکروں سے بعض جگہ اختلاف بھی نظر آیا ہے۔ تھوڑی اور ٹھوس بات عیار کا سلیقہ ہے ۔ جہاں بات اُس کے ذاتی مشاہدہ کی ہوتی ہے اپنا حوالہ ساتھ شامل کر دیتا ہے ۔

شاعر کی شاگردی و استادی ، ہمعصری پیشہ ، رشتہ داری ، قومیت ، اسلاف و خلاف ، ظاہری ہئیت ، شاہی اعزازات و خطابات ، مشاغل و سیرت ، فنی مہارت وغیرہ موضوع واضح طور پر بیان کرتا ہے ۔ چند احباب کے متعلق ذکا کے بیانات ملاحظہ ہوں کہ وہ کس طرح احتیاط سے سوانحی حالات درج کرتا ہے ۔ جن لوگوں کے حالات سے مکمل طور پر آگاہ نہیں واضح طور پر اعتراف کر لیتا ہے لیکن ذکا نے تذکرہ میں تواریخ و سنین کا التزام بہت کم کیا ہے ۔ یہ بات بھی اُس کی احتیاط پسندی پر دلالت کرتی ہے ۔

ذکا کے تذکرہ میں سوانح نگاری کے عمدہ نمونے ملتے ہیں ۔ چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں :

حاتم :- اول[1] سپاه گری می نمود -

حشمت : [2] برادران بسبب ترجمہ خدمات جواہر خانه حضور حضرت فردوس آرام گاه منسلک بود اکنون بمعلمی بسر می برد -

شیخ نجم الدین عرف شاه مبارک :- [3] تخلص آبرو از اولاد شاه محمد غوث گوالیاری قدس الله بشاگردان سراج الدین علی خان آرزو و معاصر میان شاکر ناجی و شیخ شرف الدین مضمون بود -

اسد عیرامانی :- [4] در سرکار نواب افضل خان که از برادران والا خطاب نجیب الدوله بهادر مغفور بود از دهلی به لکهنو رفت از دست رهزنان کشته شد -

احمد صمصام الله :- [5] مرد سپاهی پیشه بود در ضلع شرق فائز گردید -

احسان الله خان :- [6] دست بیعت جناب میان محمد امان مرحوم داد شعر نوزدہ قدرت الله قاسم گذرانیده -

آرام خیرالله :- [7] در ایامیکه مجلس مراخته بخانه نواب صاحب موصوف حسن انعقاد یافت ، غزل طرحی مشاعره سر انجام می دہد و بنظر محمد نصیرالدین نصیر می گذرانید ــــ بسرمند رفته بمعارضه بیضه بمرد -

انجام :- [8] انجام تخلص ملک نواب بقاء الله خان که برادر زاده عمده الملک نواب امیر خان بود و خان عالم خطاب درشت و بعضے گویند که این تخلص عمده الملک امیر خان بود -

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا : فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخه انڈیا آفس لندن ، ص ۲۴۹

[2] ایضاً ص ۲۵۳

[3] ایضاً ص ۸
[4] ایضاً ص ۹

[5] ایضاً ص ۱۱
[6] ایضاً ص ۱۲

[7] ایضاً ص ۱۲
[8] ایضاً ص ۱۲

افسوس : [1] میر شیر علی افسوس متوطن نار نول ابن میر علی مظفر خاں داروغہ نواب عالیجاہ شاگرد رشید میر حیدر علی حیران است۔

آگاہ نور خاں :۔ [2] از احوالش کماحقہٗ آگاہ نیستم ۔

آرام پریم ناتھ دہلوی :۔ [3] آرام تخلص قوم کھتری بہزادی پیش کار دفتر بفارسی و ہندی و انشا پرداشی مہارت داشت۔ باسلام آباد رفتہ ودیعت حیات مستعار نمود ۔

امیر شیخ امیراللہ :۔ [4] از ساکنین شاہ جہان آباد است در رمل دستگاہ دارد واکثر در مشاعرہ غزل طرحی دارد

آفاق میر فریدالدین :۔ [5] خلف میر بہاءالدین یکے از اقربایان حضرت شاہ سلیمان شاہ مرحوم است ، ساکن قصبہ جلال آباد شاگرد ثناءاللہ خاں فراق کلاہ درویشی بر سر داشتہ اکثر در مشاعرہ وارد می شود و غزل طرحی سر انجام می دہد ۔

ان سوانحی حالات میں بعض احباب کے سلسلہ میں ایسے حالات کا بھی ذکر کر دیتا ہے جنہیں شاید خود پسند نہ کرے ۔ شعرا کے متعلق اُن کا عاشقانہ مذاق شراب خوری و معشوقانہ روش اور لا ابالیانہ روشوں کا ذکر بے تکلفی سے کرتا ہے لیکن احترام کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا ۔

عیار میں مندرج شعرا کے حالات میں سے دو تہائی شعرا کے حالات ذکا کے خود تجسس کا نتیجہ ہیں اور آنے والے تذکرہ نگاروں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ اس نقطۂ نظر سے عیارالشعرا سوانح نگاری کا ایک عظیم معجم ہے جس میں سیکڑوں غیر معروف لوگوں کا ذکا نے تعارف کرایا ہے ۔

---

[1] اقتباس عیارالشعرا از خوب چند ذکا ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، فوٹو سٹیٹ کاپی ص ۱۸

[2] ایضاً ص ۲۱۸ [3] ایضاً ص ۲۲ [4] ایضاً ص ۲۱ [5] ایضاً ص ۲۳

" ب " عیارالشعرا میں سیرت نگاری

سیرت نگاری سوانح نگاری کا داخلی پہلو ہے ۔ پرانے تذکروں میں روایت، اخلاق ، وضع داری سیرت کی عکاسی میں حارج عیارالشعرا میں ذکا نے تقریباً ہر شاعر کو پسندیدہ الفاظ سے یاد کیا ہے ۔ یہ اُس دور کا اسلوب تھا یا اُن لوگوں کی فطری صلاحیت تھی جس کے وہ سراپا مظہر تھے ۔ اصلی سوانح کے ساتھ ساتھ سیرت کا احترام ضرور کیا ۔ ذکا کے تذکرہ میں ایجاز و اختصار کے باوجود جامعیت ہے ۔پیشوں اورستائش اخلاق سے شخصیت کی وضاحت کرتا ہے ۔ سیرت نگاری میں عیار اوباش خوش اختلاط صاحب ارتباط جیسے الفاظ اکثر ملتے ہیں ۔لیکن سیرت کے سلسلے میں جہاں اہم موڑ آئے ، نہایت دیانت داری سے کام لیا ہے ۔ اعتدال اور انصاف کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا ، بے جا رعایت نہیں کرتا ، دوستوں کی مدح سرائی نہیں کرتا لہجہ ضرور نرم ہے لیکن کسی کی حق تلفی نہیں کرتا ، طبع سلیم کا حامل ہے ، اُس کے فن میں حلاوت ہے ۔ ذکا نے سیرت اور ماحول کا نقشہ نہایت چابکدستی سے پیش کیا ہے ۔ واقعہ نگاری میں خود درد کے حالات دیکھیے کس کمال سے سیرت نگاری کرتا ہے ۔

عیارالشعرا میں سیرت کے متعلق تقریباً ہر شاعر کے لئے چند کلمات ضرور لکھے ہیں ان میں سے چند ایک احباب کے متعلق ذکا کے سیرت نگاری کے حالات ملاحظہ ہوں :

میر میرزا مینڈھو : [1] آوازہ فیض رسانی و قدر دانی اش گنجینہ دردور پیچیدہ

اثر :۔ [2] سراپا ، اشفاق با وقار انیس و شفیق و غمگسار واقف بسر حق آگاہی راضی بمرضیات الٰہی ۔

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، مسلسل نمبر ۲
[2] ایضاً ص ۲

اثر میرامانی :- ؁[1] مرد یار بادش شگفته پیشانی نیک زندگانی واقع شده -

ارمان شاه‌علی :- ؁[2] جوان شائسته صاحب قلق مسموعه شد -

آشنا زین العابدین :- ؁[3] از سادات گجرات خیلے نیک ذات بود -

آگاه نور خاں :- ؁[4] شخص دوست دار نیک گفتار -

انسان :- ؁[5] مردے سپاہی پیشه عمده روزگار بود در عہد محمد شاه بادشاه -

احمد بیگ :- ؁[6] بسیار خوش خلق و یار باش و رفیق سرکرده اہل توفیق

اسد کیرت‌سنگھ :- ؁[7] انسان شائسته قابل بحلیه مروّت و وقار آراسته و بزیور مصدق صدق و صفا پیراسته

انور ولی خاں :- ؁[8] خیلی محکم ارتباط و دوست اختلاط و مرد بزرگ و ہوشیار اہل تفرس و مستعد معلوم شد -

اسیر بلند روز :- ؁[9] بزور قوت بے نظیر روزے دم فیل خود بدست گرفته جانب خود کشید ہر چند فیل بانه با ہمّت تمام و تنبیه با پیش روانی او مصروف بود در پس می آورد و جنیدن نمی توانیست -

آرام جمن لال :- ؁[10] حلیم الطبع -کریم الاخلاق توجه فرمائے سراپا اشفاق -

---

؁[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، مسلسل نمبر ۹

؁[2] ایضاً ، مسلسل نمبر ۱۰ ؁[3] ایضاً ، مسلسل نمبر ۷

؁[4] ایضاً ، مسلسل نمبر ۲۸ ؁[5] ایضاً ، مسلسل نمبر ۲۹

؁[6] ایضاً ، مسلسل نمبر ۳۰ ؁[7] ایضاً ، مسلسل نمبر ۳۱

؁[8] ایضاً ، مسلسل نمبر ۳۱ ؁[9] ایضاً ، مسلسل نمبر ۳۳

؁[10] ایضاً ، مسلسل نمبر ۳۳

احمد اخوند : [1] انسان خلیق و با مزہ ، پر حیات۔

آفرین شیخ قلندر بخش : [2] مرد خوب و طبع مرغوب دارد ۔

: ۔ [3] بسیار متواضع حلیم الطبع ، نیک ذات ، ستودہ صفات ، بموجب رویہ خاندان عالی صدر نشین یار باش واقف کار است ۔

انیس : [4] مرد دانائے جہاں متحمل مزاج ، خوش خلق ، سراپا ابتہاج ، متواضع دوست آشنا ، صاحب سلوک ۔

ایمان : [5] شیر محمد خاں جیلی گرم ارتباط ، اہل تخوّس وذی شعور دانائے زمان بے غرور پسندیدہ اطوار خجستہ کردار ۔

اشتیاق شاہ ولی اللہ : [6] فقیر مشرب اکثر اوقات بتوکّل دریافت راضی و مصروف می ماند ۔

آفتاب رائے رسوا : ۔ [7] جوہری پسرے بلا قید مہذب دائم الخمر وارستہ مزاج غالب اوقات صراحی در دست داشت و نوشاں خوشیلی به بازار می گشت و اشعار موزوں و غیر موزوں بر زبانش می گذشت در حالت نشہ اکثر ذاتات نا شائستہ ازو با وقوع می آید ۔

حاتم : ۔ [8] درویش مرتاض بود در ایام نواب عمدہ الملک امیر خاں بہادر شراب و بھنگ وغیرہ بکثرت می نوشید ، عجیب خلیق صاحب دل ، سراپا شفقت بود ، دریں ایام بہم مرد بزرگ و زیرک منصف باقسام کرم ، بخوبی ما باہم رسیدن اشکال است ۔

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، مسلسل نمبر ۳۷ [2] ایضاً مسلسل نمبر ۳۹
[3] ایضاً ، مسلسل نمبر ۵۲ [4] ایضاً ، مسلسل نمبر ۵۲
[5] ایضاً ، مسلسل نمبر ۵۷ [6] ایضاً ، مسلسل نمبر ۵۹
[7] ایضاً ، مسلسل نمبر ۲۲۳ [8] ایضاً ، مسلسل نمبر ۲۲۹

حکیم :- [1] جامع کمالات و مستغنی الاوقات است از علوم متعارفہ بس با خبر و از استدراک نمودش ، شریف فنّ طبابت ، کما حقّہ ، ماہر ، ظریف الطبع صاحب کیوم عمدہ وضع و اہل ہمم -

غرض تمام تذکرہ اسی اسلوب پر مبنی ہے - کوئی ایسا شاعر نہیں جس کے متعلق ذکا نے چند کلمے نہ لکھے ہوں -

۲ - "عیارالشعرا کی تاریخی اہمیت"

فن تذکرہ نگاری بلا شبہ علم تاریخ کا حصّہ ہے اس کو تاریخ سے الگ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی تذکر ے تاریخ کے اوصاف سے خالی ہو سکتے ہیں - یہ صحیح ہے ان میں سنین کی پابندی شدت سے نہیں لیکن عہد کا تعیّن ضرور پایا جاتا ہے -

عیارالشعرا کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم بیان کر چکے ہیں کہ عیار میں سنین پیدائش یا وفات درج نہیں - کُل آٹھ شاعروں کے متعلق سنین درج ہیں - البتہ ہر شاعر کا عہد ضرور متعیّن کر دیا گیا ہے ، درباروں سے شعرا کی وابستگی کے اشارات عیار میں بکثرت ملتے ہیں ، ادوار کے تعیّن سے ہر دور کی خوبیاں ، برائیاں ، خصوصیات نظر میں آ جاتی ہیں - معاشی اور معاشرتی اشار ے بکثرت ملتے ہیں -

عیارالشعرا محمد شاہی دور کی تصنیف ہے - ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء سے ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء تک عیار میں اِس دور کی مکمل ادبی تاریخ کی جھلکیاں نمایاں نظر آتی ہیں - شعرا کے ادوار ادبی ، سیاسی تحریکوں کے اشارات ملتے ہیں - شعری محفلوں ، مشاعروں ، مراختوں اور اخلاقی قدروں کی نشان دہی ہوتی ہے جن سے ہم مندرجہ ذیل نتائج برآمد کر سکتے ہیں -

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، مسلسل نمبر ۳۵۷

اس زمانے میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں بڑا اتحاد تھا ۔ علم و ادب اور شعر و سخن مشترک ورثہ سمجھا جاتا تھا ۔عیار میں ہندو مسلم مذہب کی اور دیگر مذاہب کے لوگوں کا تذکرہ موجود ہے ۔ بعض شعرا قید مذہب سے آزاد تھے ۔

اہل قلم ، اہل سیف بھی تھے ۔ سخن فہمی اور شمشیر شناسی میں تضاد نہ تھا جنہیں ذکا کا اکثر سپاہی پیشہ وغیرہ الفاظ سے یاد کرتا ہے ۔

درویشی اور شاعری دوش بدوش چلتی رہی ، میر درد ، حاتم اور آن کے باقی و دیگر تلامذہ اس موضوع میں دیکھے جاتے ہیں ۔

زمانہ میں انحطاط کا رنگ نمایاں تھا اس لئے بعض شاعر غزل گوئی کی طرف مائل تھے ۔ مشاعرے معاشرت کا جزو بن گئے اور آن کی حیثیت ادبی جلسے کی ہی نہیں تھی بلکہ تنقیدی ادارے کی بھی تھی ۔

سلطنت مغلیہ کے زوال کے ساتھ ساتھ فارسی شاعری و ادبیات بھی زوال پذیر نظر آتی تھی اور اس کی خاکستر اردو کے لئے سامان وجود بن گئی تھی ۔

ریختہ گوئی کو عروج حاصل رہا تھا حتی کہ مستشرق بھی ریختہ میں ہی کہنے کو فخر جانتے ۔ شعرا کا درباروں میں کیا مقام تھا اور وہ بادشاہوں اور نوابوں کے کس حد تک محبوب نظر تھے ۔ بادشاہ خود کس حد تک شعروں میں رغبت رکھتے تھے ۔

احمد نگر ، فرخ آباد ، لاہور ، لکھنؤ ، عظیم آباد ، مرشد آباد ، حیدر آباد ، دہلی شاعری کے مرکز تھے ۔ سماجی حالت ادب اپنے سماج کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔عیار میں معاشرہ زبان ، گفتگو اخلاق و عادات ، رسم و رواج اور ملک کی معاشی حالت اور ماحول کا اندازہ ہوتا ہے ۔

شعر و شاعری کے رجحانات اور ذوق سخن کی نشان دہی ہوتی ہے ۔ غرض اس طرح کے بے شمار تاریخی نکات عیارالشعرا کے مطالعہ سے نمایاں ہوتے ہیں ۔ چند احباب کے متعلق تاریخی اشارات بطور مثال و نمونہ ملاحظہ ہوں ۔

آصف : رکن السلطنت الغالیہ ، عیاں ، المملکت البالیہ ظہیر سری مشیر تدبیر مملکت وزیر الممالک مدارالمہام جناب یحیی خاں ، آصف الدولہ بہادر وزیر جنگ ۔ (عیار مسلسل نمبر ۳)

آرزو : نسخہ سراج اللغات و چارغ ہدایت و چند رسالہ در علم تشریح بعض قطب فارسیہ بر صفحۂ گیتی یادگار است ۔ (عیار مسلسل نمبر ۵)

آبرو : از مشاہیر سخن داران عہد حضرت فردوس آرامگاہ بود ۔ (عیار مسلسل نمبر ۸)

آرام خیراللہ : برفاقت نواب ظفر یاد خاں بہادر معزّز مکرم بود ۔ (عیار نمبر ۱۲)

انشاء : والد ماجدش در ایّام ثروّت و حشمت امیرالامراء نواب ذوالفقار الدولہ بہادر از ضلع مشرق بجمعیّت دوز زنجیر فیل دارد و خطۂ پاک دہلی شدہ بود گوئم کہ خیلی جوان و مرد پر فتوت بودہ است ۔ (عیار نمبر ۱۵)

انور ولی خاں : علاقۂ دروغ گوئی عدالت عالیہ بزرگانش را ضرور بود (عیار نمبر ۳۱)

انیس : امیرالدولہ نواب نوازش خاں بہادر المعروف با حمیدالرحمان خاں تخلص مورد عنایات و ہمر مشمول عواطف بادشاہی اعظم الدولہ نواب انیس الدولہ ولد محسن الملک شاہ نواز خاں بہادر مستقیم جنگ ۔ (عیار نمبر ۵۲)

غرض اس طرح کے بے شمار تاریخی اشارے تذکرہ عیارالشعرا میں محسوس کئے جا سکتے ہیں ۔

عہد و معاصر کا تصوّر

الف

آبرو : معاصر بیان شاکر ناجی و شیخ شرف الدین مضمون از مشاہیر سخن واران عہد حضرت فردوس آرامگاہ (عیار ۲)

انشاء : در ایام امیرالامراء نواب ذوالفقار الدولہ (عیار ۱۵)

اسد یار خاں انسان : در عہد محمد شاہ بادشاہ (عیار ۲۸)

امیر قزلباش خاں معاصر سراج الدین علی خاں آرزو (عیار ۵۲)

اشتیاق ولی اللہ : معاصر ظہورالدین حاتم در اوقات سلف می آید (عیار ۵۹) نظر

آزاد : شخصے بود در دورہ سابقین از رفقاء عمادالملک غازی الدین خاں بہادر (عیار ۸۵)

آگاہ : محمد صلاح الدین در عہد فردوس آرامگاہ احمد گویند ہما ے متقدمین (عیار ۱۰۲)

انتظار : معصر احمد شاہ و معاصر نجم الدین آبرو (عیار ۱۱۳)

ب

بھید میر میراں : شاعر قدیم (عیار ۱۳۲)

بنجیا : بعہد فردوسی آرامگاہ (عیار ۱۳۲)

پیر علی شاہ : از معاصران نجم الدین آبرو (عیار ۱۳۶)

بیتاب : از استادان قدیم (عیار ۱۵۹)

بے نوا : در عہد محمد شاہ بادشاہ (عیار ۱۵۸)

ت

تحسین : از شاعران قدیم (عیار ۱۷۸)

ث

ثاقب : میر غالب الدین از معاصران ولی (عیار ۲۰۹)

ج

جعفر : مرزا جعفر علی خاں جز در عہد محمد شاہ بادشاہ (عیار ۲۱۸)

ر

رنگین : شاعر قدیم (عیار ۳۰۶)

رحمان : از سخن سنجان قدیم معاصر ولی (عیار ۲۶۷)

رضا : ضیاالدین تھانیسری معاصر مرزا رفیع سودا (عیار ۲۷۲)

س

سراج : شاعر قدیم (عیار ۳۹۹)

سلیمان : علیحدہ شخص از شعرائے قدیم (عیار ۳۲۲)

سخن : از معاصران مرزا رفیع سودا (عیار ۳۳۶)

سامان : میر ناصر در ابتدائے سلطنت محمد شاہ بادشاہ (عیار ۳۳۲)

ث

ثاقب : میر غالب الدین از معاصران ولی (عیار ٢٠٩)

ج

جعفر : مرزا جعفر علی خاں جز در عہد محمد شاہ بادشاہ (عیار ٢١٨)

ر

رنگین : شاعر قدیم (عیار ٣٠٦)

رحمان : از سخن سنجان قدیم معاصر ولی (عیار ٣٢٧)

رضا : ضیاالدین تھانیسری معاصر مرزا رفیع سودا (عیار ٢٧٢)

س

سراج : شاعر قدیم (عیار ٣٩٩)

سلیمان : [illegible] شخص از شعرائے قدیم (عیار ٣٢٢)

سخن : از معاصران مرزا رفیع سودا (عیار ٣٣٦)

سامان : میر ناصر در ابتدائے سلطنت محمد شاہ بادشاہ (عیار ٣٣٢)

ش

شہدا : شاعر قدیم (عیار ٣٥٢)

شفیع : از شاعراں طبقۂ اوّل (عیار ٢٧٥)

شہید : از معاصراں شاہ مبارک (عیار ٢٨٢)

شوری : از سخن سنجان قدیم (عیار ٢٨٧)

شیفیتہ : از دورۂ سابقین (عیار ٢٩٢)

ص

صابر شاہ : در دہلی در عہد محمد شاہ بادشاہ بود (عیار ٥١٢)

صفدری : از سخن گویان سلف (عیار ۵۱۷)

صاحب : شاعر قدیم اہل ایران (عیار ۵۱۸)

ض

ضیا : تخلص از قدیم (عیار ۵۲۰)

ع

عاکف : از یاران مرزا محمد رفیع سودا (عیار ۵۲۱)

عاصی : خواجه برہان الدین از شاعران قدیم (عیار ۵۲۸)

عزلت : سید عبدالولی عزلت از سخن طرازان سلف بود (عیار ۵۲۳)

عطا محمد عطاءالله : شاعرے بود در عہد حضرت جنتا مکاں (عیار ۵۲۶)

علی شاه ناصر علی : معاصر ولی (عیار ۵۲۹)

عابد : از معاصران ولی (عیار ۵۷۷)

عاجز : از شعرائے قدیم (عیار ۵۱۰)

عارف شاه عارف : در عہد سلطنت محمد شاه بادشاه (عیار ۲۰۳)

غ

غریب : میر عبدالولی شخصے از شعرائے قدیم (عیار ۲۱۱)

ف

فراقی : شاعر قدیم از یاران ومعاصر محمد ولی بود (عیار ۲۳۳)

فضل و فضل خاں : شاعر قدیم فارسی بود (عیار ۲۲۹)

فخر : شاعر قدیم و خوش گو (عیار ۲۷۰)

ک

کافر : میر تقی از شاعران سلف در عهد محمد شاه پادشاه (عیار ۴۰۲)

کمترین : بیر خاں معصر شاه مبارک آبرو (عیار ۴۱۰)

کمال الدین : شاعر قدیم (عیار ۴۱۳)

م

محفوظ : در ریذیڈنٹ دہلی بمختاری و خدمت گری بود (عیار ۷۷۹)

مقلد : غلام محی الدین از شعراء قدیم (عیار ۸۱۷)

محو میر حسن خان والد میر حسن منشی (عیار ۸۶۲)

منور : از شاعران قدیم مسموعه می شود (عیار ۸۳۲)

مبتلا غلام محی الدین : از عهد محمد شاه پادشاه تا سنه ز احد جلوس اکبر شاه (عیار ۸۹۲)

ن

نعیم شیخ محمد نعیم : از سخن گویان معاصر قدیم رفیع السودا (عیار ۸۹۷)

نیاز میر عبدالرسول : از یاران میر محمد تقی میر (عیار ۸۹۹)

نظیر ولی محمد خاں : شاعران قدیم (عیار ۹۰۲)

ندیم مرزا علی قلی : معاصر سودا و میر (عیار ۹۱۷)

نادر : معروف و مشهور از شعراء قدیم (عیار ۹۳۳)

نالاں : از سخن گویان قدما است (عیار ۹۳۲)

ه

ہاتفی : شاعر قدیم معاصر ولی (عیار ۹۸۷)

ی

یکرو : از شعرائے قدیم در عهد حضرت فردوس آرامگاه (عیار ۹۹۲)

یکدل : عزت اللہ در زمان محمد شاہ بادشاہ (عیار ۱۰۰۱)

یونس : از شاعران قدیم (عیار ۱۰۰۲)

۷ ۔ عیار الشعرا کی زبان

عیارالشعرا قدیم روایت کے مطابق فارسی زبان میں ہے ۔ مغلیہ دور حکومت میں فارسی زبان کو جو عروج حاصل ہوا محتاج بیان نہیں ۔ مغل شہنشاہوں کی علم نوازی و ادب پروری نے جو اس کو چار چاند لگائے اور سپہر علم و حکمت پر ہمیشہ رخشاں و درخشاں رہیں گے ۔ بارہویں صدی ہجری میں جب مغلیہ عہد حکومت کو زوال آنا شروع ہوا ۔ فارسی ادبیات بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی ۔ ابوالفضل و ملّا ظہوری کے کمالات ختم ہو رہے تھے ۔ عیارالشعرا اس زوال پذیر معاشرہ کی پیداوار ہے جہاں فارسی ادبیات رو بزوال تھیں اور ریختہ کو دن بدن عروج مل رہا تھا ۔ باوجود اس زوال کے اس شاندار ماضی کے اثرات ابھی موجود تھے ۔ مقفیٰ مسجع عبارات صنائع بدائع سے آراستہ لطف و حلاوت سے لبریز اس دور میں دیکھی جاتی ہیں ۔ عیار میں ان خوبیوں کے احساسات فراوانی سے ملتے ہیں ۔

زبان سادہ اور پاکیزہ ہے

عیار کی زبان پیچیدہ نہیں اور نہ ہی الفاظ کی شعبدہ بازی ہے ۔ ~~اور~~ دوسری طرف مقفیٰ مسجع عبارت بھی موجود ہیں ۔ جس سے زبان میں ثقل نہیں بلکہ شیرینی اور حلاوت پائی جاتی ہے ۔ عیار کے مولف ذکا نے شاہ نصیر سے تربیت پائی تھی ۔ شاہ نصیر پرانی وضع کے انسان تھے اس لئے وہ تمام پرانی روایات جو پرانے علما و شعرا میں موجود تھی ذکا نے شاہ نصیر سے اکتساب کیں ۔ شاہ نصیر کے حلقۂ تلمذ نے ان روایات کو نہایت خوبی سے اپنایا ۔ عیار کی زبان میں حسن ہے ۔ الفاظ ٹھونسے نہیں

حوالہ کے لئے عیار سے مراد عیارالشعرا مصنفہ منشی خوب چند ذکا ہے ۔ یہ حوالہ جات ذکا کے بیانات کے ساتھ درج کر دئیے ہیں ۔ (احمد)

گئے بلکہ قرینے سے جڑے گئے ہیں ۔ تنقید کے معیار میں اعتدال ہے جہاں زور پیدا کرنا ہو ، ذکا مقفی عبارت کا سہارا لیتا ہے ۔ زبان کی روانی ایک سیلاب کی صورت میں ہے جہاں جس نوعیت کے الفاظ ذکا چاہے استعمال کر لیتا ہے ، البتہ جا بجا ہندی محاورے جو اہل زبان کے خلاف ہیں ضرور استعمال ہوئے ۔ توصیفی اور تنقیدی کلمات میں ندرت کا احساس موجود ہے ۔ سادگی اور پُر کاری عبار کی خوبی ہے۔ ہر جگہ حفظ مراتب کا پورا پورا التزام ہے ۔ شہنشاہوں کی شان کے مطابق الفاظ موجود ہیں ۔ امرا کے لئے علیحدہ زبان شعرا اور صوفیا کے لئے اُن کے ماحول اور حالات کے مطابق الفاظ سلیقے سے لکھے گئے ہیں اور اپنے لئے اس دستور کے مطابق کمترین خاکسار احقر حقیر وغیرہ الفاظ استعمال کرتا ہے ، ذکا کے تذکرہ سے عبارات کے چند نمونے ملاحظہ ہوں :

آفتاب شاہ عالم بادشاہ کے متعلق لکھتے ہیں :

" حضرت جہاں پناہ ظلّ اله رحمت پروردگار آیہ عنایت کردگار کہف الغربا ملاذ الاتقیا بحر موّج جود و کرم دریای متموّج فیض اعم اورنگ نشین چار دانگ ہندوستان تاجدار خورشید تواں ملک اقتدار کیوان وقار خدیو آفاق ستان رمز فہم سخندان صاحبقران بادشاہ عالم بادشاہ غازی خلداللّٰہ ملکه و سلطنته مظفرالدنیا والدین المؤید من الوہاب المتخلص بآفتاب کلامش معجز ۔ اشعار بلند اقتدارش منظور نظر صاحبدلاں اشعار ے چند تیمّناً و تبرکاً بندہ درگاہ بر صفحه ایں کار ستاں خجسته نہاں ثبت نمودہ فی الحقیقت گورستی در رشته نظم کشیدہ جواہر زواہر سخندانان بر تعبیه تعبیه نمودہ ۔" [1]

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخه انڈیا آفس لندن ، ص ۲

نواب آصف الدولہ یحییٰ خاں آصف کے متعلق ذکا کے بیان کی عبارت ملاحظہ ہو :

" رکن السلطنتہ الغالیہ عیان المملکتہ العالیہ ظہیر سریر منیر تدبیر مملکت حاتم زماں فیاض العصر والا دراں مرد میدان شجاعت و دلاور شیر بسالت و بہادری ثروس داد تمکین عمدہ امرا ے رفیع الشان وزیر الممالک مدارالمہام والا جناب یحیٰی خاں آصف الدولہ بہادر وزیر جنگ غفراللہ ذنوبہ متخلص بہ آصف طبع رنگین داشت و قدر رنگین طبعاں شناخت اشعار ے چند کہ از طبعش چکیدہ و بایں مولف بہم رسید ، بقلم دادہ ، خدایش جنت نصیب گرداند ۔ " [1]

صوفی دوراں خواجہ میر درد کے متعلق لکھتے ہیں :

" حقائق و معارف آگاہ خواجہ میر صاحب قدس سرہ المتخلص بدرد سجادہ نشین یار باش اختصار تمکین گزیں و سادہ وقار منبع علوم روحانی جمع فیوض سبحانی سیاح بیداری حقیقت سیاح دریا ے معرفت اکثر اوقات بفکر(؟) سر خوش داشت رسالہ چند در علم متصوف کہ فی الحقیقت دستورالعمل سالکان ملک حقیقت طریقت است تصنیف فرمودہ در علم موسیقی بدرجہ مہارت دارد کہ سرخود سرایاں کامل از جناب کرامت حالش فیض برداشتہ بسیار از شاگرداں بہ برکت التماس تبرک انفس بدرجہ مرشد فائز گردیدند عالم با عمل بطریق تبرک معروف انام " [2]

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳۴۰ ب

[2] ایضاً ص ۳۴۳ ، ۲۴۰

شاعر شہیر مرزا السودا کے متعلق رقم طراز ہیں :

" مرزا محمد رفیع سودا اصلش از کابل متولد دہلی شاگرد شاہ حاتم شاعر مستغنی الاوصاف بود سخنش از پایہ در گزشتہ شہرہ آفاق است ، احتیاج نگارش ایں ہیچمداں نیست در خطہ حضرت پاک دہلی عدیل امور شان ہندی گو بر نخاستہ اکثرے از شاگرداں رشیدش دم باوستادی بر آوردند و خود یگانہ زماں وحیدالدوراں بود زبان ریختہ را آب و تاب دادہ محاورہ اردو پر معنی را خوب رونق بخشید بلکہ بمنزلہ فارسی رساند ، خصوصاً در ہجو و قصیدہ گوئی ید طولی درشت در مناقب حضرت مرتضی صلی اللہ گفتہ و تلاش و اخرٰی بکار برد ۔ " [1]

مجموعی شعرا کے متعلق انداز بیان اس طرح ہے :

" محمد خلیل خاں شخصے اہل دول عمدہ زاد ہا ے دکن شنیدہ ، آید گوئید کہ سر آمد وقت خود مشاہیر سخنوراں آں ضلع است ایں احقر ہر جرم و تقصیر فدوی ذکا را ہمیں در شعر او بہم رسید [2]

غرض ذکا کو حالات و ماحول کے مطابق و شخصیت کے وقار کے مطابق الفاظ ڈھال لینا موزوں الفاظ و بیان کے نے کے طریق بطریق احسن آتے ہیں ۔ ذکا کی زبان فارسی ادبیات میں عمدہ سے عمدہ اور حسین سے حسین نمونے پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جس میں محاورات کے پیوند ضرور ہوتے ہیں ۔

---

[1] خوب چند ذکا : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ص ۲۷۳

[2] ایضـــــا ً ص ۲۱۲

۸ ۔ معیارالشعرا کی خامیاں

اشپرنگر[1] معیارالشعرا کو بڑا غیر معتبر و تنقید سے عاری اور مکررات سے لبریز تذکرہ خیال کرتا ہے ۔ اشپرنگر کی رائے جزوی طور پر درست ہوسکتی ہے ، تمام کی تمام رائے صحیح نہیں ، خدا جانے تعصّب کارفرما ہے یا اشپرنگر کی ذاتی نا اہلیّت ۔

ہم گذشتہ اوراق میں یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ ذکا کا تذکرہ معیارالشعرا نہایت محتاط انداز میں مرتب کیا گیا ہے ۔ تنقیدی شعور جا بجا موجود ہے ۔ البتہ مکررات ضرور موجود ہیں ۔ اس سے قطع نظر معیار میں کچھ خامیاں ضرور پائی جاتی ہیں جو عام تذکروں کی خصوصیت ہے ۔ ان کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے ۔

۱ ۔ معیار میں شعرا کے حالات زندگی مختصر اور نسبتاً انتخابات کلام بہت زیادہ ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پہلے شعرا کے کلام کا انتخاب یا بیاض تھا ۔ بعد میں حالات زندگی اضافہ کرکے تذکرہ بنا دیا گیا ۔

۲ ۔ سوانح اور شاعر کے انداز سخن گوئی کے سلسلے میں پرانے تذکروں کی روش اختیار کی ہے ۔

۳ ۔ شاعروں کی حالات زندگی بیان کرتے ہوئے شعرا کے تاریخ پیدائش اور وفات درج نہیں کئے گئے ۔ ایک ہزار شاعروں میں سے صرف آٹھ آدمیوں کے متعلق سنین کی نشان دہی کی ہے ۔

۴ ۔ ایک شاعر کے اشعار دوسرے شاعر سے یا بعض اشعار کی کئی شاعروں سے منسوب کئے گئے ہیں جن کی تفصیل آپ متن میں دیکھیں گے ۔

۵ ۔ شعر کے محاسن کے لئے زیادہ تر صنائع لفظی و معنی کو اہمیت دی گئی ہے اور حسب ضرورت ان کو ظاہر کیا ہے ۔

[1] اشپرنگر ، یادگار شعرا ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ص ۹

۶ ـ تذکرہ میں دوسرے تذکروں پر پوری پوری تقلید کی گئی ہے جس سے قدرت میں/ کمی بلکہ جمود پایا جاتا ہے ۔

۷ ـ تنقیدی لب و لہجہ پر خوش اخلاقی غالب ہے اور عموماً سب کو اچھے الفاظ میں یاد کیا گیا ہے ـ زندہ کو درازان عمر کی دعا دی گئی ہے اور مردہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی ہے ۔

۸ ـ اکثر شعرا کے اسلوب و سلیقہ شعر کے لئے مبہم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے ایک شاعر کی حیثیت واضح نہیں ہوتی ۔

معیارالشعرا میں مندرج شعرا کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہے لیکن ردیف وار ترتیب میں کوئی سلیقہ نہیں ـ ایک نام کے شاعر ایک جگہ پر درج نہیں ـ متفرق جگہوں پر نظر آئیں گے ـ مکررات کی تعداد بہت زیادہ ہے ـ ایک ہی شاعر کو دو دو جگہ بلکہ تین تین جگہ پر درج کر دیا ہے ـ مکررات کی فہرست حسب ذیل ہے ـ

" مکـررات "

الف

۱۱	میاں امیراللہ	تکراریہ	۲۱	شیخ امیراللہ
۱۰	ارمان شاہ علی	"	۹۱	ارمان لکھنوی
۳۲	افسوس غفور بیگ	" "	۱۰۱	اندوہ غفور بیگ
۲۵	اشرف حافظ غلام اشرف	" "	۲۸۹	محمد اشرف حافظ

ب

۱۲۷	بقا اللہ خاں	" "	۲۲۵	حافظ بقا اللہ حیران
۱۳۵	بیقرار کاظم علی	" "	۱۲۹	بیقرار میر کاظم علی

۱۶۸	بے تاب خداوردی خاں	تکراریہ	۵۲۷	ظریف خداوردی خاں
ت				
۱۸۷	تقی میاں محمد تقی	" "	۴۲۶	میر گھاسی
۱۹۸	تمنا اسد علی	" "	۲۰۰	تمنا اسد علی
ج				
۲۲۸	جوہری	" "	۲۲۱	جوہری
۱۲۱	جعفری باقر علی	" "	۲۲۸	باقر علی
۲۹۸	جیون خستہ	" "	۳۸۳	میر جیون زار
۲۱۷	جوشش روشن	" "	۲۳۵	جوشش محمد عابد
د				
۳۱۷	دُلہن بیگم	" "	۸۹۲	نواب بہو رام
ر				
۳۲۶	رضا لکھنوی	" "	۳۵۱	رضا محمد رضا شوستری
۳۲۲	رضا میر تقی	" "	۳۲۹	رسا ۳۲۵ رضی ۳۲۷ رضا شیخ علی رضا ۹۸۱ ہوس
س				
۴۱۹	سخن	" "	۴۲۶	سخن
ش				
۲۶۶	شاکر محمد شاکر	" "	۹۰۶	محمد شاکر ناجی

نوٹ :- مکررات کا مقابلہ درج کرتے ہوئے حوالہ کے لئے **صرف** ہم نے شاعروں کا سلسلہ نمبر درج کیا ہے ، صفحات درج نہیں کئے - (احمد)

۲۷۷	شگفتہ مرزا سیف اللہ	تکرار یہ	۲۹۳	شگفتہ
۲۸۱	شوق	" "	۲۹۷	شوق فیض علی
۲۸۳	شہرت دکنی	" "	۲۶۵	شہرت عزت بخش
۲۶۲	شائق میر بدرالدین	" "	۲۹۱	شاہ شاہ نصیرالدین
ص				
۵۰۸	صبا لالہ کانجی	" "	۲۲۱	غریب لالہ کانجی مل
ع				
۵۵۹	عشقی مراد آبادی	" "	۵۶۹	عشقی مراد آبادی
۵۵۵	عزت عبدالواسع	" "	۵۹۷	عشرت
۵۸۵	عاجز	" "	۵۸۷	عاجز
غ				
۲۱۸	غیرت	" "	۲۱۹	غیرت
ف				
۲۵۸	فراقی	" "	۲۶۳	فراقی
۲۳۲	فارغ مکند سنگھ	" "	۲۶۸	فارغ شاہ
ق				
۲۹۵	قلندر	" "	۲۹۸	قلندر
ک				
۴۰۵	کمتر شاہ	" "	۴۱۷	کمتر شاہ
گ				
۴۲۸	گمان نذر علی خاں	" "	۴۳۱	گمان

م

۷۲۹	مہر چند	تکراریہ	۸۵۷	مہر چند
۷۵۲	مخزون غلام شاہ	" "	۸۷۷	مخزون غلام شاہ
			۸۹۱	مخزون عالم شاہ
۸۱۵	مضطر حسن علی	" "	۷۸۰	مضطر حسین
۷۹۲	مقبول ابراہیم بیگ	" "	۷۷۸	مقبول ابراہیم بیگ
۸۱۷	مبتلا غلام محی الدین	" "	۸۹۲	غلام محی الدین مبتلا
۷۵۹	مخلص غلام باقر	" "	۸۸۷	مخلص نواب مخلص علی خاں
۷۸۷	مظفر مظفر علی خاں	" "	۸۹۷	شیخ لکھو کمر
۸۳۵	ممتاز	" "	۸۲۸	ممتاز فیض آبادی
۷۵۳	محمود	" "	۸۸۳	محمود
۸۵۰	مکارم	" "	۸۸۲	مکارم
۸۳۳	موزوں	" "	۸۳۶	موزوں
۳۳۹	مولوی قدرت اللہ شوق	" "	۲۹۲	مولوی قدرت اللہ
۲۰۰	میر فقیراللہ	" "	۲۷۸	مولوی فقیراللہ
۷۹۹	ملول شاہ شرف	" "	۵۱	الہام شاہ شرف

ن

۹۱۳	نادر محمد علی	" "	۹۲۳	نادر
			۹۲۲	نادر غلام رسول میر مگن
۹۳۸	نظیر	" "	۹۰۵	نظیر
۹۰۹	نور ظہوراللہ خاں	" "	۹۳۲	نور ظہوراللہ خاں
۹۲۸	نالاں	" "	۹۲۵	نالاں
۹۷۷	میر ہاشم علی لکھنوی	" "	۹۸۵	میر ہاشم علی ۹۷۲ ہاشمی

عیارالشعرا کی خصوصیات کا اجمالی مطالعہ

با ایں ہمہ عیارالشعرا مصنفہ منشی خوب چند ذکا اُردو شعرا کا ضخیم ترین تذکرہ ہے جو اُردو شعرا کے قدیم تذکروں کی روش پر لکھا گیا ۔ اس تذکرہ کی بدولت کوئی ایک ہزار شعرا کے حالات زندگی اور نمونۂ ہائے کلام ورطہ فنا سے بچ گئے ۔ ہم نے اس کی تفصیلی خصوصیات گذشتہ اوراق میں درج کر دی ہیں جن میں ثابت کیا گیا ہے کہ عیارالشعرا ایک جامع تذکرہ ہے جس میں غزل گو ، مثنوی گو ، فارسی شعرا ، نثر نگار ، اطبا ، علما ، صوفیا ، بادشاہ لوگوں کے متعلق ایسے واضح اشارات موجود ہیں جن سے ان لوگوں کے تذکر ے تیار کرنے میں کافی مدد مل سکتی ہے نیز محمد شاہی دور کی رسم و رواج ، پیشہ ورانہ صلاحیتوں ، عالمانہ و فاضلانہ اصطلاحوں کے سلسلے تفصیل سے درج ہیں جس سے تذکرہ کی جامعیّت واضح ہوتی ہے ۔

شعرائے متقدمین کے متعلق ذکا کے تسامحات

عیارالشعرا ایک ضخیم اور عظیم معجم الشعرا ہے جس میں کوئی ۱۰۰۲ شعرا کا ذکر ، بعض جگہوں پر تکرار کے ساتھ، درج ہے ۔ ۲۵۸ شاعر متقدمین کے زمرہ میں آتے ہیں ۔ تذکرہ نگاروں سے توقع کی جاتی ہے کہ ہر شخص کے متعلق نہایت تحقیق و تجسس سے کام لے ، عیارالشعرا سے پہلے تقریباً" اُردو شعرا کے کوئی چودہ تذکرے لکھے جا چکے [illegible] ذکا کا دَور تذکرہ نگاری کے شباب کا دور تھا خیال ہے ذکا [illegible] غلطیوں کا امکان بہت ہی کم ہوگا لیکن مطالعہ سے اس کی نفی ہوتی ہے ۔ ذکا نے سوائے دو تین کے کسی قدیم تذکرے کا ذکر نہیں کیا اور نہ اُن سے کوئی زیادہ استفادہ کا کوئی پہلو نظر آیا ۔ یہ ضرور ہے ان تذکروں کا علم ذکا کو ضرور ہوگا لیکن ہے بعض پر نظر نہ ہو ، بہر حال شعرائے متقدمین کے سلسلے میں ذکا سے چند لغزشیں سر زد ہوئی ہیں جن کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے۔

اسد میرا بانی

تذکرہ عشقی ؎[1] میں ان کا نام " میر اسد علی " لکھا ہے ۔ تذکرہ ہندی ؎[2] میں حالات تفصیل سے ہیں اور نام بھی "میرا بانی ہے" ۔ گلشن ؎[3] میں نام "میرا بانی" ہندی ؎[4] اور گلشن ؎[5] کے مطابق ان کا انتقال مرشد آباد میں ہوا ۔ عمدہ ؎[6] میں ان

؎[1] تذکرہ عشقی ، وجیہہ الدین عشقی، مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے لیبل لیتھو پریس ، پٹنہ ، ۱۹۵۹ء ، ص ۵۲

؎[2] تذکرہ ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد ، طبع اوّل ص ۱۲

؎[3] گلشن ہند ، مرزا لطف مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ، مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ ۱۹۳۲ ، ص ۳۶

(بقیہ حواشی اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہوں)

کو " سہنڈ " لکھا گیا ہے ۔ ذکا [1] نے نام صحیح لکھا ہے مگر دیگر معلومات بہم نہیں پہنچائیں ۔

امیر نواب محمد یار خاں

گلزار [2] اور گلشن [3] میں ان کے والد کا نام (محمد علی) لکھا ہے ۔ ذکا [4] نے علی محمد خاں لکھا ہے اور یہی صحیح ہے ، شورش [5] اور نغز [6] میں لکھا ہے کہ " اصلش از قوم جٹ داد خاں افغان فوج دار مراد آباد " نے اس کو اپنا متبنی بنا لیا ۔ بعض لوگ ان کو حافظ رحمت اللہ خاں کے والد کا غلام بتاتے ہیں ۔ ذکا نے تصریح نہیں کی ۔ صحیح نواب علی محمد خاں افغان ہی ہے ۔ ذکا [7] نے ان کے استاد کا نام " میر قیوم الدین علی قائم " لکھا ہے ۔ دیگر تذکروں [8] میں " قیام الدین علی قائم " ہے یہی صحیح ہے اور ذکا غلطی پر ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۳۸

[4] تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد ، طبع اوّل ، ص ۱۷

[5] گلشن ہند ، مرزا علی لطف مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ، ۱۹۳۳ء ، ص ۳۶

[6] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی صدر شعبہ اردو ، دہلی یونیورسٹی ، ۱۹۶۱ء ، ص ۳۶

[1] ذکا خوب چند : عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۲

[2] گلزار ، گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ ، ۱۹۳۲ء ، ص ۳۵

[3] گلشن ہند ، مرزا علی لطف مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور قادری ص ۳۵

[4] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۳

[5] شورش تذکرہ شورش ، سید غلام حسین شورش مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے لیتھو پریس اینڈ لمیٹڈ ص ۵۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۴۰)

شعرای متقدمین کے متعلق ذکا کے تسامحات

عیارالشعرا ایک ضخیم اور عظیم معجم الشعرا ہے جس میں کوئی ۱۰۰۲ شعرا کا ذکر ، بعض جگہوں پر تکرار کے ساتھ درج ہے ۔ ۲۵۸ شاعر متقدمین کے زمرہ میں آتے ہیں ۔ تذکرہ نگاروں سے توقع کی جاتی ہے کہ ہر شخص کے متعلق نہایت تحقیق و تجسّس سے کام لے ، عیارالشعرا سے پہلے تقریباً اردو شعرا کے کوئی چودہ تذکرے لکھے جا چکے تھے اور ذکا کا دور تذکرہ نگاری کے شباب کا دور تھا خیال ہے ذکا نے قدیم تذکروں سے استفادہ کیا ہوگا اور غلطیوں کا امکان بہت ہی کم ہوگا لیکن مطالعہ سے اس کی نفی ہوتی ہے ۔ ذکا نے سوائے دو تین کے کسی قدیم تذکرے کا ذکر نہیں کیا اور نہ اِن سے کوئی زیادہ استفادہ کا کوئی پہلو نظر آیا ۔ یہ ضرور ہے ان تذکروں کا علم ذکا کو ضرور ہوگا ممکن ہے بعض پر نظر ہی ہو ، بہر حال شعرائے متقدمین کے سلسلے میں ذکا سے چند لغزشیں سر زد ہوئی ہیں جن کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے ۔

اسد میرا مانی

تذکرہ عشقی [1] میں ان کا نام " میر اسد علی " لکھا ہے ۔ تذکرہ ہندی [2] میں حالات تفصیل سے ہیں اور نام بھی "میرا مانی ہے " ۔ گلشن [3] میں نام "میرا مانی" ہندی [4] اور گلشن [5] کے مطابق ان کا انتقال مرشد آباد میں ہوا ۔ عمدہ [6] میں ان

[1] تذکرہ عشقی ، وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے لیبل لیتھو پریس ، پٹنہ ، ۱۹۵۹ء ، ص ۵۲

[2] تذکرہ ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد ، طبع اوّل ص ۱۲

[3] گلشن ہند ، مرزا لطف مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ، مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ ۱۹۳۳ ، ص ۳۲

(بقیہ حواشی اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہوں)

کو " سیّد " لکھا گیا ہے ۔ ذکا [1] نے نام صحیح لکھا ہے مگر دیگر معلومات بہم نہیں پہنچائیں ۔

امیر نواب محمد یار خاں

گلزار [2] اور گلشن [3] میں ان کے والد کا نام (محمد علی) لکھا ہے ۔ ذکا [4] نے علی محمد خاں لکھا ہے اور یہی صحیح ہے ، شورش [5] اور لطف [6] میں لکھا ہے کہ " اصلش از قوم جٹ داد خاں افغان فوج دار مسواد آباد " نے اس کو اپنا متبنی بنا لیا ۔ بعض لوگ ان کو حافظ رحمت اللّٰہ خاں کے والد کا غلام بتاتے ہیں ۔ ذکا نے تصریح نہیں کی ۔ صحیح نواب علی محمد خاں افغان ہی ہے ۔ ذکا [7] نے ان کے استاد کا نام " میر قیوم الدین علی قائم " لکھا ہے ۔ دیگر تذکروں [8] میں " قیام الدین علی قائم " ہے یہی صحیح ہے اور ذکا غلطی پر ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ [138]

[4] تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد ، طبع اوّل ، ص ۱۲

[5] گلشن ہند ، مرزا علی لطف مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ، ۱۹۳۳ء ، ص ۳۶

[6] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی صدر شعبہ اردو ، دہلی یونیورسٹی ، ۱۹۶۱ء ، ص ۳۶

---

[1] ذکا خوب چند : عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۲

[2] گلزار ، گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ ، ۱۹۳۲ء ، ص ۳۵

[3] گلشن ہند ، مرزا علی لطف مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور قادری ص ۳۵

[4] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۳

[5] شورش تذکرہ شورش ، سید غلام حسین شورش مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے لیتھو پریس اینڈ لمیٹڈ ص ۵۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۴۰)

احسن مرزا احسن علی

نغز [1] میں ان کا نام " حسن قلی " درج ہے نیز دیگر تذکروں [2] میں تفصیل سے حالات درج ہیں ، ذکا نے اختصار سے کام لیا ہے ۔

ارمان شاہ علی

بقول نساخ [3] جعفر علی حسرت کے بھائی اور جرات کے شاگرد شیفتہ [4] نے حسرت کا بیٹا لکھا ہے ۔ ذکا [5] نے بھی بیٹا تحریر کیا ہے اور یہی درست ہے ۔ نساخ غلطی پر ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۳۹

[6] نغز ، مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر حافظ محمود شیرانی ، پنجاب یونیورسٹی لاہور ، ص ۴۳

[7] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۳

[8] دیگر تذکرے مثلاً شیفتہ ص ۲۷

[1] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ، پنجاب یونیورسٹی ص ۵۳

[2] دیگر تذکرے مبتلا ص ۲۰ ، گلزار ص ۲۳ ، عشقی ص ۵۹ ، گلشن ص ۳۰ عمدہ ص ۵۲ ، نغز ص ۵۳ جہاں ص ۱۲ وغیرہ

[3] نساخ بحوالہ طبقات ص ۲۵۱

[4] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ گلشن بیخار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی انٹرنیشنل پریس ص ۲۱

[5] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۵

شورش [1] ، عشقی [2] اور مبتلا [3] میں ان کو تبریزی بتا یا گیا ہے ۔ گلزار [4] میں ان کو دہلوی لکھا گیا ہے ۔ ذکا [5] ان کو از سادات گجرات بتاتے ہیں ممکن ہے ان کے بزرگ تبریز سے دہلی اور گجرات آئے ہوں ۔

آشفتہ عظیم الدین بصوری خاں

ذکا [6] نے ان کو مولوی محمد فخرالدین کا مرید بتا یا ہے ۔ قدرت اللہ قاسم [7] ان کو نجیب الدین کا مرید لکھتے ہیں ۔ ذکا صحیح لکھتے ہیں ۔ بعض تذکرہ نگاروں [8] نے ان کو مائل کا شاگرد بتا یا ہے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔ (دیکھیے تعلیقات) [9]

---

[1] شورش ، تذکرہ شورش ، سید غلام حسین شورش مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے بہار تمیر پریس ، پٹنہ بحوالہ یادگار ، ص ۲۹

[2] عشقی ، وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے لیتھو پریس رمنہ روڈ ، پٹنہ ، ص ــ بحوالہ یادگار ص ۲۹

[3] مبتلا ، گلشن سخن صادق علی خاں مبتلا لکھنوی ، مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ، انجمن ترقی اردو علی گڑھ ــ بحوالہ یادگار ، ص ۲۲

[4] گلزار ، گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین زور ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ، ۱۹۳۲ء ، بحوالہ یادگار ص ۲۲

[5] ذکا منشی خوب چند ؛ عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲

[6] ایضاً

[7] قدرت اللہ قاسم ، مجموعہ نغز مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۳۱

[8] تذکرہ نگار شیفتہ ، غیلن ، یادگار ص ۱۵

[9] تعلیقات مرتبہ راقم قریشی احمد حسین احمد ، قلمی نسخہ راقم مولف ص ۲۵/۲۵

میر محمد امین امین

ذکا نے ان کے وطن کے متعلق دوسرے تذکرہ نگاروں سے اختلاف کیا ہے ۔ عقد [۱] میں ان کا وطن شاہ جہان آباد عمدہ [۲] اطراف دکن، نغز [۳] شاہ جہاں آباد ، شیفتہ [۴] بنارس ، فیلن [۵] بنارس ، یادگار [۶] بنارس لکھتے ہیں ۔ ذکا [۷] ان کا وطن (؟) بتاتے ہیں ۔

اکبر مکرم الدولہ اکبر علی خاں

ذکا نے ان کو برادر حقیقی نواب تاج محل صاحبہ والدہ ماجدہ مرشد زادہ جوان بخت مرزا جہاندار شاہ بہادر لکھتے ہیں ۔ عشقی [۸] مستقیم جنگ خالوے مرشد زادہ عالی مقدار جہاندار شاہ لکھتے ہیں ۔

اوباش شیخ امیرالزمان

ہندی [۹] اور بعض دیگر تذکروں [۱۰] میں ان کا وطن بجنور لکھا ہوا ہے (دیکھیے نیز یادگار) ذکا [۱۱] ان کا وطن لکھنو لکھتے ہیں شاید غلطی پر ہیں ۔

---

[۱] عقد ثریا ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد ، دکن ص ۱۵ ۔
[۲] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ، شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی ، ۱۹۶۱ء ، ص ۲۷
[۳] نغز مجموعۂ نغز حکیم قدرت اللّٰہ قاسم مرتبہ حافظ محمود شیرانی ، پنجاب یونیورسٹی ، لاہور ص ۷۲
[۴] شیفتہ نواب محمد مصطفیٰ خاں شیفتہ ، گلشن بیخار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی
[۵] فیلن ، طبقات الشعراء ہند تلخیص و ترجمہ از عطاءالرحمان کاکوی پٹنہ ، ص ۳۰ ص ۷
[۶] یادگار شعرا ، اشپر نگر ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد ص ۳۲
[۷] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۱
[۸] عشقی ، وجیہہ الدین عشقی ، مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے لیتھو پریس رمنہ روڈ پٹنہ ، ص ۵۶

اختر میر اکبر علی

دیگر تذکروں [1] میں حالات بھی تفصیل سے درج ہیں اور اختلافات بھی

دیکھیے تعلیقات [2]

افغان امام علی خاں

حسن [3] ان کا نام مینگن خاں علی ابراہیم [4] اور فیلن [5] ان کا نام الفت بتاتے ہیں - سرور [6] اور ذکا [7] ان کا نام امام علی لکھتے ہیں اور یہی صحیح ہے

بقیہ حواشی صفحہ ۱۴۲

[9] ہندی ، تذکرہ ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن ص ۲۹

[10] دیگر تذکرے ہندی ص ۲۹ ، عمدہ ص ۱۰۱ ، شیفتہ ص ۳۵ ، فیلن ۲۰ ، یادگار ص ۳۵

[11] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۱

[1] دیگر تذکرے ہندی ص ۲۵ ، عمدہ ص ۵۷ ، نغز ص ۵۷ ، شیفتہ ص ۲۱ یادگار ص ۲۲

[2] تعلیقات مرتبہ راقم قریشی احمد حسین احمد قلعہ داری قلمی نسخہ ملکیت راقم

[3] حسن ، تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ مولانا حبیب الرحمان خاں شروانی انجمن ترقی اردو ہند ، ص ۹

[4] ابراہیم ، گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین احمد قادری زور ، مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ و یادگار ص ۲۸

[5] فیلن ، طبقات الشعرا ہند ، کریم الدین و فیلن ، تلخیص و ترجمہ عطاالرحمٰن کاکوی پٹنہ ۱۹۶۸ء ص ۸۲

[6] سرور ، عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ محمد خاں سرور ، مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی ص ۲۸

[7] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۶۲

انتظار

تذکروں[1] میں ان کا نام علی نقی ہے ۔ ذکا[2] نے درج نہیں کیا ، اختصار تا حد ستم ہے ۔

بے دل مرزا عبدالقادر

ذکا[3] ان کا مولد بخارا لکھتے ہیں سرو آزاد[4] و مسرت افزا[5] اور عقد ثریا[6] میں ان کی ولادت عظیم آباد میں بتائی گئی ہے شاید ذکا کو غلطی ہوئی ۔

بہـار

بعض تذکرہ نگاروں[7] کو سراج الدین علی خاں آرزو کا حریف لکھتے ہیں ۔ ذکا[8] نے شاگرد لکھا ہے ۔(شاگرد حریف نہیں ہو سکتا) ، بالخصوص اس دور کا نیز دوسرے تذکروں[9] میں حالات بہت تفصیل سے ہیں ۔ ذکا نے نہایت اختصار سے کام لیا ہے ۔

---

[1] دیگر تذکرے حسن ۲۲ ، شورش ص ۳۳ ، مسرت ص ۳۰ ، مبتلا ص ۶ ، گلزار ص ۲۷ عشقی ص ۳۰ ، گلشن ۲۸ وغیرہ ۔

[2] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۴۳

[3] ایضـاً [4] سرو آزاد ، غلام علی آزاد بلگرامی ص ۱۲۹

[5] مسرت افزا ، ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی تلخیص و ترجمہ سید عطا الرحمان کاکوی پٹنہ ص ۳۱

[6] عقد ثریا ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد دکن ص ۱۲

[7] بعض تذکرے ، مسرت ص ۳۳ ، نغز ص ۱۱۲ ، ہند دریں اردو ص ۲۱۹ یادگار ص ۳۰

[8] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ، ص ۴۲

[9] دوسرے تذکرے مسرت ص ۳۳ ، نغز ص ۱۱۲ یادگار ص ۳۰

بیدار شاہ محمدی

اس کے نام کے متعلق تذکروں میں اختلاف کرتا ہے ۔ مخزن [1] میں میاں محمدی گلزار [2] میں میر محمدی ہندی [3] محمد علی ، شورش [4] محمد علی ، عشقی [5] محمد شاہ ، دستور [6] محمد علی قطعہ [7] میر محمد علی عرف میر محمدی ، ذکا [8] شاہ محمدی ، صحیح محمد علی عرف میر محمدی یا شاہ محمدی ہے ۔ دیکھیے تعلیقات [9]

میر میراں بھید

دکن کے تھے ، ذکا نے وضاحت نہیں کی ۔ اختصار سے کام لیا ہے ۔

بیچارہ

حسن [10] ، حسرت [11] میں ان کو دکن نژاد بتایا گیا ہے ۔ ذکا [12] ان کو پنجابی لکھتے ہیں ، ذکا شاید غلطی پر ہیں ، بیچارہ دکن نژاد معلوم ہوتا ہے ۔

---

[1] مخزن ، مخزن الشعرا ، قاضی نورالدین فائق مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن ، ۱۹۳۲ء ، ص ۱۲۲

[2] گلزار ، گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل ، مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ، مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ ، ۱۹۳۲ء ، ص ۳۸

[3] ہندی ، تذکرہ ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی ، مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد دکن ص ۳۱

[4] شورش ، تذکرہ شورش ، سید غلام حسین شورش ، مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے پٹنہ ، ص ۹۲

[5] عشقی ، وجیہہ الدین عشقی ، مرتبہ کلیم الدین بنام دو تذکرے ، پٹنہ ، ص ۹۲

[6] دستور ، دستورالفصاحت ، احمد علی یکتا مرتبہ امتیاز علی عرشی ناظم کتاب خانہ لاہور ہندوستان ۱۹۴۳ ، ص ۴۲

[7] قطعہ منتخب ، عبدالغفور نساخ مرتبہ ڈاکٹر انصاراللہ نظر ، مطبوعہ رسالہ اردو کراچی ۱۹۷۰ء ، ص ۱۹

[8] ذکا ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۴۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۲۶)

پیام شرف الدین علی خاں

ذکا [1] نے ان کو اکبر آبادی لکھتے ہیں ۔ حسرت [2] نے میں لکھا ہے کہ ہمیشہ دہلی میں ہی رہے ۔

پاکباز میر صلاح الدین عرف میاں مکھن

مبتلا [3] ، گلزار [4] میں ان کے والد کا نام شاہ جمال یا سید جمال درج ہے ۔ ذکا [5] نے سید شاہ کمال درج کیا ہے ، شاید یہی درست ہے (دیکھیے تعلیقات) ۔

گلشن گفتار [6] میں ان کو "سندی زا" لکھا گیا ہے ، یہ شاید سید زاد تھے ۔ دیگر تذکروں [7] میں تفصیل درج ہے ۔ ذکا نے نہایت کنجوسی سے کام لیا ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۲۵

[9] تعلیقات مرتبہ قریشی احمد حسین احمد قلمی نسخہ بدست خط راقم مولف ۱۱۸ / ۱۱۸

[10] حسن تذکرہ شعرائے اردو مولف میر حسن دہلوی مرتبہ مولانا حبیب الرحمان شروانی انجمن ترقی اردو ہند دہلی ، ۱۹۴۰ھ ص ۲۵

[11] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی تلخیص و ترجمہ سید عطاالرحمان کاکوی پٹنہ ، ص ۳۲

[12] ذکا منشی خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۰۸

---

[1] ذکا خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۰۹

[2] مسرت افزا ، ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ اللہ آبادی تلخیص و ترجمہ سید عطا الرحمن کاکوی پٹنہ ، ص ۳۲

[3] مبتلا ، گلشن سخن صادق علی خاں مبتلا لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب انجمن ترقی اردو ہند ، علی گڑھ ، ص ۷۰

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۲۷)

تجرد میر عبداللہ

ریختہ [1] ، مخزن [2] ، ضمیمہ مخزن ، چمنستان [3] ، یادگار [4] میں ان کو باشندہ دکن لکھا گیا ہے ۔ مخزن شعرا فائق [5] میں ان کا وطن سورت درج ہے ۔ مردم دیدہ [6] مصنفہ حاکم لاہوری نے لکھا ہے سید عبداللہ تجرد از سادات لاہور است بیش از آمدن نادر شاہ از وطن ہندوستان در برہان پور پرداز شد ، بخدمت مولوی غلام محمد مرحوم کہ از فضلائے اجل و صاحب دل بودند پسر ایشان مولوی ولی محمد صاحب سعداللہ در سورت خیلے تقی و فاضل بزرگ بودند و مشاغل نظر آمدہ تحصیل علم و فضل نمودہ بزیارت حرمین شریفین شتافتہ الحال در مسجد ملا فخرالدین در سورت مبارک فروکش شد ۔ ضمیمہ مخزن [7] میں ان کا نام عبدالحئی لکھا گیا جو صحیح نہیں ۔

---

[1] ریختہ تذکرہ ریختہ گویاں ، فتح اللہ حسینی گردیزی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن ، ص ۳۰

[2] مخزن نکات قیام الدین قائم چاند پوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسین ، انجمن ترقی اردو ، کلب روڈ ، لاہور ، ص ۱۷۲

[3] چمنستان ، چمنستان شعرا ، لچھمی نرائن شفیق ، ترجمہ و تلخیص عطاالرحمن کاکوی ص ۲۸

[4] یادگار شعرا اردو ترجمہ ، طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی ، الہ آباد ص ۵۰

[5] مخزن شعرا قاضی نورالدین فائق مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد ص ۳۲

[6] مردم دیدہ ، عبدالحکیم حاکم لاہوری ، مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ ، پنجابی ادبی اکیڈمی ، لاہور ، ص ۱۵۲

[7] ضمیمہ مخزن نکات ، مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسین ، مجلس ترقی اردو ، کلب روڈ لاہور ص ۳۱۲

اصالت خاں ثابت

گلزار [1] میں ان کو مرزا محمد علی ندوی ، جہاں [2] میں مرزا احمد علی ندوی کا شاگرد لکھا گیا ہے ۔ ذکا [3] مرزا بجھو فدوی کا شاگرد بتاتے ہیں اور شاید یہی صحیح ہے ۔ شیفتہ [4] ، نیلن [5] ، یادگار [6] میں ان کا نام وجاہت خاں ہے ۔ ذکا [7] نے اصالت خاں لکھا ہے اور یہی صحیح ہے ۔

ثاقب شمس الدین

شورش [8] ، گلزار [9] ، ہندی [10] اور نیلن [11] میں ان کا نام میر شہاب الدین لکھا ہے ۔ ذکا [12] شمس الدین لکھتے ہیں اور یہی صحیح ہے ۔

---

[1] گلزار ابراہیم ، ابراہیم خاں خلیل ، مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۲۲

[2] جہاں دیوان جہاں ، بینی نرائن جہاں ، مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۲۰

[3] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۳۹

[4] شیفتہ ، گلشن بیخار ، نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۵۶

[5] نیلن ، طبقات الشعرا ہند ، کلیم الدین و نیلن ، تلخیص و ترجمہ عطاالرحمن کاکوری ص ۲۶

[6] یادگار شعرا ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ، ص ۵۷

[7] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۱۳۹

[8] شورش ، تذکرہ شورش ، سید غلام حسین شور مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۰۹

[9] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ، ص ۲۲

[10] ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۵۹

[11] نیلن ، طبقات الشعرا ہند ، کریم الدین و نیلن ، تلخیص و ترجمہ ، عطاالرحمن کاکوروی

[12] ذکا ، خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن [26] ص ۱۳۸

مرزا محمد صادق المعروف آغا شروت

شیفتہ [1] اس کا نام سید درویش علی لکھتے ہیں ۔ ذکا نے درست لکھا ہے شیفتہ کا بیان صحیح معلوم نہیں ہوتا ۔

جوشش محمد روشن

طبقات [2] برادر خورد دل مسرت [3] میاں محمد عابد دل کے چھوٹے بھائی عشقی [4] برادر محمد عابد دل یہ صحیح نہیں ۔محمد روشن جوشش کے بھائی محمد عابد جوشش ہیں جن کا ذکر ذکا نے علیحدہ کیا ہے ۔ یہ دونوں بھائی جسونت رائے ناگر کے بیٹے تھے ۔ فیلن [5] ان کو غلطی سے جسونت نگر کا رہنے والا بتاتے ہیں ۔محمد عابد دل ، محمد عابد جوشش کی محرف صورت ہے یا محمد عابد جوشش محرف شکل ہے ۔محمد عابد دل اور محمد روشن جوشش دو بھائی ہیں ۔ ذکا [6] نے غلطی سے محمد عابد جوشش میں بڑے بھائی کا تخلص چھوٹے بھائی کے ساتھ بھی وابستہ کر دیا ہے اور ان کا وطن عظیم آباد لکھ دیا ہے ۔

---

[1] شیفتہ ، گلشن بے خار ، نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۵۷

[2] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی ، مجلس ترقی اردو ، لاہور ص ۵۷۵

[3] مسرت افزا ، ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ ، الہ آباد ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲۲

[4] عشقی ، وجیہہ الدین عشقی ، بنام دو تذکرے مرتبہ کلیم الدین احمد ، ص ۱۱۸

[5] فیلن ، طبقات الشعرا ہند ، کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطاالرحمن کاکوروی ص ۷۷

[6] ذکا خوب چند ذکا ، عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، ص ۱۳۲

شیخ ظہورالدین عرف حاتم

ریختہ [1] ، مخزن [2] ، طبقات [3] ، حسن [4] ، شورش [5] ، مسرت [6] مبتلا [7] اور گلزار [8] میں ان کا نام محمد حاتم درج ہے ۔ ہندی [9] اور عقد [10] میں ظہورالدین نیز تاریخ تولدش از لفظ ظہور ۱۱۲۸ ہجری بر می آید ۔ یادگار [11] میں ظہورالدین حاتم اور محمد حاتم کو دو علیحدہ علیحدہ شاعر بتایا گیا ہے ۔ ہمارے خیال میں یہ صحیح نہیں ، حقیقت میں ہندی اور یادگار میں ان کے تاریخی نام کو ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے ۔ پورا نام شیخ محمد ظہورالدین حاتم عرف شاہ حاتم ہے ، ذکا نے صحیح لکھا ہے ۔

---

[1] ریختہ گویاں ، فتح اسد حسینی گردیزی ، مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۴۹

[2] مخزن نکات ، قیام الدین قائم چاند پوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن ص ۶۰

[3] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور ص ۴۰

[4] حسن ، تذکرہ شعرائے اردو ، میر حسن دہلوی مرتبہ مولانا حبیب الرحمن شروانی ، انجمن ترقی اردو دہلی ص ۴۲

[5] شورش ، سید غلام حسین شور ، مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۹۱

[6] مسرت افزا ، ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ الہ آبادی ترجمہ عطا کاکوروی ص ۲۵

[7] مبتلا گلشن سخن ، صادق علی خاں مبتلا لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ ، ص ۱۰۳

[8] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۵۳

[9] ہندی گویاں ، مصحفی ، مرتبہ مولوی عبدالحق ، ص ۸۰

[10] عقد ثریا مصحفی ، مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۲۳

[11] یادگار شعرائے اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ، ص ۴۸

حجام عنایت اللہ عرف کلو

صاحب طبقات[1] مسرت[2] ، ہندی[3] وغیرہ ان کو شاہجہان آباد کا رہنے والا لکھتے ہیں ۔ ذکا[4] نے ان کو سہارن پوری لکھا ہے ۔

ذوقی رام حسرت

طبقات[5] میں ان کو مراد آبادی لکھا گیا ہے ۔ شیفتہ[6] فرخ آباد میں مقیم بتاتے ہیں ۔ فارسی ادبیات[7] میں ہندوؤں کا حصہ کے مطابق دکن چلے گئے ۔ اور آخر رام پور میں قیام کیا ۔ چارج بھی ان کو رام پوری لکھتے ہیں ۔ طبقات[8] میں بقال نیلن میں مہاجن اور دتاسی[9] ان کو زنگی رام لکھتے ہیں ۔ ہندوؤں میں آردو میں[10] شاہجہان آباد کے رئیس بتائے گئے ہیں ۔ ذکا[11] ان کو ساکن دہلی بتاتے ہیں ۔

---

[1] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور ص ۵۹۸

[2] مسرت افزا ، ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ تلخیص عطا کاکوروی ص ۲۹

[3] ہندی گویاں ، مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۷۷

[4] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۰۱۲

[5] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی ، مجلس ترقی اردو لاہور ص ۶۸

[6] شیفتہ ، گلشن بیخار ، نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۴۲

[7] فارسی ادبیات میں ہندوؤں کا حصہ ، مصنفہ ڈاکٹر سیّد عبداللہ ص ۲۲۲

[8] طبقات شعرائے ہند ، قدرت اللہ شوق ، مرتبہ جارج فانتو ، نثار احمد فاروقی ، مجلس ترقی ادب ، لاہور ص ۱۲۰

[9] دتاسی خطبات گارسان دتاسی ص ۲۶

[10] ہندوؤں میں آردو ، رفیق مارہروی ، نسیم بک ڈپو ، لکھنو ص ۲۹۳

[11] ذکا خوب چند ؛ عیارالشعرا فوٹو کاپی ، انڈیا آفس لندن ، ص ۲۱۱

میر محمد علی خاں حشمت دہلوی

تقریباً سب تذکروں [۱] میں ان کو فنی بیگ قبول کا شاگرد بتایا ہے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا اختصار کی حد ہے ۔

میر حیدر علی حیران

تمام تذکروں میں بالصراحت درج ہے کہ رائے سرپ سنگھ دیوانہ کے شاگرد ہیں ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔ شیفتہ [۲] ان کا وطن فرخ آباد لکھتے ہیں ۔ ذکا [۳] نے اکبر آباد لکھا ہے ، یہی صحیح ہے ۔

کنور بہادر دلخوش

شیفتہ [۴] ، فیلن [۵] نے ان کا نام صرف بہادر سنگھ لکھا ہے اور ~~کنور~~ ~~کنور~~ ذکا [۶] نے کنور بہادر سنگھ لکھا ہے اور یہی صحیح ہے ۔

---

[۱] دیگر تذکرے : ص ۹۳ ، شعرائے کشمیر ص ۳۱۳ ، نکات ص ۱۰۷ ریختہ ص ۵۱ ، مخزن ص ۶۵ ، چمنستان ص ۲۲ ، طبقات ص ۹۲ ، حسن ص ۳۸ شورش ص ۱۹۰ ، مسرت ص ۱۲۶ ، مبتلا ص ۲۸ ، گلزار ص ۳۹ ، عشقی ص ۱۹۱ عمدہ ص ۲۱۲ ، ریاض ص ۸۱ وغیرہ ۔

[۲] شیفتہ ، نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بیخار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۸۲

[۳] ذکا خوب چند ، عیار الشعرا فوٹو کاپی نسخہ انڈیا آفس ص ۲۲۱

[۴] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ گلشن بیخار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۹۷

[۵] فیلن طبقات الشعرا ہند ، کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطاالرحمن کاکوروی ص ۵۹

[۶] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۶۲

زوطن زمان

عمدہ [1] اطراف دکن شیفتہ [2] امروہہ اور یادگار [3] امروہہ ان کا وطن لکھتے ہیں ۔ ذکا [4] نے ان کا وطن فرخ آباد لکھا ہے ۔

میر سعادت علی

ریختہ [5] میں ان کا نام سعادت اللہ خاں ہے ۔ عشقی [6] اور گلزار [7] اور نغز [8] ان کو شاہ ولایت کا مرید بتاتے ہیں ۔ عمدہ [9] ان کو غلام عشرت کا بیٹا بتاتا ہے ۔ ذکا [10] ان کو شاہ ولایت کا فرزند لکھتے ہیں ۔

---

[1] عمدہ ، منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور ، مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص ۳۱۱

[2] شیفتہ ، نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۱۲۶

[3] یادگار شعرا ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۰۲

[4] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لائبریری لندن ، ص ۳۲۸

[5] ریختہ ، تذکرہ ریختہ گویاں ، فتح اللہ حسینی گردیزی ، مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۹۲ ۔

[6] عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۲۱۲

[7] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل ، مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ، ص ۴۷

[8] نغز ، مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۲۹۸

[9] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور ، مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص ۳۵۳

[10] ذکا خوب چند ذکا ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳۰۶

سعدی شیرازی

نکات [1] ، ریختہ [2] ، چمنستان [3] ، طبقات [4] میں ان کو ×کو×
سعدی دکنی لکھا گیا ہے ۔ ذکا ان کو سعدی شیرازی بتاتے ہیں ۔ مخزن [5] میں
اس کی تائید ہے ۔ شمس اللہ قادری ان کو کاکوروی لکھتے ہیں (یادگار [6] میں ہے
سعدی دکنی ان کے اشعار غلطی سے سعدی شیرازی کے اشعار لکھ دئیے ہیں ۔
تذکرہ جات گردیزی شورش سرور قاسم قائم اور ذکا ان کو سعدی شیرازی ہی جانتے ہیں ۔
اصل میں سعدی شیرازی اور آدمی ہے اور یہ سعدی شخصے دیگر ہے ۔

شعوری

نکات [7] میں ان کا وطن جالہ پور اشپر نگر [8] بحوالہ شورش چاند پور لکھا ہے
ذکا نے جوالہ پور لکھا ہے اور یہی صحیح ہے ۔

---

[1] نکات الشعرا ، میر تقی میر ، مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۱۰۳

[2] ریختہ تذکرہ ریختہ گویاں ، فتح اللہ حسینی گردیزی ، مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۸۲

[3] چمنستان الشعرا ، لچھمی نرائن شفیق تلخیص و ترجمہ عطاالرحمن کاکوروی ص ۳۲

[4] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی ، مجلس ترقی ادب لاہور ص ۱۵

[5] مخزن نکات ، قیام الدین قائم چاند پوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن ص ۵

[6] یادگار شعرا ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۰۸

[7] نکات الشعرا ، میر تقی میر ، مرتبہ مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو ، اورنگ آباد دکن طبع ثانی ، ص ۹۷

[8] اشپر نگر بحوالہ یادگار شعرا اردو ترجمہ ، طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۱۸

شوق حسن علی خاں

عشقی [1] ان کا نام حسین علی لکھتے ہیں جو صحیح نہیں ، ذکا نے درست لکھا ہے۔

شہید

تحفہ [2] میں ان کا نام مولوی محمد باقر ، طبقات [3] میں سید محمد عجائب [4] میں محمد باقر ، ذکا بالکل خاموش واللہ اعلم

شہدا

عمدہ [5] میں تخلص شیدا درج ہے ، ذکا [6] نے شہدا لکھا ہے۔

زور آور خاں عاجز

عمدہ [7] ، نغز [8] ، یادگار [9] میں ان کے ساتھ کا نام شیخ نصیرالدین غریب درج ہے۔ شیفتہ [10] اور ذکا غربت لکھتے ہیں۔

---

[1] عشقی وجیہہ الدین عشقی ، مرتبہ کلیم الدین احمد ، بنام دو تذکرے پٹنہ ص ۱۵

[2] تحفتہ الشعرا ، مرزا افضل بیگ خاں قاقشال مرتبہ ڈاکٹر حفیظ قتیل ص ۲۵

[3] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی مجلس ترقی اردو لاہور ۶۹ء

[4] عجائب گل عجائب از اسد علی خاں تمنا مرتبہ مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو اورنگ آباد ص ۹۲

[5] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر خاں سرور ، مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی دہلی یونیورسٹی ص ۳۶۷

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ص ۲۲۷

[7] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور ، مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی دہلی یونیورسٹی ص ۲۲۱

[8] نغز ، مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۳۸۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۵۶)

محمد عارف

دیگر تذکروں [1] میں حالات تفصیل سے ہیں اور اختلافات دیکھیے ، تعلیقات ، ذکا خاموش ہیں ۔

بکھاری لال عزیز

گلزار [2] اور یادگار [3] میں ان کا وطن جونپور لکھا ہے ۔ ذکا [4] نے جودھ پور لکھا ہے ۔ خواجہ میر درد کے شاگرد تھے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

سید عبدالولی عزلت

تذکرہ بے نظیر [5] میں ان کے والد کا نام سعدالدین بن سید غلام محمد ہے ۔ نغز [6] میں سید سعداللہ کا مرید لکھا ہے ۔ سعداللہ اور سعدالدین ایک ہی آدمی ہیں صحیح سعداللہ ہے ۔ تذکرہ میر حسن [7] میں ان کا نام عبدالواسع درج ہے ۔ صحیح عبدالولی ہے ۔ ذکا نے درست لکھا ہے ۔ مسرت [8] میں اصلی وطن بریلی ، گلزار [9] اصلی وطن لکھنؤ ، عشقی [10] اصلی وطن لکھنؤ ، ذکا [11] سورتی لکھتے ہیں اور یہی درست ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۵۵

[9] یادگار شعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۳۵

[10] شیفتہ ، نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۱۸۲

[11] ×

---

[1] دیگر تذکرے نکات ص ۱۲ ، مخزن ص ۱۲۵ ، طبقات ص ۱۵۲ ، حسن ص ۱۰۷ ، شورش ص ۷٦ ، مسرت ص ۸۲ وغیرہ ۔

[2] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل ، مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۸۸

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۵۷)

عشق شاہ گجستہ ـ منصور

ان کا اصلی نام شاہ رکن الدین ہے ـ ذکا نے ذکر نہیں کیا بلکہ نام لکھ دیا ہے ـ

عطا محمد عطا

تمام تذکرہ نگاروں[1] کو عالمگیری عہد کا شاعر بتاتے ہیں اور اِس کو اوباش لکھتے ہیں ـ اور حالات تفصیل سے ہیں ـ ذکا نے نہایت اختصار سے کام لیا ہے ـ

بقیہ حواشی صفحہ ۱۵۶

[3] یادگار شعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۳۹

[4] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ص ۵۰۷

[5] بے نظیر تذکرہ بے نظیر از عبدالوہاب افتخار ، تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲۷

[6] نغز ، مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر شیرانی ص ۲۸۲

[7] حسن ، تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شیروانی ، ص ۱۰۷

[8] مسرت افزا ، ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ الہ آبادی ترجمہ عطا کاکوروی ص ۸۲

[9] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۸۶

[10] عشق وجیہہ الدین عشق مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۷۵

[11] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۱۲

---

[1] دیگر تذکرے (دیکھیے تعلیقات نمبر ۵۸۰ / ۵۶۶)

عظیم مرزا اعظم بیگ

شیفتہ [1] اور یادگار [2] میں ان کا نام عظیم بیگ ہے ۔ ذکا [3] نے اعظم بیگ لکھا ہے جو صحیح نہیں ۔ نیز بعض تذکرہ نگار [4] ان کا وطن توران بتاتے ہیں ۔ ذکا [5] نے کابل لکھا ہے ۔ سودا کے شاگرد تھے ، ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

غالب نواب مکرم الدولہ بہادر بیگ خاں

بینی نراین [6] نوائن جہاں نے ان کا نام طالب جنگ لکھا ہے ۔ ذکا [7] بہادر بیگ اور لقب طالب جنگ اور غالب جنگ لکھا ہے اور یہی درست ہے ۔

---

[1] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بیخار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۱۹۵

[2] یادگار شعرا ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۳۳

[3] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۵۱۰

[4] بعض تذکرے (دیکھیے تعلیقات) نمبر ۵۸۲ / ۵۶۰

[5] ذکا خوب چند ذکا ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ص ۵۱۵

[6] دیوان جہاں بینی نوائن جہاں مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۱۲۸

[7] ذکا خوب چند : عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس نسخہ لندن ، ص ۵۳۱

فرخ میر فرخ علی

شورش [1] ساکن لکھنو از آشنایان مرزا افضل علی بیگ ، مسرت [2] شیخ فتح علی ، عمدہ [3] باشندہ دہلی ، ریاض [4] شیخ فتح علی فرخ تخلص ، شیفتہ [5] جہاں آباد دہلی کے رہنے والے ہیں ۔ فیلن [6] حقائق شیفتہ ، یادگار [7] میر مرزا فرخ علی ساکن اٹاوہ فوج میں ملازم تھے اور زیادہ تر فارسی کہتے تھے ۔ قائم علی [8] ابراہیم لکھنو میں رہا کرتے تھے اور مرزا افضل علی بیگ کے شاگرد تھے ، شورش [9] بھی یہی لکھتے ہیں ۔

فدا سید محمد

شیفتہ [10] اور یادگار [11] میں ان کا نام محمد علی لکھا گیا ہے ۔ ذکا [12] نے صرف سید محمد لکھا ہے ۔

---

[1] شورش ، سید غلام حسین شور ، مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۳۶

[2] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ الہ آبادی ترجمہ عطا کاکوروی ص ۹۷

[3] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص ۲۷۷

[4] ریاض الفصحی ، مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۲۲۵

[5] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ ، نفیس اکیڈمی ص ۲۰۸

[6] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن ، تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲۲

[7] یادگار شعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی ص ۱۵۶

[8] علی ابراہیم گلزار ابراہیم ، ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۹۳

[9] شورش سید غلام حسین شور مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۳۶

[10] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۶۰)

فدوی میر محمد حسن

مخزن[1] ، حسن[2] ، عشقی[3] ، عمدہ[4] اور یادگار[5] نے نام محمد محسن لکھا ہے ، شیفتہ[6] محمد حسن اور ذکا[7] محمد حسین لکھتے ہیں -

فدوی مرزا اعظم بیگ

نغز[8] ، شیفتہ[9] ، یادگار[10] عظیم بیگ لکھتے ہیں ، ذکا[11] اعظم بیگ بتاتے ہیں جو صحیح نہیں -

فقیر مولوی فقیراللہ

نغز میں ان کا وطن گلادکی درج ہے ، ذکا[12] گولارتھی لکھتے ہیں -

---

[1] مخزن نکات ، قیام الدین قائم چاندپوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن ص ۵۹

[2] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی ، ص ۱۱۵

[3] عشقی ، وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ، ص ۱۳۰

[4] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور ، مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص ۲۷۸

[5] یادگار شعرائے اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۵۴

[6] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۰۷

[7] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۸۱

[8] نغز مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر شیرانی ص ۳۸

[9] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۰۶

[10] یادگار شعرائے اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۵۲

[11] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۸۲ [12] ایضاً ص ۵۸۵

حواشی صفحہ ۱۵۹

[11] یادگار شعرائے اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی ص ~~xxxx~~ ۱۵۲

[12] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۹۱

شاہ قلندر قلندر

تمام تذکروں [1] میں بالاتفاق نام غلام قلندر ہے ۔ ذکا [2] نے شاہ قلندر لکھا ہے اور یہی درست ہے ۔

کافر میر تقی

نکات [3] ، ریختہ [4] اور چمنستان [5] میں ان کا نام علی تقی کافر ہے ۔ شورش [6] ، حسن [7] اور دیگر [8] علی تقی لکھتے ہیں ۔ ذکا [9] نے میر تقی لکھ دیا ہے اور دیگر تذکروں میں حالات بھی تفصیل سے ہیں ۔

---

[1] تمام تذکرے ، دیکھیے تعلیقات نمبر ۲۹۸ / ۲۹۶

[2] ذکا خوب چند ، عیار الشعرا ، نوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ، ص ۲۳۱

[3] نکات ، نکات الشعرا از میر تقی میر ، مرتبہ ڈاکٹر عبدالحق ، ص ۱۳۸

[4] ریختہ گویاں ، فتح اللہ حسینی گردیزی ، مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۱۲۹

[5] چمنستان الشعرا ، لچھمی نرائن تلخیص و ترجمہ ، عطاالرحمن کاکوروی ص ۲۳

[6] شورش ، سید غلام حسین شور ، مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۲۳

[7] حسن تذکرہ شعرائے اردو ، میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی ، ص ۱۳۷

[8] دیگر تذکرے دیکھیے تعلیقات ص ۴۰۳ / ۴۰۲

[9] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، نوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیاآفس نسخہ ، لندن ص ۲۳۸

کامل مرزا کامل بیگ

گفتار[1] سید محمد کامل برہان پوری ، تحفۂ[2] میر کامل برہان پوری ذکا[3] مرزا کامل لکھتے ہیں ۔

کلیم میر طالب حسین

تمام تذکروں[4] میں بالاتفاق نام محمد حسین ہے ۔ ذکا[5] نے طالب حسین کلیم لکھا ہے جو یقیناً غلط ہے ۔

کمترین ببر خاں

عمدہ[6] میں ان کا نام امیر خاں ، یادگار[7] میں مہر خاں ، ذکا[8] ببر خاں لکھتے ہیں ۔

مرزا گرامی

تذکرہ[9] ہمیشہ بہار میں ان کو ہمدانی بتایا گیا ہے دیگر تمام تذکرے[10] اور ذکا[11] ان کو کشمیری لکھتے ہیں اور یہی صحیح ہے ممکن ہوں ان کے بزرگ ہمدان سے آئے ہوں ۔

---

[1] گفتار گلشن گفتار خاں حمید اورنگ آبادی ص ۲۳

[2] تحفتہ الشعرا مرزا افضل بیگ خاں ، قاقشال مرتبہ ڈاکٹر حفیظ قتیل ایم استاد جامعہ عثمانیہ ص ۱۲۹

[3] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۳

[4] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۱۰ / ۲۰۲

[5] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو کاپی ، انڈیا آفس لندن ص ۲۲۳

[6] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ، ص ۵۲۱

[7] یادگار شعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۶۷

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۲۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

مجرم میر فتح علی

عمدہ [1] میں ان کا تخلص مجرم ہے ممکن ہے کتابت کی غلطی ہو۔

مخزون غلام شاہ

شیفتہ [2] ان کو مشائخ زادگان گڑھ مکیسر لکھتے ہیں۔ ذکا [3] اور مصحفی [4] امروہہ کا بتاتے ہیں۔

محسن محمد محسن

مخزن [5] خواہر زادہ خان آرزو ضمیمہ مخزن [6] خلف محمد حسن آرزو کے ہمشیرہ کے پوتے اور میر کے بھتیجے تھے۔ مسرت [7] اور گلزار [8] میں وطن اکبر آباد

بقیہ حواشی صفحہ ۱۶۲

[8] ذکا خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۳۱

[9] ہمیشہ ، ہمیشہ بہار از کشن چند اخلاص مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی ، ص ۲۱۲

[10] تذکرے دیکھیے تعلیقات نہر ۲۰ ۷ / ۲۷ ۷

[11] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس لندن فوٹو سٹیٹ کاپی ، ص ۲۳۸

---

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر احمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی بحوالہ یادگار ص ۱۶۲

[2] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ ، نفیس اکیڈمی ص ۲۲۰

[3] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ص ۲۹۲

[4] مصحفی بحوالہ یادگار ص ۱۶۲

[5] مخزن ، مخزن نکات قیام الدین قائم چاندپوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسین ص ۱۵۲

[6] ضمیمہ مخزن نکات مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسین مجلس ترقی اردو ص ۲۲۲

[7] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۱۱۲

[8] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ، ص ۱۰۲

درج ہے ۔ عمدہ [1] میں نام میر محسن شیفتہ [2] میں نام محمد محسن ، یادگار [3] (ص ۱۷ محسن میر عشقی) محمد محسن محمد حسن گردیزی ، نوجوان میں اور میر تقی میر کے رشتہ دار (بھائی عشقی) اور شاگرد گردیزی خان آرزو کے بھانجے قائم اب سالار جنگ کے سواروں میں بھی علی ابراہیم کا نام محمد حسن سامرہ لیکن ایک تذکرے میں حسن لکھا ہے ، شورش آرزو کے رشتہ دار تھے اور ان کی جائیداد وراثت میں پائی ، زیادہ تر فارسی لکھتے تھے دیوان ریختہ میں مرزا قاسم ۔

محمد باقر مخلص

دیگر تذکروں [4] میں ساکن مرشد آباد ہے ۔ ذکا [5] نے ساکن اکبر آباد لکھا ہے ۔

شاہ مزمل مزمل

دیگر تمام تذکروں [6] میں نام محمد مزمل درج ہے ۔ ذکا [7] نے شاہ مزمل لکھا ہے ۔

---

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدّولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص ۱۳۷

[2] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۱۳

[3] یادگار شعرا مصنفہ اشپر نگر ترجمہ طفیل احمد بی اے ص ۲۷۷

[4] دیگر تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۷۸۰ / ۸۸۷

[5] ذکا خوب چند ذکا ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی انڈیا آفس لندن ، ص ۹۹۷

[6] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۷۹۳ / ۷۲۲

[7] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ص ۲۸۵

غلام معین الدین خاں

طبقات [1]، گلزار [2]، مسرت [3] اور عشقی [4] میں بدایونی درج ہے مسرت [5]، عمدہ [6]، شورش [7] اور عشقی [8] الہ آباد کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ یادگار [9] لکھنوی بتاتے ہیں۔ ذکا [10] نے اصل وطن دہلی لکھا۔ گردش روزگار کے باعث الہ آباد، لکھنو اور عظیم آباد کا سفر کیا۔

مہاراج لالہ بھولاس رائے

نغز [11] نے پھلاس رائے، یادگار [12] میں نیلاس رائے، ذکا [13] بھولاس رائے ان کا نام لکھتے ہیں۔

---

[1] طبقات، طبقات الشعرا ہند، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی مجلس ترقی اردو لاہور ص ۲۷۳

[2] گلزار ابراہیم علی ابراہیم، مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور، ص ۱۱۱

[3] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی ترجمہ عطا کاکوروی ص ۱۱۰

[4] عشقی، وجیہالدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۲۲۱

[5] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی ترجمہ عطا کاکوروی ص ۱۱۰

[6] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی، ص ۲۸۰

[7] شورش سید غلام حسین شور، مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۲۳۰

[8] عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۲۲۱

[9] یادگار شعرا اردو ترجمہ ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد، ص ۱۹۱

[10] ذکا خوب چند، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۹۷

[11] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۲۲۹

[12] یادگار شعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۰۱

[13] ذکا خوب چند، عیار الشعرا، فوٹو سٹیٹ کاپی، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۵۷

ولی شیر محمد ولی

دیگر تمام تذکروں [1] نے ان کا وطن مرشد آباد درج کیا ہے ۔ ذکا [2] نے سہارن پور لکھا ہے ۔ ذکا شاید غلطی پر ہیں ۔

ہدایت علی ہدایت

حسن [3] نے ان کو عظیم آبادی لکھا ہے ۔

دلاور خاں ہمرنگ

مخزن [4] شعرا میں ان کا نام عزیزالدین ہمرنگ درج ہے ۔ ذکا [5] نے دلاور خاں لکھا ہے ۔

یکدل عزت اللہ

شورش [6] اور مسرت [7] میں میر عزت اللہ درج ہے ، ذکا [8] صرف عزت اللہ لکھتے ہیں ۔

---

[1] تذکرے (دیکھیے تعلیقات ۹۲۶ / ۹۶۳)

[2] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ، لندن ص ۸۵۷

[3] تذکرۂ حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ مولانا حبیب الرحمن شروانی ص ۱۹۲

[4] مخزن شعرا ، قاضی نورالدین فائق مرتبہ مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو اورنگ آباد ص ۱۶۲

[5] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۹۰۸

[6] شورش تذکرہ شورش سید غلام حسین شور ، مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۲۳۸

[7] مسرت افزا ، ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی تلخیص و ترجمہ سید عطاالرحمن کاکوروی ص ۱۳۲

[8] ذکا خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۹۲۵

عیار نے بیشتر شعرا متقدمین کے حالات دیگر معاصر اور قدیم تذکروں میں نہایت تفصیل سے ہیں ۔ ذکا نے ان کے سلسلہ میں نہایت اختصار سے کام لیا ہے ۔ حالانکہ تھوڑی سی توجہ سے نہایت ثقہ اور موزوں حالات دستیاب ہو سکتے تھے ، ہم ذیل میں ان شعرا کی فہرست درج کرتے ہیں جن کے سلسلہ میں ذکا نے حق تلفی کی ہے ۔

ذکا نے ان کے سلسلہ میں نہایت اختصار سے کام لیا ہے ۔ حقیقت میں ذکا ایک نہایت محتاط تذکرہ نگار ہے جس سلسلہ میں اسے ذرا شبہ بھی محسوس ہوا اس نے اس موضوع کو بالکل ترک کر دیا بلکہ نام تک نہ لیا اس لئے حالات کے سلسلہ میں نہایت ہی اختصار ہے ۔

۱ ۔	آصف یحییٰ خاں آصف الدولہ	عیار ۵
۲ ۔	آرزو سراج الدین علی خاں	عیار ۷
۳ ۔	آبرو شیخ نجم الدین	عیار ۱۵
۴ ۔	انشا انشاءاللہ خاں	عیار ۱۷
۵ ۔	انجام نواب امیر خاں	عیار ۲۰
۶ ۔	آشنا فیلن نے ان کے حالات بہت تفصیل سے لکھے ہیں ۔	عیار ۲۹
۷ ۔	آشفتہ عظیم الدین خاں	عیار ۲۲
۸ ۔	آرام آرام سنگھ آزادہ	عیار ۳۷
۹ ۔	آزاد میر فقیراللہ	عیار ۲۳
۱۰ ۔	آزاد	عیار ۲۳
۱۱ ۔	امجد قزلباش خاں	عیار ۲۸
۱۲ ۔	امجد مولوی محمد امجد	عیار ۲۸
۱۳ ۔	اشتیاق خاں ولی اللہ (عیار ۵۲) یادگار کا نوٹ دیکھنے کے لائق ہے ۔ دیکھیے تعلیقات (ص) ذکا نے اختصار کیا ۔	

۱۴ - اختر میر اکبر علی عیار ۵۷

۱۵ - امل میر عبدالجلیل عیار ۵۸

۱۶ - اکرم خواجہ محمد اکرم عیار ۲۳

۱۷ - اشک عیار ۲۲

۱۸ - انتظار عیار ۴۲

۱۹ - بیتاب شاہ محمد اسماعیل (عیار ۸۹) بالخصوص ان کی وفات گھوڑے سے گر کر ہوئی - سب تذکروں نے تفصیل سے لکھا ہے - ذکا خاموش ہے -

۲۰ - بلیغ مولوی قدرت اللہ (عیار ۱۰۳) دیگر تذکروں میں حالات تفصیل سے ہیں اور اختلافات بھی ، ذکا خاموش ہیں ، دیکھیے تعلیقات (ص)

۲۱ - ثاقب میر غالب الدین عیار ۱۳۸

۲۲ - جہاندار شاہ عیار ۱۳۰

۲۳ - میر حسن عیار ۱۹۳

۲۴ - میر محمد علی حشمت عیار ۱۹۳

۲۵ - میر محتشم علی خاں حشمت عیار ۲۱۰

۲۶ - حضور سیا / بانگر عیار ۲۰۲

۲۷ - خاکسار محمد یار خاں عیار ۲۳۲

۲۸ - میر خسرو دہلوی عیار ۲۲۸

۲۹ - میر فضل علی عیار

۳۰ - رنگین عیار ۳۵۱

۳۱ - روشن عیار ۳۲۲

۳۲ - میر ناصر سامان عیار ۳۲۱

۳۳ - سراج اورنگ آبادی عیار ۳۰۷

۳۴ - سودا مرزا رفیع — عیار ۳۷۳

۳۵ - میر سوز — عیار ۳۹۱

۳۶ - شیفتہ — عیار ۴۳۸

۳۷ - صابر شاہ — عیار ۴۶۸

۳۸ - میر جعفر صادق — عیار ۴۲۵

۳۹ - صالح — عیار ۴۲۵

۴۰ - صفا (عیار) نام منولال قوم کالیتھ ذکا کے ہم قوم میں پھر بھی اختصار ہے (۴۶۸)

۴۱ - عاجز — عیار ۵۲۳

۴۲ - عاجز دکن — عیار ۵۲۳

۴۳ - عاشق مہاراجہ کلیان سنگھ — عیار ۵۲۳

۴۴ - عاصمی خواجہ برہان الدین — عیار ۵۰۶

۴۵ - غریب محمد امان — عیار ص ۵۷۳

۴۶ - فرصت میاں فرصت اللہ — عیار ۵۶۹

۴۷ - فراق مرزا مرتضیٰ قلی — عیار ۵۹۶

۴۸ - فخر — عیار ۵۹۳

۴۹ - فدوی لاہوری — عیار ۵۵۰

۵۰ - فضل افضل خاں (عیار ۵۹۲) دیگر تذکروں میں حالات تفصیل سے ہیں - اور اختلافات بھی ، ذکا خاموش دیکھیے تعلیقات)

۵۱ - مرزا معز فطرت — عیار ۵۸۸

۵۲ - فغاں اشرف علی خاں — عیار ۵۲۵

۵۳ - فغفاغ نقیر میر شمس الدین (عیار ۵۲۵) دیگر تذکروں میں حالات تفصیل سے موجود ہیں اور اختلافات بھی ذکا خاموش دیکھیے تعلیقات ص

۵۴ - متین — عیار

۵۵ - مجنوں — عیار ۲۶۱

۵۶ - محب شیخ ولی اللہ — عیار ۲۷۵

۵۷ - محشر مرزا علی نقی — عیار ۲۷۸

۵۸ - مخلص انند رام — عیار ۲۸۳

۵۹ - مظہر مرزا جان جاناں — عیار ۷۱۲

۶۰ - میر تقی میر — عیار ۷۵۷

۶۱ - واقف شاہ واقف — عیار ۸۶۱

۶۲ - والا — عیار ۸۷۸

۶۳ - ولی محمد ولی — عیار ۷۵۷

۶۴ - والا مرزا مظہر علی خاں — عیار ۸۶۹

۶۵ - یقین انعام اللہ خاں (عیار ۹۰۹) دیگر تذکروں میں حالات تفصیل سے ہیں اور اختلاف بھی ذکا نے اختصار سے کام لیا اور درمیانی راہ اختیار کی - دیکھیے تعلیقات -

۶۶ - یکرو (عیار ۹۲۲) ذکا نے نام تک نہیں لکھا حالانکہ متعدد تذکروں میں نام عبدالوہاب درج ہے -

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ذکا نے اکثر شعرا کے حالات کے سلسلہ میں نہایت اختصار سے کام لیا - متنازعہ فیہ امور کو نہیں چھیڑا اور احتیاط کا پہلو ہاتھ سے نہیں جانے دیا -

----

معاصر شعرا سے معاصر تذکروں کا تقابلی مطالعہ

معاصر اشخاص کے تذکرہ نگاروں سے توقع کی جاتی ہے کہ حالات ثقہ ہوں اور تفصیل سے ہوں ، ذاتی رائیں زیادہ نمایاں ہوں ، ذکا نے حالات کی خامست کو ضرور مدّ نظر رکھا اور اس بات کا خاص اہتمام کیا کہ ذاتی رائے یا جو دیکھا سنا درج کر دیا ۔ با ایں ہمہ معاصر تذکروں سے جو تفاوت ہے اس کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے ۔

آفتاب

عمدہ[1] منتخبہ میں ان کا لقب مجاہدالدین اور نغز[2] میں جلال الدین درج ہے ۔ ذکا[3] نے نام تک نہیں بتایا حالانکہ ان کا نام علی گوہر درج ہے ۔

اسد مرزا اسد بخت بہادر

قدیم تذکروں میں اس کا ذکر درج نہیں ۔ سب سے پہلے ذکا نے تذکرہ میں تو شامل کیا ہے ۔ شیفتہ[4] ان کو شاہ عالم کا نواسہ بتاتا ہے ، فیلن[5] بنبیرہ لکھتا ہے ۔ ذکا[6] مرزا امین بخت بہادر کا فرزند لکھتے ہیں اور یہی صحیح ہے ۔

---

[1] عمدہ منتخبہ ، اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲

[2] نغز مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۷

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳

[4] شیفتہ نواب مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۱

[5] فیلن طبقات الشعرا ہند ، کریم الدین و فیلن ، تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۳۰

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵

اسد کیرت سنگھ

فیلن [1] نے اس کا نام کیرت سنگھ لکھتا ہے جو درست نہیں ، ذکا [2] نے درست لکھا ہے ۔

اثر سید محمد میر

طبقات [3] میں ان کا نام میر محمدی ، ہندی [4] اور گلشن [5] میں میر محمد ، عشقی [6] اور عمدہ [7] میں محمد میر صحیح میر محمدی ہے دیکھیے تفصیل کے لئے تعلیقات [8] (نمبر ۱۳ / ۲) ، ذکا نے [9] غلط لکھا ہے ۔

احمد بیگ احمد

عمدہ [10] اور شیفتہ [11] میں ان کا خاندان قزلباش بتایا گیا ہے ۔ ذکا [12] نے ذکر نہیں کیا ، اختصار قابل افسوس ہے ۔

---

[1] فیلن طبقات الشعرا ہند ، کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲

[2] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس ، لندن ص ۳۲

[3] طبقات ، طبقات الشعرا و ہند قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی مجلس ترقی اردو لاہور ص ۲۳۹

[4] ہندی ، تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۹

[5] گلشن ہند مرزا علی لطف مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین زور ص ۳۷

[6] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۳۲

[7] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۹

[8] تعلیقات عیارالشعرا مرتبہ قریشی احمد حسین احمد قلمی نسخہ ص ۱۳

[9] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۸۰

[10] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۹۲

(بقیہ حواشی ص ۱۹۳)

احمد حافظ شیخ احمد اخوند

شیفتہ [1] ان کا نام حافظ غلام احمد بتاتے ہیں ۔

احمد غلام احمد

اشپر نگر [2] نے نام غلام علی لکھا ہے ۔ ذکا نے [3] درست لکھا ہے ۔ اشپر نگر کو مغالطہ ہوا ۔

آرام پریم ناتھ

مخزن [4] میں خلف بیش ناتھ لکھا ہے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

افسوس آزار غنود بیگ

قاسم [5] ان کو اپنا اور حکیم ثناءاللہ خاں کا شاگرد بتاتے ہیں ۔ ذکا نے [6] ہدایت اللہ خاں کا شاگرد لکھا واللہ اعلم بالصواب ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۲

[11] شیفتہ گلشن بے خار ، نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۰

---

[1] شیفتہ گلشن بے خار ، نواب مصطفےٰ خاں شیفتہ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۰

[2] یادگار الشعرا ، اردو ترجمہ خلیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۱

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۰

[4] مخزن نکات قیام الدین قائم چاند پوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسین ص ۱۸۳

[5] قاسم مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ محمود شیرانی ص ۲۲

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو نقشیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۸

اندوہ مرزا غنود بیگ

میرے خیال میں افسوس مرزا غنود بیگ اور اندوہ مرزا غنود بیگ ایک ہی آدمی ہیں ۔ ذکا [1] نے ایک ہی آدمی کو دو آدمی بنا دئیے ہیں ۔

آشنا مہا سنگھ

فیلن [2] (صفحہ ۸۲) ہندوؤں کے ہم میں اردو [3] (صفحہ ۱۱۸) میں ان کا نام نہا سنگھ لکھا ہے اور شاید یہی درست ہے ۔

آشفتہ میر رضا قلی

ہندی [4] میں ان کا نام ضیا قلی ہے ۔ ذکا [5] ان کو میر سوز کا شاگرد بتاتے ہیں ۔ عشقی [6] نے میر شمس الدین فقیر کا شاگرد لکھا ہے ۔ ذکا [7] ان کو نواح لکھنو کا باشندہ بتاتے ہیں ۔ شیفتہ [8] اور دیگر [9] ان کو اکبر آباد کا لکھتے ہیں ۔

---

[1] منشی خوب چند ذکا ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۸

[2] فیلن طبقات الشعراء ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۸۳

[3] ہندوؤں میں اردو رفیق مارہروی نسیم بک ڈپو لکھنو ص ۱۱۸

[4] ہندی تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۲۲

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲

[6] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۸

[7] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ ، انڈیا آفس لندن ص ۲۲

[8] شیفتہ گلشن بے خار نواب مصطفی خاں ، اردو ترجمہ ، نفیس اکیڈمی کراچی ص ۹

[9] دیگر تذکرے ملاحظہ ہو تعلیقات نمبر ۲۲ / ۱۹

امین خواجہ امین الدین

تمام تذکرہ نگار[1] ان کا اصلی وطن کشمیر لکھتے ہیں اور بعد میں عظیم آباد آگئے ۔ ذکا[2] ان کو مرشد آباد سے متعلق لکھتے ہیں ۔

امین مرزا محمد اسماعیل

یادگار[3] (صفحہ ۳۲) ان کا تخلص وحشت بھی درج ہے ۔

امین الدین امین خاں

یادگار میں[4] ۲۰/۳۶ اور ۲۹ / ۶۲ کے حالات کو غلط ملط کرکے ایک آدمی بتاتے ہیں ۔ ذکا[5] کے نزدیک دو علیحدہ علیحدہ آدمی ہیں اور یہی صحیح ہیں ۔

آگاہ میر حسن علی

اشپرنگر[6] نے نور خاں آگاہ اور میر حسن علی آگاہ دونوں کو قصہ خواہاں لکھا ہے جو محض اشتباہ ہے صرف میر حسن علی قصہ خواں تھے ۔

---

[1] تذکرے ملاحظہ ہوں تعلیقات نمبر ۲۶ / ۲۰

[2] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، انڈیا آفس لندن فوٹو سٹیٹ کاپی ، ص ۲۲

[3] یادگار ، یادگارالشعراء اردو ، ترجمہ جلیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۳۲

[4] ایضاً ص ۳۳

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳۲

[6] یادگار اردو ترجمہ خلیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۷ ، ۱۸

اسیر ملتیراز

نغز [1] میں بیترام ، شیفتہ [2] تلبیراز ، ذکا [3] بلتراز ، ذکا نے صحیح لکھا ہے - دیکھیے تفصیل قاضی عبدالودود تعلیقات [4] میں -

آسفاں

سردار علی مصنف تذکرہ یورپین شعرائے اردو [5] میں ان کا نام اسٹیفین یا اسٹیوسن لکھا ہے - ذکا [6] اور دیگر تذکرہ نگار [7] آسفاں پر اتفاق کرتے ہیں اور یہی درست ہے -

اظہر غلام محی الدین

ساکن دہلی شاگرد شاہ حسین سروری و میر فرزند علی ، ان کا پیشہ معلّمی تھا (تذکرہ سرور) ذکا اور قاسم کی رائے میں یہ سروری کے بیٹے تھے اور یہی صحیح ہے تفصیل کے لئے دیکھیے نوٹ یادگار [8] تعلیقات [9] -

---

[1] نغز مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۶۱

[2] شیفتہ نواب محمد مصطفے خاں شیفتہ گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۲۲

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳۴

[4] تعلیقات ، عیارالشعرا مرتبہ قریشی احمد حسین احمد قلعداری قلمی نسخہ نمبر ۲۲ / ۳۲

[5] تذکرہ یورپین شعرائے اردو مصنفہ محمد سردار علی ادارہ اشاعت اردو حیدر آباد دکن ص ۲۰

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۹

[7] دیگر تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۶۵ / ۱۰۶

[8] یادگار یادگار شعراء اردو طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۳۶

[9] تعلیقات عیارالشعرا مرتبہ قریشی احمد حسین احمد قلعداری قلمی نسخہ دیکھیے نمبر ۴۳ / ۲۸

آفرین شیخ قلندر بخش

سرور [1] نے ان کی کتاب کا نام تحفتہ الضیاع لکھا ہے ۔ شیفتہ [2] اس کا نام تحفتہ الصنائع لکھتے ہیں ، ذکا صرف کتاب کہہ کر ٹالتے ہیں ۔

آفاق میر فریدالدین

نغز [3] اصلش از خطۂ کشمیر چندے ملازم در ممالک جنوبیہ بود فیلن [4] نے بھی یہی لکھا ہے ۔ ذکا [5] ان کو جلال آباد کا باشندہ بتاتے ہیں جو دہلی اور سہارن پور کے درمیان واقع ہے ۔

الم میاں صاحب میر

دیگر تذکروں میں حالات تفصیل سے ہیں ۔ ذکا نے اختصار سے کام لیا ہے قاضی عبدالودود نے ان کی ولادت سے بحث کی ہے ۔ دیکھیے تعلیقات [6] بعض ان کو محمد میر خواجہ درد کا لڑکا بتاتے ہیں ۔ ذکا [7] نے ان کو خواجہ میر درد کا بیٹا لکھا ہے ، دیکھیے تعلیقات [8] ۔

---

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۱۱۴

[2] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۱۳

[3] نغز ، مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۳۷

[4] فیلن طبقات الشعراء ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا ءالرحمن کاکوروی ص ۸۹

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو اسٹیٹ کاپی نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۱

[6] تعلیقات عیارالشعرا قریشی احمد حسین احمد قلمی نسخہ نمبر ۸۴ / ۵۰

[7] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ص ۲۶

[8] تعلیقات عیارالشعرا ، قریشی احمد حسین احمد قلعداری ص ۸۳

اوباش شیخ امیرالزّماں

بعض تذکروں مثلاً ہندی [1] نیلن [2] اور یادگار [3] میں ان کا وطن بجنور درج ہے ۔ ذکا [4] نے لکھنو لکھا ہے ۔

الفت رائے منگل سین

اشپر نگر [5] بحوالہ علی ابراہیم ان کو آرزو کا معاصر بتاتے ہیں ۔ ذکا [6] نے جرات کا شاگرد لکھا ہے ۔

امی بیگ

اشپر نگر [7] ان کا نام اماں لکھتے ہیں ۔

اسلام شیخ الاسلام

نیلن [8] نے ان کا نام مسیح الاسلام لکھا ہے ۔ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے نیلن نے قدرے حالات بھی تفصیل سے لکھے ہیں ۔

---

[1] ہندی ، تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۲۹

[2] نیلن طبقات الشعراء ہند ، کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲۰

[3] یادگار ، یادگار الشعراء اردو ترجمہ خلیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۵۲

[4] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۱

[5] اشپر نگر یادگار الشعرا ترجمہ طفیل احمد بی اے الہ آباد ص ۲۹

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲

[7] اشپر نگر یادگار الشعرا ترجمہ طفیل احمد بی اے الہ آباد ص ۳۰

[8] نیلن طبقات الشعراء ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲۳

محمد علی بیتاب

عشقی [1] ان کا نام علیم اللہ لکھتے ہیں ۔ قاضی عبدالودود نے حالات سے بحث کی ہے ۔ دیکھیے تعلیقات [2] ۔

سیوک رام بیتاب

ان کے نام کے متعلق تذکرہ نگاروں میں اختلاف ہے ۔ شیفتہ [3] سیوک رائے نیلن [4] سنتھوک رائے ، یادگار [5] سنتھوک رائے ، گلزار [6] سنتوکھدرائے ، دیبی کرشاد [7] سیوک رام ، ریختہ [8] سنتوک رائے ، قاسم [9] سنتھوک رائے ، صفیر بلگرامی [10] شیوک رائے نساخ [11] سیوک رائے لکھتے ہیں ، تفصیل کے لئے دیکھیے تعلیقات ۔

احسن الدین خاں میاں

ذکا [12] ان کا مولد کشمیر بتاتے ہیں ۔ چمنستان [13] میں ان کا مولد اکبر آباد ہے ۔

---

[1] عشقی تذکرہ عشقی ، وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد ص ٨١

[2] تعلیقات قریشی احمد حسین احمد قلعداری ، قلمی نسخہ ص ١٢٣ / ١٢٢

[3] شیفتہ نواب مصطفی خاں گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ٢١

[4] نیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و نیلن ، تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ٢

[5] یادگار ، یادگارالشعرا اردو ترجمہ خلیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ٣٢

[6] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور بحوالہ یادگار ص ٣٢

[7] دیبی پرشاد بحوالہ ہندوؤں میں اردو ص ١٢٣

[8] ریختہ گویاں فتح اللہ حسینی گردیزی مرتبہ مولوی عبدالحق بحوالہ بالا ص ١٢٣

[9] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ محمود [illegible] شیرانی بحوالہ ہندوؤں میں اردو ، ص ١٢٣

[10] صفیر بلگرامی بحوالہ ہندوؤں میں اردو ص ١٢٣ (بقیہ حواشی صفحہ ١٨٠)

نرائن داس بے خود

عمدہ [1] ، نغز [2] میں ان کو خواجہ میر درد کا شاگرد بتا یا گیا ہے ۔ ذکا [3] نے ذکر نہیں کیا خدا جانے کیا مصلحت ہے ۔

بھید میراں

دکنی تھے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

بہادر سنگھ بہادر

طبقات [4] میں ان کو کشمیری بتا یا گیا ہے ۔ ہندوؤں میں اردو [5] میں بھی کشمیری برہمن درج ہے ۔ اور ان کا نام راجہ رام لکھا ہے اور ان کے بھائی کا نام راجہ دیا رام ہے ۔ گلشن [6] کشمیر میں راجہ بہادر کا ذکر درج ہے ۔ معلوم ہوتا ہے یہ کوئی اور آدمی ہے جو ذکا کے آدمی سے علحدہ ہے ، ذکا [7] نے درست لکھا ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۷۹

[11] نساخ ~~عبدالغفور~~ بحوالہ ہندوؤں میں اردو ص ۱۲۳

[12] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۸۲

[13] چمنستان شعراء لچھمی نرائن شفیق تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲۵

---

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۱۲۹

[2] نغز مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللّٰہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۲۶

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۹۱

[4] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللّٰہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور ص ۲۰۸

[5] ہندوؤں میں اردو ، رفیق مارہروی نسیم بک ڈپو لکھنو ص ۲۱۹

[6] گلشن کشمیر بحوالہ ہندوؤں میں اردو ، ص ۲۱۹

[7] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۹۲

میاں شرف برشتہ

قائم [1] ان کا نام شرف الدین لکھتے ہیں ۔ یادگار [2] میں ان کا نام بابر علی درج ہے جو قطعی طور پر غلط ہے صحیح ببر علی ہے جو ذکا [3] نے لکھا ہے ۔

شیخ دیدار علی بیہوش

عمدہ [4] میں ان کا نام دیدار بخش درج ہے ۔ ریاض [5] میں نبی بخش ذکا [6] سے غلطی ہوئی صحیح وہ ہے جو مصحفی [7] نے لکھا ہے کیونکہ یہ مصحفی کے دوست تھے ۔

میر کاظم حسین بیقرار

قاسم [8] ان کا نام مرزا کاظم حسین لکھتے ہیں صحیح کاظم حسین ہے جو ذکا [9] نے لکھا ہے ۔

---

[1] قاسم مخزن نکات قیام الدین قائم مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسین بحوالہ یادگار ص ۳۳ / ص ۳۲ (بحوالہ یادگار)

[2] یادگار الشعرا اردو ترجمہ خلیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۳۲

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۹۲

[4] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۱۲۸

[5] ریاض الفصحا غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۲۶

[6] ذکا منشی خوب چند عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۰۲

[7] مصحفی بحوالہ یادگار ص ۲۶

[8] قاسم مجموعہ نغز قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۲۷

[9] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ص ۱۰۸

علی شاہ پروانہ

مبتلا [1] پروانہ علی ، ہندی [2] پروانہ علی شاہ صحیح نام پروانہ علی شاہ پروانہ ذکا [3] نے علیشاہ لکھا ہے ، نام کا ایک حصہ اور تخلص ملا دیا ہے۔ مبتلا [4] شاگرد مراد علی حیرت ، ذکا [5] ان کو قیام الدین کا شاگرد بتاتے ہیں۔

تمکین

ذکا [6] نے ان کا نام تجمل لکھا ہے۔ فیلن [7] یادگار [8] میں ان کا نام بخت مل یا بختا مل درج ہے۔

میر محمد حسن تجلی

ہمیشہ [9] ، عمدہ [10] ، خمخانہ [11] ، طور [12] میں نام میر محمد حسین نغز [13] طبقات [14] میں میر محسن جہاں [15] میں میاں حاجی دستور [16] و شمیم سخن [17] میں میر حسن درج ہے صحیح محمد حسن ولد محمد حسین کلیم ہے۔

---

[1] مبتلا گلشن سخن ، صادق علی خاں مبتلا لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ ص ۷۰

[2] ہندی تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۲۵

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۱۳

[4] مبتلا گلشن سخن ، صادق علی خاں مبتلا لکھنوی مرتبہ مسعود حسن رضوی ادیب انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ ، ص ۷۰

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۱۳

[6] ایضاً ص ۱۱۲

[7] فیلن طبقات الشعرا ہند و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲۵

[8] یادگار شعرا ~~ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ~~ اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۵۲

[9] ہمیشہ بہار از کشن چند اخلاص مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی ص ۲۶

(بقیہ حواشی ص ۱۸۳)

میر اعظم تجمّل

عمدہ[1] ، نغز[2] ، شیفتہ[3] میں ان کا نام محمد عظیم ، فیلن[4] میں محمد عظیم بیگ ، یادگار[5] میں محمد اعظم درج ہے ۔

میر سعادت علی تسکین

ذکا[6] نے ان کو میر نظام الدین ممنون کا شاگرد لکھا ہے ، ہندی[7] عمدہ[8] ، ریاض[9] ، نغز[10] میں شاگرد میر قمرالدین منت ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نے دونوں سے استفادہ کیا ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۸۲

[10] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلوی ص ۱۰۹

[11] خمخانہ بحوالہ دستور ص ۴۳

[12] طور بحوالہ دستور ، ص ۴۳

[13] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللّٰہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۳۳

[14] طبقات الشعرا ہند قدرت اللّٰہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور ص ۳۲۶

[15] جہاں دیوان جہاں بینی نرائن جہاں مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۵۲

[16] دستورالفصاحت احمد علی یکتا مرتبہ امتیاز علی عرشی رامپور ص ۴۳

[17] شمیم سخن بحوالہ دستور ص ۴۲

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۱۲۲

[2] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللّٰہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۳۷

[3] شیفتہ نواب مصطفٰی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۳۹

[4] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۷

[5] یادگار ، یادگارالشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۵۱

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۸۴)

تسکین ٹیکا رام

ہندی[۱]، جہاں[۲]، شیفتہ[۳] یادگار[۴] میں ان کا تخلص تسلی درج ہے۔ ذکا[۵] نے تسکین لکھا ہے ممکن ہے دونوں تخلص استعمال کرتا ہو۔

سید حیدر حسین تصور

ہندی[۶]، سید احسان حسین ولد سید حیدر حسین عمدہ[۷] سید حیدر حسین، شیفتہ[۸] سید حیدر حسین یادگار[۹] سید احسان اللہ ولد حسین خاں نام درج ہے۔

بقیہ حواشی صفحہ ۔ ۱۸۳

[۶] ذکا منشی خوب چند، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ، انڈیا آفس لندن ص ۱۲۲

[۷] ہندی، تذکرہ ہندی گویاں، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۵۵

[۸] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور، مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۱۲۶

[۹] ریاض الفصحا غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۵۸

[۱۰] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم، مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۳۹

---

[۱] ہندی، تذکرہ ہندی گویاں، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۵۶

[۲] جہان دیوان جہاں بینی نوائین جہاں مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۵۹

[۳] شیفتہ گلشن بے خار نواب مصطفے خاں شیفتہ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۵۱

[۴] یادگار، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۵۲

[۵] ذکا منشی خوب چند، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی، انڈیا آفس نسخہ، ص ۱۲۳

[۶] ہندی، تذکرہ ہندی گویاں، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۵۳

[۷] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ۱۲۳

[۸] شیفتہ نواب مصطفی خاں گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۵۳

[۹] (یادگار یادگار الشعراء اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص۵۳

محمد اسحاق خاں

اس کا بنارس جانے کا ذکر تقریباً سب تذکروں [1] میں درج ہے ، ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

تمنا اسد علی خاں

دکنی تھے ذکا نے وضاحت نہیں کی ۔

شاہ غلام مرتضی جنون

مبتلا [2] ، گلزار [3] ، عشقی [4] میں ان کا وطن سہسرام لکھا ہے ۔ مولوی برکت اللہ الہ آبادی کے شاگرد تھے ، ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

میر فضل علی جنون

عمدہ [5] میں ان کا نام میر فیض علی جنون ہے ۔

جوش رحیم اللہ

نغز [6] میں ان کا تخلص رحمو درج ہے رحمو عرف ہو سکتا ہے تخلص نہیں ہو سکتا ۔

---

[1] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۱۸۹ / ۱۸۵ دیکھیے

[2] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں مبتلا لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب ص ۹۷

[3] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۲۷

[4] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۱۲۸

[5] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۰۸

[6] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۷۳

جرأت مرزا مغل

عمدہ [1] میں ان کا تخلص جمیل درج ہے۔

شیخ محب اللہ جوان

فیلن [2] ان کا نام مجیب اللہ لکھتے ہیں ۔ شاید کاتب کی غلطی ہو۔

میر حسن علی چوگان

عمدہ [3] ، نغز [4] ، شیفتہ [5] میں ان کا تخلص جولان درج ہے۔ ذکا [6] چوگان لکھتے ہیں ۔

بہادر علی شاہ جولان

نغز [7] میں ان کا تخلص بھی جوان ہے۔

حبیب

ان کا تخلص تذکرہ میر حسن [8] میں حسن درج ہے۔

میر حسن شاہ

صاحب گلزار [9] کو میر حسن اور سید میر حسن میں اشتباہ ہے۔

---

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی بحوالہ یادگار ص ۵۹

[2] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۷۱

[3] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۱۸۰

[4] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ حافظ محمود احمد شیرانی پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۱۷۱

[5] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۲۸

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۱۲۸

[7] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ حافظ محمود شیرانی ص ۱۷۹

[8] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ مولانا حبیب الرحمن شروانی ص ۴۲

[9] گلزار ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور قادری مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ص ۵۲

حافظ ابوالحسن حسن

اشپرنگر [1] ان کو بحوالہ ذکا [2] عبدالحسن لکھتے ہیں حالانکہ ذکا نے ابوالحسن لکھا ہے -

حسن

شیفتہ [3] ان کا نام حسن علی شاہ کشمیری لکھتے ہیں ، ذکا [4] نے صرف حسن لکھا ہے -

حسین غلام حسین خاں

عمدہ [5] ، شیفتہ [6] ، فیلن [7] ان کو نواب غلام حسین خاں لکھتے ہیں -

حسینی حکیم میر حسینی

نغز [8] میں نام حکیم محمد حسین درج ہے ، ذکا [9] نے میر حسینی لکھا ہے -

حسرت میر جعفر علی

مسرت [10] ، مبتلا [11] ، گلزار [12] ، ہندی [13] ، عشقی [14] ، دستور [15] ، یادگار [16] میں ان کو باشندہ لکھنو لکھا گیا ہے - ذکا [17] ان کو شاہ جہاں آبادی لکھتے ہیں - تذکرہ میر حسن [18] میں ان کو سرکار حسن علی خاں سرفراز است نغز در سرکار جہاندار شاہ ذکا [19] ان کو در سرکار مرزا جوان بخت سرفراز لکھتے ہیں -

---

[1] اشپرنگر ، یادگار شعراء ترجمہ طفیل احمد بی اے الہ آباد ص ۲۷

[2] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۱۷

[3] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۷۸

[4] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۳

[5] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور ، مرتبہ احمد فاروقی ص ۲۳۹

[6] شیفتہ گلشن بے خار نواب مصطفی خاں اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۷۹

[7] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن ص ۸۰

[8] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ محمود شیرانی ص ۲۰۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۸۸)

حفیظ محمد حفیظ

ذکا [1] ان کو کشمیری لکھتے ہیں ۔ عمدہ [2] میں ان کو حیدر آبادی بتایا گیا ہے ۔

میر حسن شاہ حقیقت

نغز [3] ، شیفتہ [4] ، یادگار [5] میں ان کا نام شاہ حسین درج ہے ۔ تعلیقات [6] میں تفصیل دیکھیے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۸۷

[9] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۱۲

[10] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امیراللہ الہ آبادی ص ۴۷

[11] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب ، انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ ص ۱۱۳

[12] گلزار ، گلزار ابراہیم محمد ابراہیم مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۵۳

[13] ہندی تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی ص ۴۲

[14] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۲۳۰

[15] دستورالفصاحت احمد علی یکتا مرتبہ امتیاز علی عرشی ص ۴۲

[16] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۴۲

[17] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳۰۱

[18] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی ص ۵۳

[19] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۰۷

---

[1] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۰۷

[2] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۲۷

[3] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ محمود شیرانی ص ۳۱۹

(بقیہ حواشی ــــ ص ۱۸۹)

میر حیدر علی حیدر

دیگر تذکروں [1] میں حالات تفصیل سے ہیں ۔ گلزار [2] میں ان کو دکنی بتایا گیا ہے ۔ یادگار [3] اس کی تائید کرتے ہیں ۔ ذکا [4] ان کو دہلوی کہتے ہیں ۔ شاید کوئی اور کردی ہو ۔

غلام محی الدین حیرت

عمدہ [5] میں ان کا نام غلام فخرالدین لکھا ہے ۔

میر مراد حیرت

مسرت [6] ، مبتلا [7] ، گلزار [8] ، ہندی [9] ، عشقی [10] میں ان کا نام میر مراد علی درج ہے ۔ ذکا [11] نے میر مراد لکھا ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۸۸

[۴] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۸۰

[۵] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۴۹

[۶] تعلیقات عیارالشعرا قریشی احمدحسین احمد قلمی نسخہ نمبر ۲۲۲ / ۲۶۸

---

[۱] تذکرے تعلیقات ص ۲۸۳ / ۲۷۷

[۲] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور قادری ص

[۳] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ خلیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۷۷

[۴] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۰

[۵] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۲۲

[۶] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی تلخیص و ترجمہ عطاالرحمن کاکوروی ص ۳۷

[۷] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب انجمن ترقی اردو علیگڑھ ص ۱۰۳ (بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۰)

شیخ خادم علی کیتھلی

اشپرنگر[1] ان کو پنجابی لکھتے ہیں ۔ شاید اشتباہ ہو ۔

خلیق میر مستحسن

عمدہ[2] ان کو فرزند ~~کوکب~~ کوکب میر غلام حسن لکھتے ہیں ۔ ذکا[3] مہین پور میر غلام حسن لکھتے ہیں ۔

خورشید علی

عمدہ[4] میں ان کو ساکن تلہر یادگار[5] ساکن دلہر اور ذکا[6] ساکن بلند شہر لکھتے ہیں ۔ ~~سید میر زین العابدین~~

دریخ میر زین العابدین

عمدہ[7] میں ان کا نام نواب سیف الدولہ سید رضی لکھا ہے ۔ ذکا[8] ان کو ان کا پوتا بتاتے ہیں اور یہی صحیح ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۸۹

[8] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۵۱

[9] ہندی ، تذکرہ ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۷۹

[10] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۲۲۰

[11] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۲

---

[1] اشپرنگر یادگار الشعرا ترجمہ طفیل احمد بی اے الہ آباد ص ۸۰

[2] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۲۳

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳۳

[4] عمدہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۲۶

[5] یادگار یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۸۳

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۶۷

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۱)

زور آور خاں دل

عمدہ [1] ، شیفتہ [2] اور یادگار [3] میں ان کا وطن کول یا کوئل ہے ۔ ذکا [4] نے دہلی لکھا ہے ، کوئل دہلی کے مضافات میں ہے ۔

دوت

عمدہ [5] میں ان کا نام دوست محمد لکھا ہے ۔ یہی درست معلوم ہوتا ہے ۔

رائے سرپ سنگھ دیوانہ

اصلی نام سرپ سنگھ ہے ۔ تذکروں [6] میں سرب لکھا ہے ۔ ذکا [7] نے بھی سرب ہی لکھا ہے ، دیگر تذکروں میں ان کے حالات بھی تفصیل سے ہیں ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۰

[7] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۶۵

[8] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۶۷

---

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۶۵

[2] شیفتہ نواب مصطفی خاں گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۹۶

[3] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ خلیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۸۸

[4] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۶۶

[5] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۶۱

[6] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۳۲۹ / ۳۱۸

[7] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۶۲

ذوقی شاہ

ذکا [1] ان کو تارک الدنیا لکھتے ہیں ۔ شورش [2] اس کی تائید کرتے ہیں مسرت [3] میں ان کو آصف الدولہ کے رسالہ ترک سواروں میں کہا گیا ہے ممکن ہے ترک سواروں کو کسی نے ترک دنیا پڑھ لیا ہو ۔

آفتاب رائے رسوا

تمام تذکروں [4] میں بالاتفاق درج ہے کہ توپ خانہ شاہی میں ملازم تھا ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

رضا لکھنوی

شیفتہ [5] ، نیلن [6] ، یادگار [7] میں ان کو میر ضیا ءالدین کا شاگرد لکھا گیا ہے ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

---

[1] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن نسخہ ، ص ۲۶۸

[2] شورش تذکرہ شورش سید غلام حسین شور مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۳۱۹

[3] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ الہ آبادی ترجمہ و تلخیص عطاالرحمن کاکوروی ، ص ۲۱

[4] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۳۲۲ / ۳۲۳

[5] شیفتہ نواب مصطفی خاں شیفتہ ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۱۱۵

[6] نیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۲۸

[7] یادگار ، یادگارالشعرا ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۹۹

شیخ علی رضا

رائے سرپ سنگھ کے دوست تھے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

رضا مرزا جیون

شیفتہ [1] ان کا نام مرزا جان لکھتے ہیں ۔ قاسم [2] ، سرور [3] اور ذکا [4] نے خان لکھا ہے ۔ یادگار [5] میں ان کو گور بیگی لکھا ہے اصل میں توربیگی چاہئیے ۔ ذکا [6] نے توربیگی ہی لکھا ہے ۔

میر محمد نصیر رنج

عمدہ [7] خواجہ میر درد کے نواسے تھے ۔ ذکا [8] نے خواجہ میر درد کا پوتا لکھا ہے ۔

میر مظہر علی راز

حفیظ اللہ کے شاگرد تھے ۔ تمام تذکروں [9] میں بالصراحت درج ہے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

---

[1] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۱۱۲

[2] قاسم مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ حافظ محمود شیرانی ص ۲۷۱

[3] سرور عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص

[4] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی نسخہ لندن ص ۳۲۲

[5] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۹۸

[6] ذکا منشی خوب چند عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳۲۲

[7] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۸۵

[8] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ لندن ص ۳۶۳

[9] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۳۸۲ / ۳۸۳

مرزا واحد بیگ زار

ذکا[1] ان کو میر اور صفیر مرزا ظہور بیگ لکھتا ہے ۔ عمدہ[2] ، نغز[3] اور یادگار[4] میں محمود بیگ ہے اور یہی صحیح ہے ۔

ساقی

عشقی[5] اور علی ابراہیم[6] نے اس کا نام میر حسن علی لکھا ہے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

سبقت

ضمیمہ ، طبقات[7] ، ہندی[8] ، شیفتہ[9] ، فیلن[10] اور یادگار[11] میں ان کے والد کا نام علی اکبر درج ہے ۔ ذکا[12] نے اکبر علی لکھا ہے ۔

سردار اعظم الدولہ

مرزا جان محمد سامی کے بھی شاگرد تھے ، نغز[13] اور شیفتہ[14] نے ذکر کیا ہے ، ذکا خاموش ہے ۔

---

[1] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۳۲۷

[2] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۱۱

[3] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ حافظ محمود شیرانی ص ۳۸٦

[4] یادگار ، یادگارالشعراء اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۹۲

[5] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی ، مرتبہ کلیم الدین بنام دو تذکرے ص ۲۲۰

[6] - علی ابراہیم گلزار ابراہیم مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین زور ص ۴۷

[7] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور ص ۲۷۱

[8] ہندی ، تذکرہ ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۱۳۲

[9] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ ، نفیس اکیڈمی ص ۱۳۹

[10] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطا الرحمن کاکوروی ص ۳۷

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۵)

سعید قاضی سعیدالدین

ان کے متعلق متفرق بیانات دوسرے تذکروں میں ہیں دیکھیے تعلیقات[1] ذکا نے نہایت اختصار سے کام لیا ہے ۔

مرزا احمد علی خاں سوزاں

مسرت[2] میں ان کو نواب احمد علی خاں لکھا ہے ۔ مبتلا[3] میں برادر زادہ سالار جنگ ، ذکا نے ہر دو کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے ۔

سید میر غلام رسول

شیفتہ[4] ان کو مشائخ مراد آباد سے بتاتے ہیں ۔ ذکا[5] اور قاسم[6] اکبر آبادی لکھتے ہیں ۔

سیادت میر مجاہدالدین

قاسم[7] ان کا نام نجم الدین لکھتے ہیں ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۴

[11] یادگار ، یادگار الشعرا ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۰۲

[12] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن نسخہ ، ص ۲۱۰

[13] نغز ، مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۲۹۴

[14] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۱۳۲

---

[1] تعلیقات عیارالشعرا احمد حسین قریشی قلمی نسخہ نمبر ۲۱۱ / ۲۳۳

[2] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی تلخیص و ترجمہ عطاالرحمن کاکوروی ص ۴۲

[3] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ ، ص ۱۵۴

[4] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۱۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۶)

شاہ شاکر علی

نغز [1] اور یادگار [2] میں ان کے استاد کا نام محمد عظیم ہے ، ذکا [3] نے شاہ محمد اعظم لکھا ہے ۔

مرزا اللہ بیگ کیانی شاد

عمدہ [4] ، شیفتہ [5] میں ان کا نام اللہ یار بیگ درج ہے ۔ یادگار [6] میں مرزا الٰہی یاو بیگ لکھا ہے ، یادگار غلط ہے ۔

میر رجب علی خاں شاداں

مسرت [7] میں ان کا نام قطب علی خاں غازی پوری درج ہے شاید کوئی اور آدمی ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۵

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۱۲

[6] قاسم مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ حافظ محمود شیرانی ص ۳۳۳

[7] ایضـــــــا

---

[1] قاسم مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ حافظ محمود شیرانی ص ۳۳۶

[2] یادگار ، یادگارالشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۱۵

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی نسخہ لندن ص ۲۲۸

[4] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۸۰

[5] شیفتہ نواب مصطفٰی خاں گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۱۲۵

[6] یادگار ، یادگار الشعراء ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۱۳

[7] مسرت افزا ، ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ ص ۴۲

شائق نصیرالدین

عمدہ [1] میں نام نظیرالدین و شیفتہ [2] و فیلن [3] نذیرالدین فرخ آباد [4] میں نذیرالدین ، ذکا [5] نے میر بدرالدین لکھا ہے۔

خلیفہ نادر حسین شورش

نغز [6] اور یادگار [7] میں ان کا نام ناصر حسین ہے۔ شورش [8] نے نادر حسین لکھا ہے اور شاید یہی صحیح ہے۔

شہرت

طبقات [9] ، گلزار [10] اور یادگار [11] میں ان کو دہلوی لکھا گیا ہے ، لکھنو چلے گئے ، ذکا نے [12] تصریح نہیں کی۔

---

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۷۲

[2] شیفتہ نواب مصطفی خاں گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۱۲۸

[3] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطاالرحمن کاکوروی ص ۱۵

[4] فرخ آباد و تذکرہ شعرائے فرخ آباد مفتی محمد ولی اللہ ص ۵۸

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ لندن ص ۲۵۲

[6] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۳۵۳

[7] یادگار ، یادگارالشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۲۰

[8] شورش سید غلام حسین شور مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے بحوالہ یادگار ص ۱۲۰

[9] طبقات ، طبقات الشعراء ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور ص ۲۸۲

[10] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ص ۷۹

[11] یادگار یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۲۲

[12] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۵۲

شیدا میر فتح علی

حسن[1] پسر خواندہ ، میر سوز ، گلزار[2] و مبتلا[3] متبنی میر سوز ، عشقی[4] پسر خواندہ ، میر سوز ، ذکا[5] ان کو مرزا رفیع سودا کا شاگرد لکھتے ہیں ۔ تعجب ہے ۔

صاحبقِران

تمام تذکروں[6] میں ان کا وطن بلگرام لکھا ہے ۔ ذکا[7] نے لکھنو بتا یا ہے ۔

مرزا غلام حسین میر

اشپرنگر[8] نے غلام حسن لکھا ہے ، ذکا[9] غلام حسین بتاتے ہیں ۔ شاید کتابت کی سہو ہو ۔

مرزا احمد اسماعیل طپش

ہندی[10] میں شاگرد محمد یار بیگ جان ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

مرزا ابو ظفر بہادر

نغز[11] میں درج ہے کہ میر عزت اللہ تحقیق سے اصلاح لیتے تھے ، ذکا[12] نے نہیں لکھا ۔

---

[1] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی ص ۹۲

[2] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ص ۸۷

[3] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ص ۱۶۳

[4] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۲۸

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۵۲

[6] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۵۰۲ / ۵۰۸

[7] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۶۲

[8] اشپرنگر یادگار الشعرا ترجمہ طفیل احمد بی اے الہ آباد ص ۱۷۶

[9] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، لندن ص ۲۶۸ (بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۹)

عاجز الفت خاں

شیفتہ [1] ، نیلن [2] ، یادگار [3] میں ان کا وطن خوریہ ہے ، ذکا [4] نے چرخہ لکھا ہے -

رام سکھ عاشق

عمدہ [5] ، نغز [6] ، شیفتہ [7] میں نام رام سنگھ درج ہے - ذکا [8] نے رام سکھ لکھا ہے شاید یہی درست ہے ، ذکا سے ان کے مراسم تھے -

---

بقیہ حواشی صفحہ ۱۹۸

[10] ہندی تذکرہ ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۱۲۵

[11] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۲۷۲

[12] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی نسخہ لندن ص ۲۸۲

---

[1] شیفتہ نواب مصطفے خاں ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ، ص ۱۸۲

[2] نیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و نیلن تلخیص و ترجمہ عطاالرحمن کاکوروی ص ۸۲

[3] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۳۵

[4] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۲۷

[5] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۲۲

[6] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۲۸۱

[7] شیفتہ ، نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۱۸۲

[8] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ، ص ۵۰۹

عاشق محمد جان

یادگار [1] میں نام محمد خاں درج ہے ۔

عالم میر علم علی

ریاض الشعرا [2] میں ان کا نام شاہ عالم خاں ہے ، ذکا نے [3] میر عالم علی لکھا ہے ۔

شجنو ناتھ عزیز

شیفتہ [4] نے ان کا نام شیو ناتھ لکھا ہے ، ذکا [5] شنبھو ناتھ بتاتے ہیں ۔

عمدہ ستیا رام

با اتفاق رائے تذکرہ نگاراں [6] کشمیری تھے ، ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

عیاش غلام جیلانی خاں

یادگار [7] میں ان کا نام غلام حسین لکھا ہے ۔ ذکا [8] غلام جیلانی خاں لکھتے ہیں ۔

مرزا احمد علی غافل

یادگار [9] میں ان کا نام محمد علی درج ہے ، ذکا نے درست لکھا ہے ۔

---

[1] یادگار ، یادگارالشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۲۷

[2] ریاض الفصحا ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۳۲۷

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۵۲۹

[4] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ، ص ۱۸۷

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ لندن ص ۵۱۰

[6] تذکرہ نگار دیکھیے تعلیقات نمبر ۵۹۲ / ۵۲۱

[7] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۳۵

[8] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ لندن ص ۵۱۹

[9] یادگار الشعرا ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۴۷

میر تقی غریب

مبتلا [1]، گلزار [2] میں ان کو دہلوی لکھا گیا ہے ، ذکا [3] لکھنوی لکھتے ہیں -

غضنفر علی غضنفر

طبقات [4] میں ابن حسین خاں لکھا ہے ، ذکا [5] نبیرہ حسین بتاتے ہیں -

غلامی شاہ غلام محمد

طبقات [6] میں غلام محمد شاہ درج ہے اور خان تھے شاہ نہیں تھے -

فرحت

ریاض الفصحا [7] میں عاقف بیگ جہاں [8] میں آصف بیگ دیگر تمام تذکروں [9] میں الف بیگ نام درج ہے ، ذکا نے خاموشی سے کام لیا ہے -

فرہاد میر شیر علی

عمدہ [10] اور ریاض میں [11] ان کا نام میر ببر علی درج ہے ، ذکا [12] شیر علی لکھتے ہیں -

---

[1] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ص ۱۲۸

[2] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ص ۹۱

[3] ذکا منشی خوب چند عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ، ص ۵۲۲

[4] طبقات/طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی مجلس ترقی اردو لاہور ص ۳۲۹

[5] ذکا منشی خوب ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۲۵

[6] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی مجلس ترقی اردو ص ۲۲۸

[7] ریاض الفصحا غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۲۲۲

[8] جہاں دیوان جہاں بینی جہاں رائے نرائن مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۱۸۶

[9] تذکرے تعلیقات نمبر ۲۲۲ / ۲۳۷

(بقیہ حواشی صفحہ ۲۰۲)

فارغ شاہ

عمدہ [1] ، شیفتہ [2] ، یادگار [3] ، فیلن [4] میں ان کا وطن شکار پور درج ہے ذکا [5] بریلی لکھتے ہیں ۔

فارغ

سرور [6] صاحب تذکرہ عمدہ منتخبہ کے بھائی تھے ، ذکا نے نہایت اختصار سے کام لیا اور ذکر نہیں کیا ۔

لالہ کمند سنگھ

عشقی [7] ، گلزار [8] ، یادگار [9] میں ان کو مولوی فخرالدین کا معتقد بتا یا گیا ہے اور یادگار [10] نے مشرف باسلام ہونے کا ذکر کیا ہے ۔ ذکا نے شاید تعصب کی بنا پر ذکر نہیں کیا ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۲۰۱

[10] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۸۹

[11] ریاض الفصحا غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ عبدالحق ص ۳۵۳

[12] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۵۹۲

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور ، مرتبہ احمد فاروقی دہلی ۲۸۲

[2] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۲۰۳

[3] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۵۱

[4] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطاء الرحمن کاکوروی ص ۱۵

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، لندن ص ۵۹۸

[6] سرور عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور ، مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص ۲۸۲

[7] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۳۵

[8] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ص ۹۳

(بقیہ حواشی صفحہ ۲۰۳)

ندا میر امام الدین

مبتلا [۱] میں ان کا وطن دہلی اور بنگالہ گلزار [۲] دہلی ، عمدہ [۳] فرید آباد ، جہاں [۴] دہلی ، شیفتہ [۵] فرید آباد ، فیلن [۶] فرید آباد ، یادگار [۷] مرشد آباد ، ذکا [۸] لکھنو لکھتے ہیں ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

ندا لچھمی رام پنڈت

نغز [۹] میں ان کا نام لچھرام لکھا ہے ، ذکا [۱۰] لچھمی رام لکھتے ہیں ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۲۰۲

[۹] یادگار ، یادگار الشعرا ، طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۵۱

[۱۰] ایضاً

---

[۱] مبتلا گلشن سخن ، صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ص ۱۸۸

[۲] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ص ۹۲

[۳] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۹۰

[۴] جہاں دیوان جہاں بینی نوائن جہاں مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۸۷

[۵] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۵

[۶] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطاء الرحمن کاکوروی ص ۲۸

[۷] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۵۲

[۸] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، نوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ لندن ص ۵۷۲

[۹] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۳۷۰

[۱۰] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، نوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ لندن ص ۵۸۰

فضل امیر فضل مولی

شیفتہ [1] نام مولا خاں ولکھنوی لکھتے ہیں ، ذکا [2] دہلی وطن بتاتے ہیں -

فقیر مولوی فقیراللہ

متوطن قصبہ بھاپور یہ شاید فقیراللہ برہانپوری ہیں -

قائم شیخ قیام الدین

حسن [3] ، عشقی [4] ، گفتار [5] ، ریختہ [6] ، مسرت [7] ، چمنستان [8] گلزار [9] ، عقد [10] ، دستور [11] میں ان کا نام محمد قائم درج ہے -

شیخ قدرت اللہ

چمنستان [12] میں میر قدرت اللہ درج ہے -

---

[1] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی ص ۲۱۱

[2] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ص

[3] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی ، ص ۱۲۸

[4] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۲۵

[5] گفتار ، گلشن گفتار خاں حمید اورنگ آبادی مرتبہ سید محمد ایم اے ص ۲۲

[6] ریختہ تذکرہ ریختہ گویاں فتح اللہ حسینی گردیزی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۱۲۳

[7] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی ص ۹۷

[8] چمنستان الشعراء لچھمی نرائن شفیق تلخیص و ترجمہ عطاء الرحمن کاکوروی ص ۲۲

[9] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ، مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ص ۹۸

[10] عقد ثریا غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق اورنگ آباد ص ۲۶

[11] دستور الفصاحت احمد علی یکتا مرتبہ علام امتیاز علی عرشی ص ۲۳۰

[12] چمنستان الشعراء لچھمی نرائن شفیق تلخیص و ترجمہ عطاء الرحمن کاکوروی ص ۲۲

کاشی ناتھ

مخزن [1] ، حسن [2] ، عشقی [3] میں ساکن بٹالہ ، یادگار [4] میں پٹیالہ ذکا [5] نے بیانہ لکھا ہے۔

کبیر حکیم کبیر علی

عمدہ [6] میں نام حکیم کبیر علی خاں درج ہے۔

کرامت میر کرامت علی

نغز [7] اور یادگار [8] میں خلف امانت علی ہے۔ یادگار [9] ساکن قصبہ اورنگ آباد جو دہلی کے [illegible] چھ روز کی مسافت پر واقع ہے ، ذکا [10] ان کو ساکن شکارپور اور خلف میر اثابت علی لکھتے ہیں۔

---

[1] مخزن شعراء ، قاضی نورالدین فائق مرتبہ مولوی عبدالحق اورنگ آباد ص ۱۲۲

[2] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی ، ص ۱۳۰

[3] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۱۲۲

[4] یادگار یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۲۵

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۵

[6] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۵۳۲

[7] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۳۵

[8] یادگار ، یادگار الشعراء ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۲۲

[9] ایضاً

[10] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، انڈیا آفس لندن ص ۲۳۹

کینی میر ہدایت اللہ

ذکا[1] از سیاروت تازہ ، عمدہ[2] میں از سادات باہر درج ہے ۔ کتابت کی غلطی ہے ۔

گریاں میر امجد علی

تمام تذکروں[3] میں ان کا نام علی امجد درج ہے ۔ ذکا[4] نے امجد علی لکھا ہے ۔ تذکرہ بے خزاں[5] میں میر محمدی اور شیفتہ[6] میں محمد علی درج ہے ۔ صحیح علی امجد ہی ہے ، تذکرہ مسرت افزا[7] میں شاہجہاں آباد اور عظیم آباد سے متعلق بتایا گیا ہے ۔ ذکا[8] نے لکھنوی لکھا ہے ۔

گستاخ مرزا علی بیگ

طبقات[9] میں مرزا اشرف علی گستاخ عطا علی خاں ہے از وکلا ے صاحبان فرنگ در رام پور بردند از صدرالدین ہے ۔ ذکا[10] نے ذکر نہیں کیا اور اختصار برتا ہے۔

گمان نظیر علی خاں

مسرت[11] ، مبتلا[12] اور گلزار[13] میں ان کا وطن عظیم آباد ہے ، ذکا[14] نے اکبر آباد لکھا ہے ۔

---

[1] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۲

[2] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ۵۲۲

[3] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۲۵ / ۲۰

[4] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۵

[5] بے خزاں بحوالہ یادگار ص ۱۲۹

[6] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ۲۳۰

[7] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی ص ۱۰۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۲۰۷)

لطیف مرزا علی

شیفتہ [1] اصل استر آباد ، نشوونما دہلی نواح عظیم آباد میں سکونت حیدر آباد گئے ۔ ذکا [2] نے ان کا وطن لکھنو لکھا ہے ۔ سرور [3] ، مصحفی [4] نے انہیں سودا کا شاگرد ماننے میں تامل کیا ۔ ذکا [5] نے سودا کا شاگرد لکھا ہے ۔

لطیف میر شمس الدین

نغز [6] اور عمدہ [7] میں لطف تخلص ہے ۔ ذکا [8] نے لطیف لکھا ہے ۔ کتابت کی غلطی ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۲۰۶

[8] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۵

[9] طبقات ، طبقات الشعرا ہند قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی لاہور ۲۱۱

[10] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۵۲

[11] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ الہ آبادی ص ۱۰۱

[12] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ص ۲۰۲

[13] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ص ۱۰۱

[14] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۵۲

---

[1] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۲۳۵

[2] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، لندن ص ۲۵۲

[3] سرور عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی ص ۵۵۹

[4] مصحفی بحوالہ یادگار ص ۱۷۱

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۵۲

[6] نغز / مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر حافظ محمود شیرانی ص

(بقیہ حواشی ص ۲۰۸)

مائل شاہ محمد

گلزار [۱] ، مبتلا [۲] میں ان کا نام شاہ محمدی درج ہے - شیفتہ [۳] اور نغز [۴] اس کی تائید کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے - ذکا [۵] نے شاہ محمد لکھا ہے جو صحیح نہیں -

مجنوں

مروج تذکروں [۶] میں نام حمایت علی مقیم مرشد آباد ، مبتلا [۷] میں ہنگامہ [۸] مسرت و گلزار [۹] بالاتفاق شاہ قدرت اللہ کا شاگرد مانتے ہیں - ذکا [۱۰] نے ساکن عظیم آباد اور میر ضیاء الدین ضیاء کا شاگرد بتایا ہے -

---

حواشی صفحہ ۲۰۷

[۷] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۵۷

[۸] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۶۵۲

---

[۱] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور قادری مسلم یونیورسٹی ص ۱۰۷

[۲] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ ص ۲۲۲

[۳] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ، ص ۲۳۷

[۴] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۱۵۱

[۵] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۶۵۵

[۶] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۵۲ / ۳۳۷

[۷] مبتلا گلشن سخن صادق علی لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ص ۲۳۷

[۸] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ الہ آبادی ص ۱۱۳ (احمد)

[۹] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین خاں زور قادری ص ۱۰۲

[۱۰] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ لندن ص ۲۶۱

مرزا غلام حیدر بیگ مجذوب

مجنوں ،[1] مسرت[2] ، گلزار[3] ، گلشن[4] میں خلف الصدق مرزا سودا لکھا ہے ، ذکا[5] متبنی سودا لکھتے ہیں ۔

محمود حافظ محمود خاں

دیگر تذکروں[6] میں ایک حافظ محمود خاں کا ذکر ہے ۔ ذکا[7] سرہندی لکھتے ہیں ، معلوم نہیں ایک آدمی ہے یا دو ۔

محنت مرزا حسین

گلزار[8] مرزا حسین بیگ ، ہندی[9] مرزا حسین علی ، نغز[10] مرزا حسین بیگ جہاں[11] مرزا حسین علی یادگار[12] مرزا حسین علی بیگ ، ذکا[13] مرزا حسین لکھتے ہیں ۔

---

[1] مخزن نکات قیام الدین قائم چاند پوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسین ص ۱۸۲

[2] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی ص ۱۱۵

[3] گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین زور قادری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ص ۱۱۲

[4] گلشن ہند مرزا علی لطف مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور قادری ص ۲۲۹

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۶۵۹

[6] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۷۶۲ / ۷۵۳

[7] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، (فوٹو سٹیٹ کاپی) ص ۶۷۵

[8] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور قادری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ، ص ۱۰۹

[9] ہندی ، تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق مجلس ترقی اردو اورنگ آباد ص ۲۱۵

[10] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر حافظ محمود شیرانی لاہور ص ۱۷۲

[11] جہاں دیوان جہاں بینی نرائن جہاں مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۲۰۲

[12] یادگار یادگارالشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۷۹

[13] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۶۷۵

شائق میر محمد

ہندی [1] ، شیفتہ [2] ، یادگار [3] ، فیلن [4] میں نام پیر محمد ہے ۔ ذکا [5] نے میر محمد لکھا ہے ۔

شرر مرزا جعفر

ذکا [6] نے لکھا ہے بتلاش روزگار از دہلی بہ یونان رفتہ ، عمدہ [7] ، نغز [8] شیفتہ [9] میں چند ے بحیدر آباد رفتہ بود فرق ملاحظہ ہو ۔

شرف میر محمد

تمام تذکروں [10] میں ان کا نام میر محمدی لکھا ہے ۔ ذکا [11] نے میر محمد لکھا ہے ۔

---

[1] ہندی تذکرہ ہندی گویاں غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۱۲۷

[2] شیفتہ نواب مصطفی خاں گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۱۲۷

[3] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۱۲

[4] فیلن طبقات الشعرا ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ عطاء الرحمن کاکوروی ص ۱۵

[5] ذکا منشی خوب چند عیارالشعرا ، فیلغ فوٹو سٹیٹ کاپی لندن ص —

[6] ایضـــــا

[7] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۸۲

[8] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۳۲۲

[9] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۱۲۹

[10] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۲۵۵ / ۲۳۲

[11] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص —

مرزا مظہر علی شفیق

ثناء اللہ خاں کے شاگرد تھے ۔ ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

شگفتہ بخت بہادر

عمدہ [1] میں ان کا نام بیدار بخت بہادر درج ہے ۔

میر شمس الدین

عمدہ [2] ان کو میر شمس الدین علی سید مسیح الدین لکھتے ہیں ۔ ذکا [3] نے صرف میر لکھا ہے اور ساتھ علی نہیں لکھا ۔

شوق مرزا ملہو بیگ

ضمیمہ طبقات [4] ، عمدہ [5] ، نغز [6] ، شیفتہ [7] ، فیلن [8] ، یادگار [9] میں نام محمود بیگ ہے ، ذکا [10] نے ملہو بیگ لکھا ہے جو محمود کا عرف ہے ۔

---

[1] عمدہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۲۲

[2] ایضاً ص ۳۹۰

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، لندن ص

[4] ضمیمہ طبقات ، طبقات الشعرا ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی ص ۲۷۲

[5] عمدہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۳۸۲

[6] نغز ، مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۳۵۲

[7] شیفتہ نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ، ص ۱۵۲

[8] فیلن طبقات الشعراء ہند کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ ~~طفیل احمد بی اے~~ عطاء الرحمن کاکوروی ~~ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد ص ۱۳۰~~ ص ۸۹

[9] یادگار ، یادگارالشعراء ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۳۰

[10] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص

محو میر حسن علی خاں

طبقات[1] (ص ۲٦۷) میں نواب منو خاں محمد پسر بشارت خاں اہل دہلی[2] میں نواب غلام حسین خاں بہادر خالد نواب غلام حسین خاں ذکا[3] کا محو کوش تیسرا آدمی ہے ۔

مروت شیخ صغیر علی

نغز[4] میں ان کا نام اصغر علی درج ہے ۔

یار علی بیگ

تمام تذکروں[5] میں نام یار علی ہے ۔ ذکا[6] نے یار علی بیگ لکھا ہے ۔

سرور شرف الدین

یادگار[7] میں درج ہے کہ ان کا تخلص مبتلا بھی تھا ، مبتلا ان کے والد کا بھی تخلص تھا ان کا نہیں ان کا تخلص سرور ہی ہے ۔

مرزا اصغر علی بیگ سرور

تمام تذکروں[8] میں ان کو میر عزت اللہ بیگ بخش (عشق) کا شاگرد بتایا گیا ہے جو ذکا نے ذکر نہیں کیا ۔

---

[1] طبقات ، طبقات الشعرا ہند ، قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی مجلس ترقی اردو لاہور ص ۲٦۷

[2] تذکرہ اہل دہلی ص ۱۹۰

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس ~~xxxx~~ لندن ص ۹۰

[4] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۱۸۰

[5] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۷۹۷ / ۷۷۰

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۸۷

[7] یادگار ، یادگار الشعراء ، اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۸۲

[8] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۸۱۰ / ۸۲۰

مسیح مرزا باقی

نغز [1] اور شیفتہ [2] میں ان کا نام مرزا ایرانی ہے۔ ذکا [3] باقی لکھتے ہیں۔

مشتاق شیخ ثناء اللہ

عمدہ [4] میں ان کا وطن شیخ پور درج ہے۔ ذکا [5] فتح پور لکھتے ہیں ممکن ہے کتابت کی غلطی ہو۔

مشتاق میر عنایت اللہ

طبقات [6] از چند ے بہ میرٹھ سکونت دارد ، ذکا نے ذکر نہیں کیا۔

مضطرب درگا پرشاد

شیفتہ [7] نے ان کو محمد عیسی تنہا کا شاگرد بتایا ہے۔ مصحفی [8] ان کو ان کا دوست لکھتے ہیں ، ذکا خاموش ہے۔

---

[1] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۱۸۲

[2] شیفتہ نواب مصطفے خاں ، گلشن بے خار اردو ترجمہ ، نفیس اکیڈمی کراچی ص ۲۵۰

[3] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیاآفس لندن ص ۲۸۸

[4] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۴۲۲

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی انڈیا آفس لندن ص ۴۸۲

[6] طبقات ، طبقات الشعرا ہند قدرت اللہ شوق مرتبہ نثاراحمد فاروقی لاہور ص ۳۲۲

[7] شیفتہ ، نواب مصطفی خاں ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ، ص ۲۵۸

[8] مصحفی بحوالہ یادگار ص ۱۹۸

مظفر میر مظفر علی خاں

عمدہ[1] میں ان کا نام میر حسن علی درج ہے۔ نغز[2] میں میر لکھو ،
اور یادگار[3] بھی میر لکھو شاید مظفر سے عرف ہو۔

مغل مرزا مغل علی

نغز[4] میں پسر خواجہ عسکری ذکا[5] خلف خواجہ عسکری لکھتے ہیں۔

مقسوم میر مست علی

عمدہ[6]، شیفتہ[7]، یادگار[8] میں ان کا نام مشیت علی درج ہے۔
ذکا[9] مست علی درج ہے۔

مفتوں شیخ عبدالرحیم

مردم دیدہ میں[10] رحیم بیگ نام درج ہے اور پدرش از کابل ، الحال
در کشمیر ذکا[11] اصلش از عرب خود در لکھنو تولد یافتد (شاید کوئی اور آدمی ہو)
اور تمام تذکروں[12] میں ان کا نام کاظم علی خاں لکھا ہے ، ذکا نے ذکر نہیں کیا۔

مفتوں مرزا ابراہیم بیگ

تمام تذکروں[13] میں مقبول درج ہے۔ ذکا[14] مفتوں لکھتے ہیں جو غلط ہے۔

---

[1] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ۳۰، / ۳۵،

[2] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۳۰۰

[3] یادگار ، یادگارالشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۸۹

[4] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ، ص ۲۰۵

[5] ذکا عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۲۲،

[6] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۲، (بقیہ حواشی صفحہ ۲۴۵)

مقبول میاں مقبول نبی

نغز [1] میں ان کا نام مظہرالدین ہے۔ فرخ آباد چلے گئے ، ذکا نے ذکر نہیں کیا ، دیگر تمام تذکروں [2] میں تفصیل درج ہے۔

مقصود محمد مقصود

چمنستان [3] میں میر مقصود نام درج ہے ، ذکا نے میر نہیں لکھا۔

ملو الشیری پرشاد

عمدہ [4] میں ان کا تخلص ملول ہے اور یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ کاتب سے سہو ہوئی ہے۔ بوقت تحریر شاید " ل " رہ گیا البتہ اکثر تذکروں میں نام ملو ہی ہے جو بے معنی ہے۔

بقیہ حواشی صفحہ ۲۱۲

[7] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں ، گلشن بے خار ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ص ۲۲۲

[8] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۱۹۲

[9] ذکا عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ، ص ۹۱۷

[10] مردم دیدہ ، عبدالحکیم حاکم لاہوری مرتبہ ڈاکٹر سیّد عبداللہ ، ص ۱۸۵

[11] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۲۲۷

[12] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۸۳۲ / ۹۱۷

[13] تذکرے دیکھیے تعلیقات نمبر ۸۳۵ / ۸۷۷

[14] ذکا عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۹۲۷

[1] نغز مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر حافظ محمود شیرانی ، ص ۳۰۵

[2] دیکھیے تعلیقات نمبر ۸۳۹ / ۹۳۷

[3] چمنستان الشعراء لچھمی نرائن شفیق ترجمہ و تلخیص عطاالرحمن کاکوروی ص ۷۸

[4] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۸۱

ممتاز مولوی شیخ احسان اللہ

زتاد کے رہنے والے تھے جو کانپور سے دو سو میل کے فاصلے پر ہے۔ ذکا[1] ان کا وطن ادجام بتاتے ہیں۔

مہر لالہ مہر چند

ان کا تذکروں میں اس طرح عمدہ[2] میں مہدی آباد و صوبہ گجرات کا ، عشقی[3] بوبھانہ صوبہ لاہور ، شاہ جہاں آباد ، فرخ آباد ، شیفتہ[4] فرخ آباد ، لکھنو اکبر آباد اور یادگار[5] میں ان کا تعلق لاہور فرخ آباد سے بتایا گیا ہے۔ ذکا[6] نے دو مہر چند کا ذکر کیا ہے ایک متعلق بریلی دوسرا مہدی آباد سے ہو سکتا ہے ، لالہ مہر چند مہدی آباد صوبہ گجرات والا کوئی آدمی ہو اور بریلی شاہجہان آباد ، فرخ آباد ، لکھنو اور اکبر آباد اور لاہور سے متعلق کوئی اور آدمی ہو۔

نادر

نادر تخلص سے ذکا نے تین آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ نادر محمد علی[7] نادر غلام رسول[8] اور نادر[9] ان تینوں کے حالات کو ذکا نے ~~غلطملط~~ غلط ملط کر دیا ہے۔

---

[1] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعراء ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۷۹۹

[2] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور ، مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۲۸۰

[3] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے ص ۲۵۹

[4] شیفتہ نواب محمد مصطفی خاں گلشن بے خار ، اردو ترجمہ ، نفیس اکیڈمی کراچی ص ۲۹۲

[5] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ ، طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۰۵

[6] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۸۸۷

[7] ایضاً ص ۸۲۰

[8] ایضاً ص ~~xxx~~ ۸۲۰

[9] ایضاً ص ۸۰۰

نادر محمد علی

مبتلا [1] ، گلزار [2] ، یادگار [3] میں ان کا وطن کوٹلہ فیروز شاہ ہے۔

نادر

حسن [4] ان کو کوٹلہ فیروز شاہ سے لکھتے ہیں۔

نادر غلام رسول

نادر غلام رسول اور میر محمد علی ایک ہی آدمی ہے۔ کوٹلہ فیروز شاہ میں رہتے ہیں۔ مبتلا [5] ، گلزار [6] ، یادگار [7] ، حسن [8] اس کا نام محمد عارف بھی لکھتے ہیں۔

نادر

(ص ۸۹۲ ، ص ۹۲۳) کا نام نظام الدین ہے ، نادر تخلص ہے۔ یہ شاہجہان آباد کے رہنے والے تھے۔ شورش [9] ، مسرت [10] ، عشقی [11] (عشقی ان کو بھی کوٹلہ فیروز شاہ کا لکھتے ہیں) (تفصیل کے لئے دیکھیے تعلیقات) [12]

---

[1] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ مسعود حسن رضوی ص ۲۲۳

[2] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور قادری ص ۱۹۹

[3] یادگار ، یادگار الشعراء اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۰۲

[4] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی ص ۱۷۹

[5] مبتلا گلشن سخن صادق علی خاں لکھنوی مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ص ۲۲۳

[6] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل ، ڈاکٹر محی الدین زور ۔۔۔ ص ۱۹۹

[7] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۰۲

[8] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی ، ص ۱۷۹

[9] شورش تذکرہ شورش سید غلام حسین شور مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۲۷۸

[10] مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین عرف امراللہ الہ آبادی ص ۱۲۲ (بقیہ حواشی صفحہ ۲۱۸)

نالاں شیخ عبدالقادر فتح آبادی

حیات[1] شیخ عبدالحق فتح آبادی محدث دہلوی مصنفہ خلیق الدین شیخ محدث دہلوی کی اولاد کا مفصل شجرہ درج ہے ۔ دیکھیے تعلیقات ۔ اس میں شیخ عبدالقادر کا ذکر نہیں ۔ ذکا[2] ان کو شیخ محدث کی اولاد سے بتاتے ہیں ۔

نامی شیخ نظام الدین

ذکا[3] ساکن فرخ آباد لکھتے ہیں ۔ عشقی[4] از چند ے در شہر اٹاوہ بعہدہ وکالت آئین عدالت ، سررشتہ لکھتے ہیں ۔

نامی مرزا رجب

رجب علی بیگ ، رجب علی بیگ سرور ، ذکا نے[5] تین رجب کا ذکر کیا ہے ذکا نے تینوں کے حالات کی تصریح نہیں کی ، معلوم ہوتا ہے کہ تینوں ایک ہی آدمی ہے۔

بقیہ حواشی صفحہ ۲۱۷

[11] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۲۷۷

[12] تعلیقات عیارالشعـــرا قریشی احمد حسین احمد قلعداری ص ۸۹۵

---

[1] حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی مصنفہ خلیق الدین ص ۲۵۵

[2] ذکا منشی خوب چند ، عیارالشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۸۵۱

[3] ایضـــاً ص ۸۲۶

[4] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۲۹۵

[5] ذکا منشی خوب چند عیارالشعـرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۸۲۷

محمد امان نثار

طبقات[1] سخن میں ان کا تخلص نیاز درج ہے۔

ندیم محمد قائم

عمدہ[2]، نغز[3]، یادگار[4] میں ان کا تخلص قاسم درج ہے، ذکا[5] نے قائم لکھا ہے۔

نصرت لالہ گوبند رائے

عمدہ[6] میں نام گوبند رام درج ہے۔ ذکا[7] نے گوبند لکھا ہے۔ مصحفی[8] نے ان کو کشمیری پنڈت لکھا ہے۔

شاہ وارث الدین

حسن[9]، گلزار[10]، یادگار[11] اور عشقی[12] میں ان کو الہ آبادی لکھا گیا ہے۔ ذکا[13] نے شاہجہان آبادی لکھا ہے۔

---

[1] طبقات سخن ص ۲۸۶

[2] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۶۹۲

[3] مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر محمود شیرانی ص ۳۷۲

[4] یادگار، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۰۲

[5] ذکا منشی خوب چند عیار الشعرا فوٹو سٹیٹ کاپی، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۸۲۵

[6] عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ سرور مرتبہ احمد فاروقی دہلی ص ۶۹۸

[7] ذکا منشی خوب چند، عیار الشعراء، فوٹو سٹیٹ کاپی، انڈیا آفس لندن ص ۸۲۵

[8] مصحفی ریاض الفصحا ص ۳۲۲

[9] حسن تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی، ص ۱۹۲

(بقیہ حواشی صفحہ ۲۳۰)

وہم میر محمد علی

عشقی [1] ، گلزار [2] ، میں بوستان خیال کا مصنف میر محمد علی خیال ہے حالانکہ یہ اُن کے والد کی تصنیف ہے ۔ مبتلا [3] اور یادگار [4] میں ان کو محمد تقی خیال کا بیٹا لکھا گیا ہے ۔ ذکا [5] پوتا لکھتے ہیں ۔

ہوش مرزا محمد تقی

ابن طوفان [6] اور ریاض الفصحا [7] میں ان کا تخلص ہوس ہے ۔ ذکا نے [8] ہوش لکھا ہے ۔ بتجویز سخن

اس طرح کے بے شمار اختلافات عیار میں درج ہیں جن کی صحیح صورت معلوم کرنے سے عیار کا مقام واضح ہوتا ہے ۔

بقیہ حواشی صفحہ ۲۱۹

[10] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ص ۱۲۲

[11] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۱۳

[12] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد بحوالہ یادگار ص ۱۲۲

[13] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۸۷۲

---

[1] عشقی تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد ص ۳۰۶

[2] گلزار ابراہیم محمد ابراہیم خاں خلیل ، مرتبہ ڈاکٹر محی الدین زور ، ص ۱۲۴

[3] مبتلا گلشن سخن ضادق علی خاں مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ص ۲۵۹

[4] یادگار ، یادگار الشعرا اردو ترجمہ طفیل احمد بی اے ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ص ۲۱۷

[5] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۸۷۵

[6] ابن طوفان تذکرہ شعرائے اردو مرتبہ قاضی عبدالودود ص ۱۷

[7] ریاض الفصحا غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ص ۳۶۶

[8] ذکا منشی خوب چند ، عیار الشعرا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن ص ۹۰۶

عیارالشعرا میں اس تکرار کے ساتھ ۱۰۰۲ شاعروں کا ذکر ہے جن میں سے ۲۵۸ شاعر قدیم ہیں ، باقی سب ذکا کے معاصر شعراء ہیں - امید یہی کی جاتی ہے کہ معاصر شعرا کے متعلق ثقہ اور تفصیل سے حالات ہوں گے لیکن ذکا نے ایسا نہیں کیا - ذکا ایک محتاط تذکرہ نگار ہے - اس نے حالات ثقہ تو تحریر کئے ہیں لیکن جس چیز کے متعلق ذرا سا شبہ بھی ہوا ترک کر دیا ہے - اس لئے تذکرے میں اختصار کا پہلو بہت نمایاں ہے ، ذیل میں اُن شعرا کی تفصیل درج کی جاتی ہے جن کے حالات دیگر معاصر تذکروں میں تفصیل سے ہیں لیکن ذکا نے اختصار سے کام لیا ہے -

۱ - آفتاب شاہ عالم ، ذکا نے صرف مداحی القابات سے کام لیا ہے — عیار

۲ - امیر مرزا میڈھو میر آتش	عیار ۷
۳ - میاں امیراللہ	عیار ۲۰
۴ - ارمان لکھنوی	عیار ۲۵
۵ - آگاہ نور خاں	عیار ۲۳
۶ - حافظ عبدالرحمان احسان	عیار ۲۶
۷ - انور ولی خاں	عیار ۳۲
۸ - آزادہ آرام سنگھ	عیار ۳۷
۹ - آزاد میر نقیراللہ	عیار ۲۳
۱۰ - افسر	عیار ۴۲
۱۱ - آتش حیدر علی	عیار ۵۹
۱۲ - محمد بقاءاللہ خاں بقا	عیار ۸۵
۱۳ - شیر سنگھ بے جان	عیار ۱۰۱
۱۴ - پروانہ رائے جونت رائے	عیار ۱۰۹
۱۵ - شجاعت اللہ خاں ثابت	عیار ۱۲۰

١٦ - جھمش ناتھ جھن	عیار ١٣٢
١٧ - جلال	عیار ١٢١
١٨ - محمد باقر حزیں	عیار ٢٢٥
١٩ - ابراہیم ذوق	عیار ٢٤١
٢٠ - راحت	عیار ٢٣٧
٢١ - امیر علی	عیار ٢٢
٢٢ - احسن احسن اللہ خاں	عیار ١٠
٢٣ - افسوس میر شیر علی	عیار ٢١
٢٤ - اشرف	عیار ٥٦
٢٥ - انسان اسد یار خاں	عیار ٣٢
٢٦ - اعظم میر اعظم علی	عیار ٢٣
٢٧ - آزاد میر شیخ امیرالدین	عیار ٣٥
٢٨ - اظہر میر غلام علی	عیار ٢٢
٢٩ - الہام شیخ شرف الدین	عیار ٥٧
٣٠ - احسن الدین خاں بیاں	عیار ٨١
٣١ - برکت اللہ خاں برکت	عیار ١٠٢
٣٢ - بے خبر	عیار ١٠٢
٣٣ - تحیر	عیار ١٢٦
٣٤ - جہاندار شاہ	عیار ١٢٠
٣٥ - میاں قلندر بخش جرات	عیار ١٢٥
٣٦ - شیخ محمد علی حزیں	عیار ١٩٨
٣٧ - خواجہ میر درد	عیار ٢٢٠
٣٨ - بندرابن راقم	عیار ٣٤٨
٣٩ - آنتا برائے رسوا	عیار ٣٢١
٤٠ - میر مظہر علی زار	عیار ٣٦٧
٤١ - سلیمان شکوہ	عیار ٣٦٩
٤٢ - شاہ سعداللہ	عیار ٤٢٦
٤٣ - شگفتہ میر سیف علی خاں	عیار ٤٥٢
٤٤ - میر کرامت علی شہیدی	عیار ٤٥٧
٤٥ - ضیا میر ضیاءالدین	عیار ٤٧٠
٤٦ - میر محمدی ظاہر	عیار ٤٨٦
٤٧ - عاشق مہاراجہ کلیان سنگھ	عیار ٥٢٣
٤٨ - میر غلام علی عشرت	عیار ٥٠٥
٤٩ - اسداللہ خاں غالب	عیار ٥٢٢
٥٠ - قتیل (تمام تذکروں میں نام محمد حسن اور حالات تفصیل سے ہیں)	عیار ٦٣٢
٥١ - قلندر	عیار ٦٣٢
٥٢ - میاں غلام ہمدانی مصحفی	عیار ٦٩٣
٥٣ - ممتاز	عیار ٧٧٩
٥٤ - موزوں نواب خواجو قلی خاں	عیار ٧٨٦
٥٥ - ناسخ شیخ امان بخش	عیار ٨٥٦
٥٦ - ندا	عیار ٨٥١

۵۷ - میر نصیرالدین نصیر	عیار ۸۰۶
۵۸ - عظیم شیخ محمد عظیم	عیار ۵۱۵
۵۹ - وحشت	عیار ۸۷۲
۶۰ - نول رائے دنا	عیار ۸۷۹
۶۱ - ہادی	عیار ۹۰۶
۶۲ - سجاد	عیار ۳۹۹
۶۳ - سلیمان	عیار ۳۱۸
۶۴ - بساون لال ناداں	عیار عیار ۳۳۹
۶۵ - مولوی قدرت اللہ شوق	عیار ۳۲۶
۶۶ - میر صفدر علی صفدر	عیار ۳۶۵
۶۷ - میر طالب علی طالب	عیار ۳۷۹
۶۸ - عاشق حیدر آبادی	عیار ۵۲۱
۶۹ - مرزا عسکری	عیار ۵۱۳
۷۰ - مرزا عباس علی بیگ عیاش	عیار ۵۲۱
۷۱ - قبول	عیار ۲۳۱
۷۲ - قرین	عیار ۲۳۰
۷۳ - محبت نواب محبت خاں بہادر	عیار ۲۲۲
۷۴ - نواب الہی بخش معروف	عیار ۷۱۹
۷۵ - منت میر قمرالدین	عیار ۷۲۸
۷۶ - مہدی	عیار ۷۸۸
۷۷ - نجف	عیار ۸۵۷
۷۸ - ندیم مرزا علی قلی	عیار ۸۳۵
۷۹ - نظام عمادالملک نواب غازی الدین بہادر	عیار ۸۰۲
۸۰ - نواب ظہوراللہ خاں	عیار ۸۵۲
۸۱ - وحشت	عیار ۸۷۲
۸۲ - ولایت شاہ ولایت	عیار ۸۷۵

نتیجہ تحقیق و تجسس

معیارالشعرا اُردو شعرا کا ضخیم ترین تذکرہ ہے جو منشی خوب چند ذکا نے اپنے استاد شاہ نصیر کے ایما پر چالیس سال کی محنت شاقہ سے ترتیب دیا -

یہ تذکرہ بہت ہی غیر معروف اور نادر و نایاب تھا بلکہ دنیا بھر میں اس کے صرف دو قلمی نسخے موجود ہیں ، ایک نسخہ انڈیا آفس لندن لائبریری میں اور دوسرا نسخہ آزاد لائبریری علی گڑھ بھارت میں ہے - ہم نے انڈیا آفس لندن کے نسخہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی حاصل کی اور اس کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے -

اس تذکرہ میں تقریباً ایک ہزار شاعروں کے حالات زندگی اور نمونۂ ہائے کلام درج ہیں جن میں سے مصنف سے زیادہ شعرا کے حالات زندگی اور نمونۂ ہائے کلام محض اسی تذکرہ کی بدولت ورطہ فنا سے بچ گئے اس لحاظ سے یہ نسخہ اردو کے گرانبہا ذخائر کا امین ہے -

ہم نے اس تذکرہ کے تحقیقی و تنقیدی مطالعہ سے پورے ایک ہزار شعرا کے حالات زندگی کا کوئی ایک سو ے کے قریب قدیم و معاصر جدید تذکروں سے تقابلی مطالعہ کرکے ان کو الجھنوں اور غلط بیانیوں سے پاک صاف کر دیا ہے - جس سے اردو ادبیات کا ایک گرانبہا حصہ ثقہ طور پر سامنے آ گیا ہے جس میں تحقیقی نوعیت کی کوئی الجھن باقی نہیں رہی

ع شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم

دما توفیق الا باللہ

احمد حسین احمد
گجرات

۷

مصادر و مراجع

فہرست مصادر و مراجع

الف - فن تذکرہ نگاری اور حالات ذکا کے متعلق ماخذات

یہ فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے تیار کی گئی ہے -

۱ - اردو شعراء کے تذکرے ڈاکٹر سیّد عبداللہ مطبوعہ رسالہ "اردو" کراچی ، ۱۹۲۲ء

۲ - بزم سخن سید علی حسن خاں ابن سید محمد صدیق حسن خاں طبع مفید عام آگرہ ۱۲۱۸ھ / ۱۸۸۱ء

۳ - بہار سخن ، بابو پلم سندر لال برق ستیا پوری ، ۱۹۳۲ء

۴ - تذکروں کا تذکرہ نمبر ، ماہنامہ نگار سالنامہ مئی جون ۱۹۲۲ء مرتبہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری انٹر نیشنل پریس ، کراچی ۱۹۲۲ء

۵ - تذکرہ نویسی در ہند و پاکستان از ڈاکٹر سید علی رضا نقوی چاپ علی اکبر علمی تہران ۱۳۸۲ھ

۲ - تعلیقات عیارالشعرا تصنیف راقم قریشی احمد حسین احمد قلعداری قلمی نسخہ مملوکہ راقم -

۷ - تذکرہ شعرائے ہنود مصنفہ دیبی پرشاد دہلی ۱۹۰۰ء

۸ - تقویم تاریخی عبدالقدوس ہاشمی ، کراچی

۹ - خطبات گارسان دتاسی ، انجمن ترقی اردو حیدر آباد دکن

۱۰ - خوش معرکہ زیبا سعادت خاں ناصر مرتبہ مشفق خواجہ ، مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۷۲ء

۱۱ - ذکر میر تصنیف میر تقی میر مرتبہ سخن الشعرا عبدالغفور نساخ طبع نولکشور ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء

۱۳ - صحیفہ سہ ماہی لاہور دسمبر ۱۹۵۷ء مجلس ترقی ادب لاہور

۱۲ - طبقات الشعرائے ہند ترجمہ و تلخیص عطاءالرحمان شاہ کاکوی پٹنہ ۲ ، ۱۹۲۲ء

۱۵ ۔ عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی ۱۹۶۰ء

۱۶ ۔ عیارالشعرا منشی خوب چند ذکا ، فوٹو سٹیٹ کاپی ، نسخہ انڈیا آفس لندن

۱۷ ۔ فارسی ادبیات میں ہندوؤں کا حصہ ، ڈاکٹر سیّد عبداللہ ، انجمن ترقی اردو ہند دہلی ۱۹۴۲ء

۱۸ ۔ گلشن بے خار نواب محمد مصطفیٰ خاں شیفتہ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۶۲ء

۱۹ ۔ مجموعہ نغز حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ حافظ محمود شیرانی ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

۲۰ ۔ مقالہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری ٹائپ کاپی مرسلہ ڈاکٹر فرمان

۲۱ ۔ مکتوب قاضی عبدالودود بنام راقم احمد حسین احمد از پٹنہ عظیم آباد مورخہ

۲۲ ۔ مکتوب از بون یونیورسٹی بنام راقم احمد حسین احمد جرمنی مورخہ

۲۳ ۔ ہندوؤں میں اردو رفیق مارہروی ، نسیم بک ڈپو ، لکھنو

۲۴ ۔ ہندوؤں میں تعلیم مسلمانوں کا حصہ ، سید سلیمان ندوی ادارہ تصنیف و تالیف ایجوکیشنل کانفرس ، کراچی ۔

(ب) تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کے متعلق ماخذات

یہ فہرست باعتبار سنین تیار کی گئی ہے اور تین حصوں پر مشتمل ہے ۔ قدیم تذکرے ، معاصر تذکرے اور کچھ جدید العہد تذکرے

قدیم تذکرے

۱ ۔ تذکرہ ہمیشہ بہار از کشن چند اخلاص مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی مطبوعہ رسالہ کراچی

۲ ۔ نکات الشعرا ، میر تقی میر مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن طبع ثانی

۳ ۔ گلشن گفتار خواجہ خاں حمید اورنگ آبادی قلمی نسخہ تعلیم حکیم عبدالواحد بخاری نقل از مطبوعہ

۴ ـ تحفتہ الشعرا مرزا افضل بیگ خاں قاقشال مرتبہ ڈاکٹر حفیظ قتیل ایم-اے استاد جامعہ عثمانیہ دفعہ اول ۱۹۶۱ء

۵ ـ تذکرہ ریختہ گویاں فتح اللہ حسینی گردیزی مرتبہ مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن

۶ ـ سرو آزاد ، غلام علی آزاد بلگرامی

۷ ـ مخزن نکات قیام الدین قاسم چاند پوری مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسین انجمن ترقی اردو لاہور طبع اوّل ۱۹۶۶ء

۸ ـ تذکرہ بے نظیر از عبدالوہاب افتخار ترجمہ و تلخیص از شاہ عبدالرحمان کاکوی پٹنہ طبع اوّل ۱۹۶۸ء

۹ ـ چمنستان شعرا لچھمی نوائن شفیق ترجمہ و تلخیص از شاہ عبدالرحمان کاکوی پٹنہ طبع اول ۱۹۶۸ء

۱۰ ـ تذکرہ مردم دیدہ ، عبدالحکیم حاکم لاہوری مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ پنجابی ادبی اکیڈمی ۱۹۶۱ء

۱۱ ـ طبقات الشعرا قدرت اللہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۸ء

۱۲ ـ تذکرہ شعرائے اردو میر حسن دہلوی مرتبہ حبیب الرحمن شروانی انجمن ترقی اردو ہند دہلی ، ۱۹۱۰ء

۱۳ ـ گل عجائب از اسد علی خاں تمنا مرتبہ عبدالحق انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن

۱۴ ـ تذکرہ شورش سید غلام حسین شور مرتبہ کلیم الدین احمد بنام دو تذکرے لیبل لیتھو پریس رمنہ روڈ ، پٹنہ ۱۹۵۹ء

۱۵ ـ مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الہ آبادی تلخیص و ترجمہ شاہ عطاءالرحمن کاکووری پٹنہ ۱۹۶۸ء

۱۶ ـ گلشن سخن صادق علی خاں مبتلا لکھنوی مرتبہ سید مسعود رضوی ادیب انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ ، ۱۹۶۰ء

۱۷ - گلزار ابراہیم ، محمد ابراہیم خاں خلیل مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین زور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۹۳۲ء

۱۸ - عقد ثریا غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن ، ۱۹۳۲ء

معاصر تذکرے

۱۹ - تذکرہ ہندی گویاں ، غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ عبدالحق انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن

۲۰ - تذکرہ عشقی وجیہہ الدین عشقی مرتبہ کلیم الدین احمد لیبل لیتھو پریس رمنہ روڈ پٹنہ ۱۹۰۹ء

۲۱ - گلشن ہند ، مرزا علی لطف مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین زور قادری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۹۳۲ء

۲۲ - عمدہ منتخبہ اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور مرتبہ ڈاکٹر احمد فاروقی شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی ۱۹۶۱ء

۲۳ - ریاض الفصحا غلام ہمدانی مصحفی مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو اورنگ آباد حیدر آباد دکن طبع اول

۲۴ - مجموعہ نغز ، حکیم قدرت اللہ قاسم مرتبہ پروفیسر حافظ محمود شیرانی پنجاب یونیورسٹی لاہور

۲۵ - دیوان جہاں بینی نرائن جہاں مرتبہ کلیم الدین احمد رمنہ روڈ ، پٹنہ

۲۶ - تذکرہ الشعرا ابن طوفان مرتبہ قاضی عبدالودود ادارہ تحقیقات پٹنہ ۱۹۵۲ء

۲۷ - دستورالفصاحت

جدید العہد تذکرے

۲۷ - دستورالفصاحت ، احمد علی یکتا مرتبہ امتیاز علی عرشی ناظم کتاب خانہ رامپور ہندوستان پریس ۱۹۴۳ء

۲۸ ۔ گلشن بے خار ، نواب محمد مصطفی خاں شیفتہ ، اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۶۳ء

۲۹ ۔ تاریخ ادب ہندوستانی ، گارساں دتاسی ، تنقید بر تاریخ ادب ہندوستان از قاضی عبدالودود ، مطبوعہ رسالہ صحیفہ ۱۹۵۷ء

۳۰ ۔ طبقات الشعراء ہند ، کریم الدین و فیلن تلخیص و ترجمہ از شاہ عطاء الرحمن کاکوی پٹنہ ۱۹۲۸ء

۳۱ ۔ یادگار الشعرا ، اشپر نگر ترجمہ طفیل احمد بی اے ، ہندوستان اکیڈمی الہ آباد ۱۹۲۳ء

۳۲ ۔ قطعہ منتخب عبدالغفور نساخ مرتبہ ڈاکٹر نورالحسن راشد نظر مطبوعہ رسالہ اودھ کراچی ۱۹۷۰ء 6.

۳۳ ۔ مخزن الشعرا ، قاضی نورالدین فائق مرتبہ مولوی عبدالحق ، انجمن ترقی اردو اورنگ آباد ۱۹۳۲ء

۳۴ ۔ تذکرہ شعرائے فرخ آباد مفتی ولی اللہ فرخ آبادی بہ تصحیح تالیف مختارالدین احمد آرزو مطبوعہ رسالہ اردو لکھنؤ ۱۹۵۲ء

۳۵ ۔ یورپین شعرائے اردو محمد سردار علی ادارہ اشاعت اردو حیدر آباد دکن مارچ ۱۹۳۲ء

انگریزی کتابیں

36 catalogue of the persian M.S.S in library of the india office H erman V.1 I P.T. 1903

37 catalogue of the Arabic persian and Hindustany M.S.S of the libraries of the kings of Oudh Dr Aloys Sprenger

38 persian literature - A. Bio-Bibliographical survey C.A Story V.I

حصہ دوم

تعلیقات عیارالشعرا

تشریحات کے متعلق

تشریحات حواشی تعلیقات کے ساتھ ساتھ تصحیح متن ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس حصہ کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ۔ حصہ اول ان حواشی پر مشتمل ہے جو عیارالشعرا کے کاتب منشی کیول رام نے عیارالشعرا پر درج کئے ۔ یہ حواشی پرانی طرز پر جا بجا متن پر درج کئے ہیں اور منشی کیول رام نے اپنے انداز فکر کے مطابق بعض مقامات کی تشریح و توضیح کی ہے ۔ یہ حواشی ۱۲۶۲ میں درج ہوئے جب کہ عیارالشعرا کا زیر نظر نسخہ تیار ہوا ۔ ہم نے ان حواشی کو علیحدہ یکجا کر دیا ہے اور ایک رسالہ کی شکل دے دی ہے تاکہ منشی کیول رام کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ ایک نظر میں آجائے ۔

دوسرا حصہ راقم الحروف بندہ احمد حسین احمد کی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے ۔ ہم نے اس حصہ کو مزید چار حصوں میں بانٹ دیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

الف :- اشخاص

عیارالشعرا کے متن میں مذکور شعراء کے علاوہ جن اشخاص کے نام ضمنی طور پر تذکرہ میں درج ہوئے ہیں ان کا مختصر تعارف جو بعض بلکہ صرف تاریخ وفات یا عہد تک محدود ہے درج کر دیا گیا ہے ۔ ان اشخاص کی فہرست میں بیشتر لوگ بہت ہی غیر معروف ہیں ۔ ان کے متعلق کسی تاریخ و تذکرہ یا کسی اور کتاب سے کوئی اطلاع دستیاب نہیں ہوسکی ۔ ان کو مجبوراً یونہی چھوڑنا پڑا ۔ اور بعض کے متعلق اطلاع منشی خوب چند ذکا تک ہی محدود ہے ۔ بہر حال اس سلسلہ میں ایک عمدہ فہرست اشخاص تیار ہوگی جن کا ذکر ضمنی طور پر عیارالشعرا میں درج ہوا جن لوگوں کے متعلق اطلاعات دستیاب ہوئیں ہیں مختصراً درج کر دی گئی

ہیں اور ساتھ ہی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے -

ب - اماکن

اشخاص کی طرح اماکن جن کا ذکر تذکرہ میں آیا ان کا بھی مختصر طور پر تعارف علیحدہ درج کر دیا گیا ہے اس لئے کہ ان مقامات کا پورا پورا نقشہ ذہن میں آ جائے جس جگہ سے کوئی صاحب متعلق ہیں -

یہ دونوں فہرستیں حروف تہجی کے اعتبار سے ہیں تاکہ تلاش میں سہولت رہے - بعض اماکن کا محل وقوع دریافت نہیں ہو سکا ان کو صرف نام ہی لکھ دینے پر اکتفا کیا گیا ہے

ج - کتب

اشخاص و اماکن کے ان کتابوں کی فہرست میں شامل ہذا کر دی گئی ہے - جن کا ذکر تذکرہ میں آیا ان کتابوں کے متعلق پورا پورا تعارف درج کر دینے کو جی چاہتا ہے لیکن اوراق کی تنگ دامانی حائل ہے - بعض کتابوں کے متعلق کوئی اطلاع دستیاب نہیں ہوئی ان کو یونہی چھوڑ دیا گیا ہے

د - علمی اصطلاحات

چوتھے حصہ میں ان علمی و ادبی و فنی اصطلاحات کا تذکرہ اور تعارف ہے جو عیارالشعرا میں شعرا کے حالات کے سلسلہ میں درج ہوئیں - یہ اصطلاحات اصناف سخن ، صنائع بدائع ، رسم الخط ، انواع علوم اور فنون پر مشتمل ہیں -

اس طرح ہمارا یہ تحقیقی و تنقیدی مطالعہ عیارالشعرا کی ایک عمدہ شرح اور جامع علوم کا کام دے گا اگر میں اپنے اس کام کو جام جہاں نما کہوں تو بے جا نہ ہوگا -

ان حواشی کی ترتیب میں ہم نے کچھ عام روش سے ہٹ کر کام لیا ہے - عموماً کتابوں میں تعلیقات اور تشریحات (حواشی) فٹ نوٹ کی شکل میں اسی صفحہ

پر درج کی جاتی ہیں جہاں یا حسبِ منشا بر وقت کا ذکر ہو ۔ ہم نے یہ اقدام دو وجوہات کے پیش نظر کیا

ایک تو اس لئے کہ یہ تعلیقات اور تشریحات کچھ اس قدر زیادہ ہیں کہ فٹ نوٹ کی جگہ میں سما نہیں سکتی تھیں دوسرے بعض اشخاص اور اماکن کا ذکر بار بار آیا ۔ بار بار اس کا تذکرہ کرنا بھی مناسب نہیں تھا ۔ تضیع اوقات اور حسن کے منافی تھا ۔ ہم نے حروف تہجی کے اعتبار سے ان تشریحات کو اس انداز سے درج کیا ہے کہ جب بھی ضرورت پڑے یا کسی چیز کی تشریح یا وضاحت مطلوب ہو تشریحات کا باب کھولا تہجی کے اعتبار سے اسے فوراً دیکھ لیا ۔ نیز جدید دور میں یہی رفتارِ زمانہ کا تقاضا ہے

اس کتاب کی تدوین میں ہم نے کچھ کوشش اس انداز سے کی ہے کہ کوئی چیز تشریح طلب باقی نہ رہ جائے جس کی وضاحت قاری کے ذہن میں روز روشن کی طرح موجود نہ ہو ۔

وما توفیق الّا باللہ

احمد حسین احمد

" منور "

۱

عیار الشعرا پر کیول رام کے حواشی

ص ۸ اس زلف سیہ فام کی کیا دھوم پڑی ہے

آئینہ کے گلشن میں گھٹا جھوم رہی ہے

ایں شعر از تصنیفات یکے از شعرای غیر معروف است۔

ص ۸ وعدے تھے سب خلاف جو تجھ لب سے ہم سنے

یہ لعل قیمتی دیکھو چھوٹا نکل گیا

ایں مصرعہ ساقط الوزن است و مصرعہ اولا موافق محاورہ قدیم نیست ۔

ص ۸ میری شوخ خرابہاتی کی کیفیت کو مت پوچھو

بہار حسن کو دی آب جب اس نے چرس کھینچی

چرس نام شئے معروف مذکر است نہ مونث ۔

ص ۱۰ کیونکہ مانی لکھ سکے نقش ابروان یار کا

کام نقاشوں کا نہیں ہے کھینچنا تلوار کا

شعر ہذا از تصنیفات سودا است دریں جا سہو مندرج گشتہ

ص ۱۱ فرہاد کا دل کوہ میں مے کا بھرا پیالہ ہوا

مستی ہے جس کے شوق کی ہر سنگ متوالا ہوا

پیالا سا تحتانیہ در اردو ہم مستعمل است و وزن ایں شعر مستفعلن است ۔

ص ۱۲ خجالت میں ترے لب کے ہوئے غرق

لقب پایا ہے شکر نے تری کا

شکر تری قسمے است از شکر

ص ۱۲ فجر جب خواب سے گلشن میں جب تم نے ملیں انکھیاں
گئیں مند شرم سے نرگس کی پیاری جو کلی انکھیاں
فجر بفتحتین غلط است اگر بجاے او سحر باشد اولی است -

ص ۱۲ جس سے کہ دل ملا ہو جب آیا وہ سامنے
ملنے نہ پائے ہونٹ کہ سو بات ہو گئی
بجائے صیغہ جمع صیغہ واحد خلاف محاورہ استعمال نمودہ -

ص ۱۸ ابھر تنک کا آنا کیا چاند پہ خوش آوے
نظروں میں جس کے اوسکے مکھڑے کی چھائیاں ہوں
اگرچہ لفظ نظر بفتحتین است اما در اردو هنگام جمع بسکون دوم مستعمل گشت -

ص ۱۹ نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں
نکہت بکاف تازی است بکاف فارسی کہ مشہور باشد غلط است -

ص ۱۹ رونے سے اپنے دل کی طپش گرد ہو گئی
دو چار بوند میں ہوا سرد ہو گئی
تپش بتا نو قافیہ صحیح است بطا غلط

ص ۲۰ مے کے پینے سے تو ہاں ہم نے ~~پیا~~ بنائی ہی توبہ
پیر مغاں سے یہ خجل ہوں کہ الہی توبہ
شعر ھذا از الہی بخش خاں معروف مسموع است -

۲۲ گریہ سے جو سر سبز ہوا داغ جگر کا

میں بہت سا ممنون ہوں اس دیدۂ تر کا

بہت بسکون با موحدہ خارج الاستعمال است یا مفتوح می بایست -

۲۳ صورت تجھے حق نے دی پری سی

پر آدمیت بھی دی ذری سی ——

آدمیت بدوں تشدید یا دیدہ نشدہ -

۳۱ دل نہیں وہ شے رکھے ٹھیک کافور بنے اور لُوٹ جاے

ہم ڈھونڈنے گے خدا لگی گھر سے دور ٹوٹ جائے

~~ہم نجانے سے~~ رنج

کافر را (؟) بکسورالعین ہم مستعمل نیست و بجہت مبالغہ شعر المفتوح العین آوردند - ×××

۳۲ اسیر بلتراز

بلتراز بفتح موحدہ و سکون لام و وقف فوقانیہ نام شاعر فرنگی

۳۲ چھوڑتا کب ہے تو ے نرگس مژگان کا خیال

دل عاشق میں کوئی شیر نیستاں ہے

نرگس مژگان ندیدہ شد اگر ترکش مژگان گویم ہم تشبیہہ موقع نیست -

۳۸ لب و دندان و زلف و خط و خال نازنین پانچوں

اوڑا لے گئی مو دل ہوش و صبر و عقل و دیں پانچوں

مصرعہ ثانی ساقط الوزن است -

۳۹ بہت ہیں گر چہ تمہیں اور ناز کرنے کو
ہر ے تو ہم بھی نہیں دل نیاز کرنے کو

دل نیاز کردن بجائے دل نثار کردن آوردہ خلاف محاورہ باشد ۔ مگر در اردو جاری است ۔

۴۱ " میر فریدالدین آفاق خلف میر بہاءالدین کہ از اقرباں حضرت سلیمان شاہ "

اگرچہ در فارسی درست است کہ صیغہ جمع واحد پنداشتہ بطرز نا رسیاں است جمع می سازند چنانچہ حوراں جمع

۴۲ اس گل سے مل کے پیویں گے جام شراب ہم
لالہ کا دل جلا کے کریں گے کباب ہم

پیویں گے روز مرہ دہاتین است در شاہ جہان آباد پئیں گے مستعمل است ۔

۵۱ رکھے ہے گلستاں کو یوں باد سحر تازہ
ہے آہ سے اب ہو ے ہر زخم جگر تازہ

باعث تازہ کہ آہ نمی باشد ــــ در کلام اساتذہ شاید

۵۲ للکار سے لرز ے ہے شوری گنبد گردوں
لاریب ہے تو رستم ہندوستان وزارت

لفظ لرزہ بمعنی اجنبی مستحدث است در کلام فصحا دیدہ نشدہ ۔

۵۵ کون آتا ہے یہ کسکے پاؤں کی آواز ہے
ہر صدائے پاہی جسکی سو طرح کا ناز ہے

ایں شعر از تصنیفات مرزا رفیع الدین السودا است چنانچہ مقطع غزل کہ مطلعش نمونہ است ایں است ؎ شاعران ہند کا تو گرچہ پیغمبر نہیں
پر سخن گوئی میں ترے سودا تجھے اعجاز ہے

۶۲ یہ برج دلو میں ہے زحل یا رب دیکھو کوئی
نظر آتا ہے خال اس ماہ درخشاں کے زنخداں کا

نقطہ زحل بفتح حا باید بسکون محض غلط است ۔

۶۹ پیری میں کروں سیر جہاں کی تو بجا ہے
دل دہلتے ہی ہوتا ہے تماشا گزری کا

شعر ہذا از تصنیفات مرزا رفیع السودا است ۔

۷۰ قاصد نہیں لایا شہ خوباں کے پرزے
خط میں یہ بغاوت کی دبستان کے پرزے

واو را متحرک خواندن خارج از فصاحت است ۔

۷۰ خط کا یہ جواب آیا کہ پھر لکھیے گا
کر ڈالوں کا ایک دم میں ترے ان کے پرزے

پھر معہ تحتانی دریں جا خلاف محاورہ است ۔ لفظ پھر بدوں تحتانی باید ۔

۷۸ نے فقط حسن کے ہے بندگی خوباں میں دھوم
ہے تری زلف چلیپا کی فرنگستان میں دھوم

چوں ادب چلیپا صلب کہ ترسایاں در گلو ے اندازند بریں امانت لفظ فرنگستان داخل داخل شعر ہذا است ۔

۷۸ کیا ہنگامہ گل نے مرا جوش جنوں تازہ

ادہر سے ادہر کو گریباں کا رفو ٹوٹا دیباچہ ۴۳

ایدہر را الحال فصیح و صحیح نداشته اند -

۷۹ واسطے داغ دل بادہ پرستاں بیدار

پنبۂ شیشے سے مرہم کا ضرر ہے ہرا ۴۳

دریں مصرعه فک اضافت بے قاعدہ شدہ است -

۸۳ روکنے میں اس سے کہا مرتا ہے یہ بیچارہ آج

سنکر کر وہ لگا کہنے کہ اس کا کیا علاج

علامت فاعلیه که در لفظ ہندی نے است و خلاف آں جائز نباشد محذوف است -

۸۳ کیدہر ہے کہاں ہے خوش دلی تو

ہم سے بھی کبھو تو آشنا تھی

کیدہر مع تحتانی فصیح نیست کدہر بدوں تحتانی افصح -

۸۴ کس واسطے شتابی جانے کی اس قدر ہے

کہ صبح ہوئی پیارے یہ بھی تو اپنا گھر ہے

مصرعه اول ایں شعر بوزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن است و مصرعه ثانی مفعول مفاعلین مفعول ~~مفاعلین× مفعول~~× فاعلاتن که در ہیچ کتاب عروض واضح نیست -

پس شعر ساقط الوزن باید دانست -

۸۴ اکثر ہوش میں دل کی باتیں ظاہر

کہتا ہے وہ طفل شرمگیں جلجلا کر

لفظ ظاہر که بکسر ہا ہنوز است قافیه کر که فتح کاف نمی تواند کرد دریں

غلطی فاش است ۔

۸۵ غم جگر شکن و درد جانستان دیکھا
تمہارے عشق میں کیا کیا نہ مہربان دیکھا

لفظ جگر بسکون کم بنظر آمده بلکه دل شکن مستعمل است ۔

۸۶ شب گزری ہے اب سحر کی نالو
یہ چرخ پر برچیاں سنبھالو

نالو جمع نالہ بنوں می بائیست بدوں نوں غلط است ۔

۸۷ دل سے وہ نگاہ تیر گزرے
پر لشکر کہ جی کی خیر گزرے

نگاہ تیر بسا لفظ مہمل است اگر اضافه تشبیهه گویم چوں صندوق سینه آنجا مضاف الیه معتبر است پس تیر را مونث گفته باشد و ایں خلاف محاوره است و نزد بنده کیول رام قافیه ہم درست نیست اگر لفظ تیر را بگیر بمعنی دشمن خوانند قافیه درست شود آں پوشیده نیست ۔

۹۱ ادہر جب کہ تونے پیارے نہ دیکھا
کسو نے طرف پھر ہمارے نہ دیکھا

در ہندی قاعده است که یاے نسبت مجہول می باشد ۔

۹۲ اوس لب کی صدا یادیں پنجه میں مژه کے
نہیں اشک یہ تسبیح عقیق جگری ہے

لفظ نہیں بروزن قریں اسین است دریں جا غلط منظوم گشت ۔

۹۷ بر گشتگی بخت یہاں تک کہ اوس پاس ___
قاصد بھی جو بھیجوں میں تو لٹ کر نہیں آتا

علامت اضافت کہ در ہندی لفظ کہ امت ازیں جا خلاف محاورہ محذوف است اوسکے پاس صحیح است -

۱۱۰ ایک دن دیکھا نہ تو عاشق کی غمخواری کرے
ہے تجھسے کوئی کب تک وفاداری کسو سے

۱۱۱ ہے نفز بوالہوس کا بس ہو تو پوست کھینچوں
یوں اس سے ہم سخن ہو پستہ دہن ہمارا

لفظ بوالہوس بدیں رسم الخط غلط است زیرا کہ لفظ فارسی در املا بلہوس نوشتن

۱۲۰ چانکنی میں چشم بیمار اس کی جب دکھلاوے ہے
میں نے جانا بجوال روزن کا وہرا روزن یہ ہے
روزن میں ہے مستعمل است روزن یہ ہے در کلام اوستاداں نیامدہ ہم در شاہ جہاں آباد بزیر زبان جاری است -

۱۲۲ فکر اطفال کو ہے سنگ اٹھالانے کی
آمد آمد ہوئی شاید میر دیوانے کی
فکر را مونث بستن بخلاف دستور اردو گویاں است -

۱۳۹ ان کا جو خطاب ارسطو جاہ ہوا
ہو اونکو مبارک از طفیل سبحان

مصرعہ اول ساقط الوزن است -

۱۲۹ یہ دل میں کس کے سماں ہے اجلد سب آج
کہ وقت مرگ بھی اعضا تمام چلتے ہیں
ملنا بکسر در شاہ جہاں آباد مستعمل است نہ بفتح

۱۵۸ لخت دل کی اب ہے آمد دیدہ خونبار میں
دیکھیے کیا پھولتا ہے پھل گھڑی دوچار میں
گل کھلنا کلام میں شاہ جہاں آباد کے مستعمل ہے گل پھولنا نہیں سنا گیا -

۱۷۷ جو کوئی مرتا ہے عالم میں سیہ چشموں کی حسرت میں
دفن کے وقت لازم ہے سیاہ کرنا کفن اس کا
دفن بتحریک دوم غلط محض است نہ کہ در کشف اللغات آوردہ دفن بالفتح زیر کردن

۱۸۵ گرد گھوڑے کے اڑ رہے کی کرن
شعشہ آفتاب ہوتے ہیں ـــــ
بدوں عین ثانی ہما غلط است عرفی گوید ـــہ
زتاب شعشہ مہر سایہ بپہر پناہ سزد کہ یکسلسلہ از شخص پیش گیرد راہ

۱۸۶ سجن نے یاد کر نامہ لکھا اور ہم نے اے غافل
بجا ہے معذرت لکھیں ہمیں کاغذ خطائی پر
از کاغذ خطائی حرف اضافت کردن خطائے عظیم است -

۱۸۷ ماتم غم مرگ ویسے کہو تا معلوم
عملوں سے یہ نامہ دھوتا معلوم

عملوں که جمع عمل است بسکون د د ع دیده نشد -

۱۸۷ پردے میں چھپائے صورت انساں بیچ
اربع عنصر کی چار دیواری میں

اربعه عنصر ترکیب درست نیست یعنی عنصر اربع دریں تقدیر موصوف صفت - بهر یک حال می بایست رابع عناصر یا عناصر اربع -

۱۸۹ نیزه بازوں میں ہے مشہور تری نوک نگاه
پہلوئے دل میں لگے ہے جیسے برچھی کی انی

جیسے بخفیں تحتانی مستعمل نیست فرق پست و بلند در کلام ایں اوستاد بسیار است بر شامل پوشیده نیست -

۱۹۱ آیا تو رشک گل فردوس ہوئیں کے (۱۹۱ از شعر مستزاد رد شد)
حاتم کی خبر تو ہے ہے

لفظ کی که اضعف بیکار است -

۱۹۳ "میر غلام حسن متخلص حسن ــــ ایرانی الاصل شاه جہاں آباد المولد"

ترکیب فارسی با عربی بقرینه فارسی مقبول نیست -

۱۹۷ خواه بہشت الصنم اور خواه بہشت ہو
بات ان دونوں سے ہی ایک ہے منظور ہمیں

کاف هذا زاید است ایں چنیں زیادتی در کلام پاکیزه نمی آید -

۲۱۳ ~~کل ہوا کچھ~~ شب مہرباں تھا وه اور صبح یه کچھ جور ہے
کل ہوا کچھ اور تھی اور آج کی کچھ اور ہے

لفظ مہربانی بتحریک ثانی غلط است سودا گوید ؎

وہ مہر وہ وفا وہ عنایات ـــــ !

۲۱۰ خط نے ترا حسن سب گنوایا

یہ سبز قدم کہاں سے آیا

در ہمیں ردیف حای حطی شعر ہذا از تصنیفات میر محمد علی خاں حشمت مرقوم ساخته دست در این جا از نتائج طبع میر محتشم علی خاں می نگارد وعلاوه ازیں اکثر جا تکرار ابیات نموده ۔

۲۱۲ ہوں میں دیوانہ اثر کے نامہ شب گیر کا

پر کیا قیدی مجھے اس زلف کی زنجیر کا

تعقید لفظی نہایت بے قرینہ دریں مصرعہ واقع شده ۔

۲۱۳ بدنامی عشق جاں تلک پہنچ گئی

جیوں کارد کہ استخواں تک پہنچ گئی

بسکون دوم غلط مرزا رفیع السودا گوید ؎

پنچ شتاب کہ تنہا (دی) ساقی

۲۱۸ کروں کیا وصف میں اس شعلہ رو کے قد و قامت کا

ایں غزل سابق ہم گذشتہ ملاحظہ فرموده در تذکره درج فرمایند ۔

۲۱۹ اب اگر ہات لئے تیر و کماں بیٹھے ہیں

ہم بھی ہوویں گے ہدف بادل و جاں بیٹھے ہیں

ہات لئے لفظ مہمل است ہات میں لئے درست باشد ۔

۲۱۹ کوٹھے سے اتر کر تم ہم پاس کب آتے ہو
تاروں کی طرح آنکھیں دوری سے ملاتے ہو

دوری سے غلط ہے داری سے چاہئیے۔

۲۲۷ آنے جانے وہاں دن کو ہے نے رات کو ڈھب
دیکھیے کیسے بنے آن بنے بات کو سب لے

ایں شعر مطلع غزل است مگر تعریف شعر برو صادق نمی آید بہ سبب بعنوان قافیہ
کہ بادنی تامل ظاہر نمی رود۔

۲۳۰ نادم تخلص در قصبہ پانی پت می باشد
می باشد بجاے می ماند استعمال نیافتہ است۔

۲۳۱ ہم جانتے نہیں ہیں اے یارو کیا ہے کعبہ
جیدھر ملے ابرو اودھر نماز کرنا

جیدھر اودھر غیر فصیح است جدھر ادھر باید استعمال کردن۔

۲۶۰ لبوں پہ جلوہ نما صبح و شام ہے گالی
مگر کچھ آپ کا تکیہ کلام ہے گالی

گالی مہمل نیست و تکیہ کلام مہمل می باشد۔

۲۶۲ رنجش کی وہ بات کیا ہوئی بزم میں اس کی
ہم سے تو قسم لیجیے موجوک کر لب بھی ہلا ہو

لفظ جو ترجمہ اگر است پس تکرار در کلمہ بے جا است

۲۶۶ گل ہے مکھڑے سے خجل اور انکھ سے نرگس کے پھول
باغبان تیری تدر کو چھپ گئے لاوے کسکے پھول

نذر کو بمعنی پیشکش است بسکون دوم است ۔

۲۷۸ میں مجلس میں روشن شمع سے ہر آن ہوتا ہے
که سر پر تاج زر رکھنا وہاں جان ہوتا ہے
مضمون ایں شعر واضح نیست ۔

۲۸۱ اے یار آئینہ کی روایت مجھے کہاں ہے
پتھر سے توڑوں لیکن منہ تیرا درمیان ہے
مضمون ایں شعر با ہمیں شعر در ذکر گدا می استادہ دیگر بالا گذشت ۔

۲۸۲ یاں کسان کر لب و دنداں جو دے دکھلاتے ہیں
کتنے ہیں شخص لہو چھاند کے مر جاتے ہیں
چھاندنا بمعنی قے کردن اردو نیست بلکہ لغت دہلی است ۔

۲۸۹ رات وہ مطرب پھر گانے لگا جو دیس کو
یاد کر رونے لگلے پردیس والے دیس کو

مضمون ایں شعر سرقہ ایست از مضمون ایں شعر قدیم ــه
ہمارے سامنے یارو جو کوئی دیس گاتا ہے
تو ہم پردیسیوں کو یاد اپنا دیس آتا ہے

۲۹۳ چھپایا سبزۂ خط کو حبث اس شوخ نے ہم کو
سیہ بختوں کو باغ سبز دکھلاتا ہے تو کیا ہوتا

نذر کو بمعنی پیشکش است بسکون دوم است ۔

۲۷۸ میں مجلس میں روشن شمع سے ہر آن ہوتا ہے
که سر پر تاج زر رکھنا وہاں جان ہوتا ہے

مضمون ایں شعر واضح نیست ۔

۲۸۱ اے یار آئینہ کی روایت مجھے کہاں ہے
پتھر سے توڑوں لیکن منہ تیرا درمیان ہے

مضمون ایں شعر با ہمیں شعر در ذکر کدا می استادہ دیگر بالا گذشت ۔

۲۸۲ یاں کسان کر لب و دنداں جو دے دکھلاتے ہیں
کتنے ہیں شخص لہو چھاند کے مر جاتے ہیں

چھاندنا بمعنی قے کردن اردو نیست بلکه لغت [illegible] است ۔

۲۸۹ رات وہ مطرب بسر گانے لگا جو دیس کو

نذر کو بمعنی پیشکش است بسکون دوم است ۔

۲۷۸ ہیں مجلس میں روشن شمع سے ہر آن ہوتا ہے
که سر پر تاج زر رکھنا وبال جان ہوتا ہے

مضمون ایں شعر واضح نیست ۔

۲۸۱ اے یار آئینہ کی روایت مجھے کہاں ہے
پتھر سے توڑوں لیکن منہ تیرا درمیان ہے

مضمون ایں شعر با ہمیں شعر در ذکر کدا می استادہ دیگر بالا گذشت ۔

۲۸۲ یاں کسان کر لب و دنداں جو دے دکھلاتے ہیں
کتنے ہیں شخص لہو چھاند کے مر جاتے ہیں

چھاندنا بمعنی قے کردن اردو نیست بلکہ لغت (دلی تعین) است ۔

۲۸۹ رات وہ مطرب بسر گانے لگا جو دیس کو
یاد کر رونے لگے پردیس والے دیس کو

مضمون ایں شعر سرقہ ایست از مضمون ایں شعر قدیم ؎
ہمارے سامنے یارو جو کوئی دیس گاتا ہے
تو ہم پردیسیوں کو یاد اپنا دیس آتا ہے

۲۹۳ چھپایا سبزۂ خط کو جھٹ اس شوخ نے ہم کو
سیہ بختوں کو باغ سبز دکھلاتا ہے تو کیا ہوتا

باغ سبز دکھلانا ایک اصطلاح ہے کہ نہایت مبتذل اور معنی نہیں دیتی ۔

٢٩٥ مندی جو آنکھ تو منہ سب رفیق موڑ گئے

اکیلا شہر خموشاں میں مجھکو چھوڑ گئے

شہر خموشاں قبرستان را گویند ۔

٢٩٥ گلہ بہت ہے رفیقاں بادہ کش سے مجھے

نہ میری ناک پر قطرہ کبھی نچوڑ گئے

قطرہ گرانا ، قطرہ ڈالنا مستعمل ہے قطرہ نچوڑنا غلط ہے ۔

٢٩٧ بونک ہوئی کیوں جگر سے کام تمام سہ

کہ باندھی شوخ نے دستار زعفرانی ہے

مضمون ایں شعر ماخوذ ازیں شعر است ؎

خوش زعفرانی گشتہ خندہ   خود زعفرانی نہ کردی ہلاک

٢٩٩ میرے پہلو سے جدا جبکہ وہ محرم ہو گیا

روز اپنا جو تھا روز محرم ہو گیا

استعمال نیست ما یا عزہ محرم دیدہ و شنیدم

٣٠٣ حیران ہونٹ طوطی تصویر رہ گیا

نقاش جبکہ شکل کو اس کی بنا گیا

لفظ بجائے شبہ و تصویر استعمال نکردہ اند ۔

٣٠٥ قیامت اس نے دکھایا ہے جلوۂ قامت

غضب ہوا جو دھرتی سے آسماں نہ ملا

دھرتی بمعنی زمین در اردو مستعمل نیست لفظ دہاتین است ۔

۳۰۲ جو ہمیں آزاد پاتے ہیں وہی مرتبہ بلندوں کا
نظر کر سرد گلشن پر وہ کتنا امتیازی ہے

۳۰۲ یاں سپاری کیوں نہیں دیتے ہوے رخصت جو پان
دلبر جان مرا کرتا سخن دو ٹوک ہے سہل

ٹوک لفظ اردو نیست لغت دہاقین است ۔

۳۰۷ سرخ سنجاف اسکے دامن پر نہیں ہے جلوہ گر
غور سے دیکھو کسی کا خون دامنگیر ہے

سنجاف بدوں خون بروزن خلاف صحیح است و بمعنوں مستعمل در اردواست در
فراسی بزبان عوام غلط ۔

۳۰۹ نافہ مشک ختن کی بو ہے قال زلف میں
خال خال ایسا نظر آیا ہے ہم کو دل کہیں

خال زلف تا حال درکدامی شعر دیدہ نشد ۔

۳۱۲ ہو تپ عشق جسے اس کے مداوا ہے عبث
سود مند اس کو کہاں قرص طبا شیر ہوا

قرص طبا شیر مونث درست نہ کہ مذکر ۔

۳۱۷ اس سیل اشک نے بھی آخر یہ دی خرابی
دلکی مرے کراد ے تعمیر نو ازسر نو کو سہل

مضمون این شعر ماخوذ ازین شعر است ۔

۳۱۸ بہت تالاش ہے کاش اپنا محرم کوئی پیدا ہو

تصدق دل کریں ہم بلکہ اس پر جان و دل واریں

تالاش لفظ غلط است در ہیچ کلام بجز تلاش دیدہ نشد ۔

۳۲۰ زلفوں میں کیا چہرۂ مستور کسو نے

دکھلائی ہے دن میں شب دیجور کسو نے

انچہ در مصرعہ اول مظروف بجائے در مصرعہ ثانی

۳۲۳ ٹکانا ہے کہاں ہم سے سیہ بختوں کا دنیا میں

جو دیکھا غور کر اس زلف کا کرنا ہی باقی ہے

۳۲۵ کلیاں کھلی ہوئی ہیں گل یاسمیں کی گویا

لکھتے ہیں دانت اسکے کیا خوشنما ہنسی ہے

فک اضافت

۳۳۵ نہیں چھٹنے کا جیتے جی مجھ سے

ہے یہ دل سوز اپنے دم کے سات

سات بمعنی ہمراہ بدیں ہا غلط است کہ ساتھ بدیں صورت باید ۔

۳۶۳ ہم جگہ جس کے دل میں صاف کریں

ہائے وہی ہم سے اختلاف کریں

اختلاف رکھنا مستعمل ہے اختلاف کرنا دیکھا نہیں گیا ۔

۳۲۲ پائے نہ وضع تیری کہ عالم دو جہاں کا

آپ ہی کی بناوٹ ہے خیال آئے جہاں کا

ایں مصرعہ ساقط الوزن است۔

۲۶۲ قربان ہوں دم ذبح تو وا رکھنا ٹک اک چشم

مشتاق ہے دل جان تیرے دشنہ رواں کا

ایں جا ٹک اضافت درست نیست ۔

۳۹۲ غرور حسن ہے تجھکو تو مجھکو تمکیں ہے

تو سنگ دل ہے تو میری بس آہ سنگین ہے

تحقیق شدہ است کہ ایں شعر از میر سوز است یا ز دیگرے ✓

۲۴۳ غمگیں ہے تری خاطر شئی کے باعث

بے چین ہے دلکی دشمنی کے باعث

۲۵۰ یا رب اسکو تا قیامت رکھیو تو شاداب و سبز

رشک فردوس بریں شاہجہاں آباد ہے

دریں جا اضافت غلط است ۔

۲۵۲ در ملک ملازمان خاص پدر ما چہ پانصد روپیہ نوکر است نیع ازیں در اصل تذکرہ منود ناقل مقصور شد ۔

۲۵۹ ہے زلف حلقہ زن رخ دلبر کے آس پاس

یا اژدہا ہے فوج سکندر کے آس پاس

بارخ با نوح سکندر وغیره دیده و شنیده نه شد -

۲۶۲ ہے دعا صادق کہ یہ یارو اہل بیت
جز غم شبیر کچھ دیجیو نہ تم مورے تئیں

شبیر به تشدید باء فارسی لغت سریان است بمعنی امام حسین نمی آید -

۵۱۱ عاصم تخلص نواب والا/لقاب امیرالامراء
زیاده ازیں در اصل تذکره مذکور نبود بر ناقل خورده نگیرند -

۵۲۱ عدم میں لوح پر دیکھی تھی بسم اللہ کی صورت
ہوا دل پر توی سے اوسکی بیت اللہ کی صورت
دریں شعر (!) است که از عیوب فاحشہ شود -

۵۱۲ کون پابند جنون فصل بہاروں میں نہ تھا
اس ہوس برگ خزانی تھا جو زنداں میں نہ تھا
ایں شعر در دو بحر خوانده می شود -

۵۲۸ دل کم ظرف میں مضمون رنگیں کب پسار ہے
مثل ہے مئی جھلکتی ہے تو ساغر میں سے نکلتی ہے
ایں معنی خوب مثل نیست -

۵۲۸ کیا تماشا سیر جھومر کی ترامہ پارہ ہے
جس کی ہر ایک سلک نہر مانگ میں فوارہ ہے
مضاف در زبان دیگر و مضاف الیه در زبان دیگر آوردن ممنوع است -

۵۲۵ تھا میں گلدستہ احباب کی بندش کی گناہ
شوق/مہر ے رفقا مرے بعد

این مصرعہ ہمیں طور در اصل مسطور بود ۔

۵۵۳ نہ دندان سپید اسکے سی پاں میں دیکھو
کھلا ہے موتیا لالہ نافرماں میں دیکھو

واو عطف مطبوع در نظم خواندہ مے شود مگر فصیح نیست و آں ہم در ابتدا می باشد نہ درمیان ۔

۵۵۷ کیا کروں جوش جنوں ہمنشیں لاچار ہوں
خود بخود کھچا جاوے ہے ویرانے کی طرف

طرف سکون دوم بمعنی گوشہ است و بہ تحریک بمعنی جانب پس شعر ہذا دلالیت بر عدم تحقیق مائل است ۔

۵۶۰ کل کھاتے تھے تمام پر ہے ہم پہ گلرخاں
اب پھول بھی کوئی نہیں اگتا مزار پر

این شعر سرقت است ازیں شعر سہ کل کھا معرکے جنھوں کے لئے

۵۶۶ ابریں روے یہاں تک جام کو
تم نہیں آنکھوں میں پان نام کو

۵۷۲ جو درد دل کا لکھوں یار کو میں ہے کاغذ
تو اشک یاں تک امڈ ے کہ بہ چلے کاغذ

دریں مصرعہ سکتہ است و ساقط الوزن است ۔

۵۸۳ کل میری تربت پہ تم غیروں کو مت بھجوائیو
فاتحہ پڑھنے کو میری جاں آپ ہی آئیو
اگر لفظ آپ ہی بہ ہا خوانندہ شود ساقط الوزن است ۔

۶۱۰ بوسہ دیا تو غیر کے دھوکے میں تب مجھے
لیکن ہر ایک کس کا خدا کارساز ہے
لفظ لیکن دریں جا خوب نیست
شعر ہذا تصنیف مرزا سودا است و ازیں قبیل

کہاں ہے شیشہ محتسب خدا سے ڈر
مری بغل میں چھلکتا ہے آئینہ دل کا
نہیں

۶۱۲ کہاں ہے شیشہ محتسب خدا سے ڈر
میری بغل میں چھلکتا ہے آئینہ دل کا
شعر ہذا التصنیف مرزا سودا است در دیوانش نیست

۶۱۷ جہاں میں آ کر یارو زمین و آسماں دیکھا
میں آیا نظر ہم کو غرض ہم نے جہاں دیکھا
رد العجز علی الصدر مع القافیہ خوب گفتہ است ۔

۶۱۷ رفتہ رفتہ داغ دل بس نقش کاشانہ بنا
مہماں سمجھے تھے جس کو صاحب خانہ بنا
ساقط الوزن نباید ہست لفظ مہمان بہ تشدید ہا مستعمل مرکوحل است ۔

۶۱۷ ہو گزر تیرا مہیا گر کوے قاتل کی طرف
سرسری کیجو نظر اک میرے بھی دلکی طرف
ساقط الوزن است ۔

۲۲۰ کشتہ زلف میں جو مر جاوں

سنگ موسی مزار پر رکھیو

علاوہ ازیں کہ سنگ موسی بہ سبب سیاہی نسبت بہ زلف دارد و خوبی دیگر

۲۲۱ ادہر بدن میں لگی آگ آبلے نکلے

ادہر یہ تحت دل آنکھوں سے آبلے نکلے

تجنیس مفروق و ہم ایہام دریں شعر است ۔

۲۲۵ نشان ~~ٹھکانا~~ مجھ کو دلکا مت پوچھو اے مجنوں

کہیں اس طرف ویرانہ کے ہوگا

بطرف سکوں غلط زیرا کہ بدوں اعراب بمعنی گوشہ است ۔

۲۲۸ رہتا ہے جس جگہ سے وہ صید افگن جہاں

کیا دخل اس جگہ کہ جو مارے ~~پرند~~ پرند پر

پرند مخفف پرندہ است مگر در فارسی دیدہ ۔

۲۹۷ میرے آگے نہ دیکھ آئینہ ——

میرے حیرت بھرے جگر دیکھو

جگر را بآئینہ مشابہ دیدہ نشد مگر چوں کلام اوستاد کامل است شاید کہ باشد

۷۰۹ تاب و طاقت دے کیا خاک کے اعضا کے تئیں

حاکم ضعف سے فرمان تغیّر ہے آیا

تغیر بیک یا غلط است زیرکہ در شافیہ وغیرہ کتب صرف مرقوم است کہ حرف علت

در چهار باب که فاعل افعل وغیره اند تغیر نمی پذیرد -

۷۳۷ مظهری تخلص چند سال می گزارد

نام شاعر مذا محبوب علی است متوطن قصبه کوتامه شاگرد رشید برکت احمد خاں برکت و اوستاد جد اللّٰہ خاں اوج است -

۷۳۷ کیوں نہ گلیوں میں پڑا وہ ترا نخچیر کھنچے

ابروے چشم کی جس کے لئے شمشیر کھنچے

ابرو مضاف بسوے چشم خلاف روزمرہ است -

۷۲۵ لالہ مول چند ــــ صاحب دیوان ریختہ است کلامی رنگین برا عانت از و سر انجام می پذیرد -

ترجمہ شاہنامہ فردوسی بزبان اردو خوب گفتہ است کہ بدیدن تعلق دارد -

۷٦۹ یعقوب کہ نہ کلبۂ احزاں تلک گئی

گو کارواں مصر کنعاں تلک گئے

کارواں از کنعان بمصر رفتہ بود در شعر بطرز قلب آوردہ کہ درست نیست -

۸۰۰ شب فراق کی وحشت سے خواب بھاگے ہے

پلنگ پلنگ ہے اور جان جان آگے ہے

ساقط الوزن است کہ ہیچ نوع درست نیست -

۸۱۱ مری تربت پر چڑھانا ڈھونڈتا ہے کسکی پھول

تری آنکھوں کا ہوں کشتہ رکھیے دو نرگس کے پھول

مضمون شعر ہذا سرقت است ازیں شعر ــہ

بر سر تربت عرفی نرگس بہ بہند   تا بدانند کہ ایں کشتہ چشماں کسے است

۸۱۹ پایا جو دل نے زلف میں آرام رہ گیا

جس جا ہووے غریب کے تئیں شام رہ گیا

سرقت است ازیں شعر سلفی ــہ

چو دید زلف یار دلم جادوــو گرفت   درویش ہر کجا کہ شد

۸۲۰ محمد اماں خاں نثار ـــ در علم ریاضی و ہندسہ کمالیست و در فن معمار می کامل بودہ اند زچوں ہندسہ فرع ریاضی است معطوف و عطف کردن جہالت است ۔

۸۲۶ لب جان بخش آگے تری سجن

جو مسیحا کا نام لے مسڑ ے

ایں شعر سرقت است ــہ

پیش رہے یار کہ جاں پرور است   ہر کہ زند دم ز مسیحا خراست

۸۷۱ حکیم نصراللہ خاں وصال

دریں زماں مطابق ۱۲۶۶ ھ وغیرہ در قصبہ بخدمت طبابت بمشاہرہ ماہانہ روپیہ ملازم است ۔

۸۷۷ چوں مہر ترے حسن کا گر نام ہو چکا

میرا بھی عشق طشت لب بام ہو چکا

مضمون شعر ہذا سرقت است ازیں شعر ؎

بر سر تربت عرفی نرگس بہ بیند تا بدانند کہ ایں کشتہ چشماں کسے است

۸۱۹ پایا جو دل نے زلف میں آرام رہ گیا

جس جا ہووے غریب کے تئیں شام رہ گیا

سرقت است ازیں شعر سلمی (سعدی) ؎

چو دید زلف یار دلم جادو (درد) گرفت درویش ہرکجا کہ شد (را) ؎

۸۲۰ محمد اماں خاں نثار ــــ در علم ریاضی و ہندسہ کمالیست و در فن ہمسار می کامل بودہ اند (چوں ہندسہ فرع ریاضی است ہعطوف و عطف کردن جہالت است ۔

۸۳۶ لب جان بخش آگے تیری سجن

جو مسیحا کا نام لے مثر ے

ایں شعر سرقت است ؎

پیش رہے یار کہ جاں پرور است ہر کہ زند دم ز مسیحا فراست

۸۷۱ حکیم نصراللہ خاں وصال

دریں زماں مطابق ۱۲۶۲ ہ وغیرہ در قصبہ (جہجر) بخدمت طبابت بمشاہرہ ماصنہ روپیہ ملازم است ۔

۸۷۷ چوں مہر ترے حسن کا گر نام ہو چکا

میرا بھی عشق طشت لب بام ہو چکا

طشت از بام افتادن بمعنی رسوا شدن نہ طشت لب بام

۹۰۶ بھر دے دامن سائل میں زر و لعل و گہر

تھے جو مثل قسیم مفلس ہوس است معدن و بحر

لفظ بحر و بر را قافیہ کردن درست نیست زیرا کہ اختلاف جائز نیست لیکن حضرت شیخ عدل و فضل را قافیہ چنانچہ یک شعر این است ؎

اگر من نمانم تو مانی فضل

و مولوی روم نیز گفتہ

ہوس بوستاں می کنندش تا بصدر   گفت (؟) یافتم انا بصیر

معلوم نیست کہ با زلف آنکہ در کتب قوافی مطابق این قسم قافیہ منع است بچہ سبب قدما آوردہ اند

۹۰۷ جلو میں تہنیت گویاں ظفر ہمت نمایاں ہو

جناب اعظم الامرا کو جسدم عزم میداں ہو

لفظ امرا بروزن (؟) افعل التفضیل در شعر واقع شدہ است اگر بروزن فضلا و جہلا خوانند وزن ساقط می شود زیرا کہ در شعر امرا بروزن فعلن افتادہ است ۔

۹۲۷ در ماہ نو کسو نے نہیں دیکھے ایک جا

پیارے کے ابروں سے نیا اختراع ہوا

عین اختراع ساقط الوزن است ۔

۹۲۰ کیدھر ہے کہاں ہے خوشدلی تو نے

ہم سے کیا ہی تو آشنا نہ تھے

این شعر غلط طور موقوم است ۔

تمام شد

حصہ سوم

تشریحات عیار الشعرا

ب

شخصیات

اشخـــاص

حضرت موسیٰ رضا :- علی لقب رضا کنیت ابوالحسن فرزند اش محمد جعفر ، حسن حسین ابراہیم موسیٰ مدت خلافت بیست سال و دو ماہ عمر پنجاہ و پنج سال وفات زہر در انگور مامون رشید دادہ بود روز سہ شنبہ سنہ ہم ماہ صفر قبرش طوس در شہر مقدس (یاد اشتہار قرشی عبدالکریم) شیعہ حضرات کے مشہور امام تھے (وحید)

حضرت امام ابو حنیفہ :- فقہ حنفیہ کا مشہور امام - ۸۰ کو پیدا ہوئے ستر سال عمر پائی - ۱۰۵ کو فوت ہوئے قطعہ

سال ہشتاد بو حنیفہ بزاد — داد ہر علم علم فقہ بداد
سال عمرش رسید تا ہفتاد — در صد و پنج اش وفات افتاد
(۱۰۵ ھ) بیاض

نواب آصف الدولہ :- نواب شجاع الدولہ والیٔ اودھ کا بڑا لڑکا - باپ کی وفات پر ۱۷۷۵ء میں جانشین ہوا - فیض آباد کی جگہ لکھنو کو پایۂ تخت بنایا - ۲۱ ستمبر ۱۷۹۰ء کو فوت ہوا اور اپنے امام باڑے میں دفن ہوا -

آصف الدولہ وزیر الممالک :- نظام الملک آصف جاہ کا تیسرا لڑکا اصلی نام سید محمد بخطاب صلابت جنگ صوبہ دار حیدر آباد ، احمد شاہ بادشاہ نے آصف الدولہ مظفر جنگ اور امیر الممالک کا خطاب دیا - ۱۷۶۳ء / ۱۱۷۷ھ میں قید خانہ میں مرا - (مآثرالامرا ص ۳۶۲) (معیار نمبر ۳/۵)

نواب افضل خاں :- برادر نواب نجیب الدولہ

نواب امین الدولہ :- ولد محسن الملک شاہ نواز خاں مستقیم جنگ - ان کا انتقال محمد شاہ کے انیسویں سال ۱۷۳۹ء کو ہوا -

نواب شجاع الدولہ :- ~~امیر~~ ابو المنصور خاں بہادر متوفی ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء

نواب اشرف الدولہ افراسیاب خاں :- والد نواب خادم حسین خاں بہادر قائم تخلص

نواب احمد خاں بنگش مظفر جنگ :- فرخ آباد کے نواب تھے [illegible] غازی الدین خاں وزیر [illegible]

نواب ابوالقاسم خاں معظم جنگ :- برادر مختار الملک

نواب اسدالدولہ نجابت علی خاں بہادر ~~بہو~~ ہژبر جنگ [illegible]

نواب اعظم الدولہ خاں [illegible] دیکھیے عیار ۳۰۵ / ۳۱۱

نواب میاں امام بخش بہادر :- [illegible]

احمد شاہ بادشاہ :- ولادت ربیع الثانی ۱۱۳۰ھ / ۱۷۲۷ء جلوس ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء

گرفتاری ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۳ء قتل شوال ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء

امیر میڈھو / مرزا سید محمد مرزا تسکین عیار نمبر ۲ / ۲

مرزا احسن بخت بہادر :- والد مرزا اسعد برادر معزالدین بہادر ثابت تخلص

مرزا ابو ظفر بہادر :- دیکھیے عیار نمبر ۵۳۷ / ۵۳۵

مرزا ارجمند :- استاد کانجی مل صریب

مرزا اکبر علی اخوند :- والد مرزا افضل بیگ سبقت

راجہ اجیت سنگھ [illegible]

امیر خسرو دیکھیے عیار نمبر ۲۹۷ / ۲۹۰

آرزو سراج الدین علی خاں دیکھیے عیار نمبر ۱۲ / ۵

آبرو نجم الدین دیکھیے عیار نمبر ۱۸ / ۸

انند رام مخلص دیکھیے عیار نمبر ۷۸۱ / ۷۵۷

اشـر — دیکھیے عیار ۳ / ۹

اسـد میرا مانی — دیکھیے عیار ۳ / ۹

میر اسد علی خاں — اوستاد ارمان

اسد یار خاں عرف میاں جگنو — از نزد یکان غلام حسین خیال متوفی ۱۵ اپریل ۱۸۲۵ء بمقام دہلی اور آگرے میں دفن ہوئے ۔ (نکات)

مرزا اسداللہ غالب — دیکھیے عیار نمبر ۲۰۹ / ۲۲۹

انعام اللہ خاں یقین — والد صمصام اللہ احمد دیکھیے عیار نمبر ۹۹۱ / ۹۸۹

میاں محمد امان — پیر و مرشد احسن اللہ خاں

امین الدین خاں امین — پسر قاضی وحیدالدین خاں عیار نمبر ۲۹ / ۲۲

میر ابوالفرج واسطی — بزرگوار عبدالجلیل بلگرامی

حکیم اصلح الدین — والد میر زین العابدین آشنا

امام الدین — والد اشرف

میر امام الدین عرف میر کلو والد میر محمد قربان ، عیار نمبر ۲۷۶ / ۲۵۳

مولوی شاہ امام بخش تھانیسری [illegible]

آشفتہ عظیم الدین [illegible] عیار نمبر ۲۵ / ۱۵

حافظ محمد ابراہیم خاں خوشنویس

خواجہ ابراہیم نبیرہ حضرت خواجہ کماری قدس سرہ

بزرگوار خواجہ حسن پیر زادہ [illegible]

سید ابراہیم — برادر سید شمس الدین والد میر فیض علی سرور ساکن اجرارہ

شاہ اللّٰہ بخش	حضرت شاہ العالمین الہ بخش گنج بخش بزرگوار
~~عالم شاہ مخزون~~	[عالم شاہ مخزون]
الہی بخش نشاط	والد حافظ ابوالحسن حسن (عیار نمبر ۹۱۲ / ۹۳۹)
آفاق میر بہاءالدین	از اقربایان حضرت سلیمان شاہ ساکن قصبہ
جلال ~~آباد والد میر فریدالدین~~	[جلال آباد والد میر فریدالدین]
الماس خاں	
منشی اجاگر ناتھ	برادر لالہ جیہمن ناتھ خلف راے بشن ناتھ قوم کالیتھ -
ابوالخیر عطار	والد میر جعفر علی حسرت
افسوس میر شیر علی	عیار نمبر ۳۸ / ۱۸
مولوی خواجہ احمد خاں	استاد مولوی اسماعیل نوا
اشرف علی خاں فغاں	والد میر فخرالدین ماہر (عیار نمبر ۲۷۰ / ۲۳۱)
مولوی احمد خاں	استاد میاں نثار احمد نیاز
شاہ محمد اعظم دہلوی	

ب

راجہ بہادر سنگھ بہادر	عیار ۱۲۲ / ۱۲۳
راجہ بینی بہادر	والد رائے جسونت سنگھ پروانہ
امیر برکت اللّٰہ خاں برکت	عیار ۱۵۱ / ۱۵۰

مرزا بابر	والد نواب جنیا بیگم محل خاص جهاندار شاه و مرزا عبدالمقتدر طفل تخلص
میر بهادر علی محب	والد میر محمد علی
میر باقر مخلص	در عصر احمد شاه پادشاه بود (عیار نمبر ۴۸۰ / ۸۸۴)
بقاءالله خان	والد نواب امیر خان انجام برادر زاده عمدة الملک نواب امیر خان بهادر المخاطب خان عالم -
مولوی برهان الدین مضمون	
بشن چند پنڈت	کشمیری والد گنگا پرشاد رند -
بدرالدین شائق	سرهندی و/استاد گنگا پرشاد رند (عیار ۳۳۸ / ۳۶۶)
میان بسمل	عیار ۱۳۹ / ۱۳۰
بیدار شاه محمدی	استاد شیخ مداری ضمیر (عیار نمبر ۲۱۸ / ۱۱۸)
قاضی بڈھن	عرف محمد اسماعیل والد علی خان
شاه بلول	عیار نمبر ۸۳ / ۵۱
خواجه باقی بالله	جد او درم حضرت نظام الدین شاه قادری
حکیم بوعلی خان کشمیری	والد مرزا غلام حسین صبر در دهلی وطن گزید -
بخشی سلطان	برادر متھرا داس عرف مکھن والد لاله سندر لعل غافل

پ

پیام شرف الدین خاں	والد نجم الدین علی خاں سلام (عیار ۱۴۰/۱۴۰)
پریم ناتھ آرام	عیار نمبر ۳۲ / ۲۳
رائے پیارے لعل	

ت

نواب تاج محل	برادر حقیقی ~~[illegible]~~ مکرم الدولہ سید اکبر علی خاں والد ماجد مرزا جہاندار شاہ
مرزا تقی الدین بہادر تقی	امیر زادہ مرشد آباد والد محمد زکی (عیار نمبر ۱۹۲ / ۱۸۷)

ث

حکیم ثناء اللہ خاں فراق	والد حکیم نصر اللہ خاں وصال (عیار نمبر ۲۲۶ / ۲۳۲)
نواب ثابت خاں بہادر	[illegible]
مرزا ثابت علی خاں	خلف سید مراد علی بخاری

ث

راجہ شکیت رائے بہادر	[illegible]

ج

مرزا جہاندار شاہ	دیکھیے عیار نمبر ۲۱۵ / ۲۱۵

میاں جعفر علی حسرت — والد شاہ علی ارمان (عیار ۲۲۷ / ۲۵۸)

مرزا جان جاناں مظہر — عیار ۸۲۲ / ۸۸۵

سید جعفر خاں راغب — نام صوبہ مرشد آباد والد میر محمد شریف

میر جواد علی ہادی ساکن شاہجہاں آباد :- والد میر تقی متقی ، تقی متقی کا اصلی نام محمد علی تھا - سبب ریاضت علی متقی نام ملا ولادت ۱۰۸۲ / ۱۶۷۱ وفات ۱۱۳۶ / ۱۷۲۲

جلد مسٹر مشن صاحب بہادر

جوزج صاحب بہادر جہاز والد جان طوماس

چ

راے چھتر سنگھ موزوں — عیار نمبر ۸۷۰ / ۸۲۵

راجہ چکل کشور — بادہ فروش والد کشور پریم فراقی ناظم صوبہ مرشد آباد

ح

حضور والا

نواب حسن رضا خاں — از اقربائے مرزا آغا خاں

مختار الملک نظام حسام الدولہ حسام الدین :- بن خاں بہادر جنگ برادر وجیہہ الدولہ وجیہہ الدین خاں بہادر جنگ

سراج الدین امیرالدولہ حیدر بیگ خاں بہادر :- عمو مرزا رجب خاں

میر حیدر علی حیران — (عیار ۲۸۸ / ۲۸۸)

ظہورالدین حاتم	(عیار نمبر ۲۲۹ / ۲۲۹)
مولوی حفیظ اللہ حفیظ	استاد مقبول شاہ بہسوا (عیار ۲۴۲ / ۲۶۰)
میر حسن	(عیار
حمیدالدین خاں	

غ

نواب خاں خاناں	والد نواب بہرام حبیبہ نواب ولادت لاہور ۹۶۲ھ/ ۱۵۵۶ء وفات دہلی ۱۰۳۶ھ/ ۱۶۲۷ء (نگار ص ۱۵۷)
مرزا خسرو شکوہ	دیکھیے مجموعۂ نغز ج ۸۱۵ / ۸۶۷
مرزا خورم بخت بہادر	خلف الصدق مرزا جہاندار شاہ
خیرالدین	استاد بیتاب
خوارزم خاں	حاکم کشمیر
خدا بندہ خاں افشاں	در سرکار نواب احمد خاں بنگش اختیار کلی داشت ایک ہزاری منصب عالمگیری عہد میں فائز تھا ۔ وفات ۱۱۰۷ھ/ ۱۶۹۵ء (مآثرالامرا ۸۰۰)
قاضی خیراتی	والد حاجی مضطرب
خوب چند ذکا	دیکھیے عیار ۳۲۲ / ۳۳۵
دولت بیگ خاں	والد عاشور بیگ خاں غالب
دولت رام کتھری	والد مرزا شریف بیگ شریف قوم کتھری

نواب دومدی خاں — خاں بہادر از افسرپایان رفیع الدین خاں قوم افغاں

لالہ دولت رام — عمو لالہ کانجی مل غریب

مہاراجہ دیا رام — پنڈت برادر ستیا رام عمدہ و راجہ رام پنڈت بہادر تخلص

مہاراج دہراج — مہاراجہ جے سنگھ کے پوتے کا لڑکا اور بشن سنگھ کا فرزند تھا ۔ اس کا نام بجے سنگھ تھا ۔ عالمگیری عہد میں دو ہزاری ذات دارد و ہزار سوار ے منصب پر تھا ۔ ۱۱۵۲ھ میں فوت ہوا (مآثرالامراء ص ۷۷)

خواجہ میر درد — عیار ۳۱۱ / ۳۰۸

راجہ دلیپ سنگھ

کرنیل دادو اختر ادنی

ذ

نواب ذوالفقار الدولہ بہادر :- مرزا نجف خاں بہادر صفدر جنگ کے بھائی ، ہندو پت بندیلہ میں مقیم تھا ۔ شاہ عالم بادشاہ نے الہ آباد میں کرناٹک پور کی فوجداری پر متعین کر دیا اور میر بخش کے عہدہ تمانیس ۱۱۹۶ھ / ۱۷۸۲ء کو شراب تغلہ نوشی کی کثرت کے باعث فوت ہوا (مآثرالامرا ص ۱۰۲)

حکیم ذکاء اللہ خاں — والد حاذق الملک رکن الدین خاں شاہ جہاں آبادی

ر

حافظ الملک نواب رحمت اللہ خاں :- والد نواب محبت خاں محبت متوفی ۱۱۸۸ھ مطابق ۱۷۷۴ء

قاضی رحمت اللہ خاں	والد آشنا جگن
شیخ رحمت اللہ مجرم	عیار ۲۵/۲۵۰
رفیع الدین سودا	عیار ۲۲۲ / ۲۹۰
مولوی رفیع الدین	والد میاں غلام مصطفی تحسین
حافظ رمضان	والد غلام ناصر ~~چراغ~~ جراح
مرزا رستم بیگ	
مرزا رستم علی بجنوری	والد محمد حنیف شوکت
مرزا رحیم بیگ	برادر عظیم بیگ عظیم
رحمان یار خاں	داروغہ سپاہ
لالہ راجا رام	والد ٹھاکر داس کامل
رحیم یار خاں	والد مرزا گسنگی گرفتار
رائے رام رتن سودی	

ز

نواب زکریا خاں	۱۱۵۰ھ تا ۱۱۵۸ھ مطابق ۱۷۳۴ء تا ۱۷۲۵ء لاہور کا حاکم رہا ۔ (نقوش)
زیب النسا بیگم	دختر بزرگ زیب عالمگیر بادشاہ معتقد صاحب دیوان بود
حضرت زندہ شہید	بزرگوار سید حیدر حسن تصور

س

سعدی شیرازی　　　عیار ۲۱۳ / ۲۱۲

مرزا سلیمان شکوه　　　شاه زاده عالم عالمیان (عیار ۲۱۲ / ۲۸۷)

نواب سیف الدوله سید رضی خان بهادر صلابت جنگ ، تلمیذ ماهی میر کاظم حسین بیقرار (عیار ۲۵۰ / ۲۲۵)

نواب سالار جنگ　　　والد زین العابدین سرسبز

نواب سبحان الدوله دلیل الدوله بهادر :- برادران عموزاد نواب مرزا فدا حسین فدا

س

سعدی شیرازی عیار ۲۱۳ / ۲۱۲

مرزا سلیمان شکوہ شاہ زادہ عالم عالمیان (عیار ۲۱۶ / ۲۸۷)

نواب سیف الدولہ سید رضی خاں بہادر صلابت جنگ ، تخلص ماموں میر کاظم حسین بیقرار (عیار ۳۵۰ / ۳۲۵)

نواب سالار جنگ والد زین العابدین سر سبز

نواب سبحان الدولہ دلیل الدولہ بہادر :- برادران عموزاد نواب مرزا خدا حسین خدا

نواب سعد اللہ خاں :- مغلیہ دور کا مشہور نواب ملا عبدالحکیم سیالکوٹی اور حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کا ہمدرس ملا کمال کشمیری کا شاگرد ۔

راجہ سورج مل جاٹ بہادر :- رہتوں کے سردار

سلیمان قلی خاں عیار ۲۱۸ / ۲۲۲ شاعر پر زور فارسی والد مظہر علی خاں

میر سوز :- عیار ۲۲۵ / ۲۹۲

سنکرن داس جوہری :- سبکرن ، سبکد کرن ، ۸ شعبان ۱۱۳۱ھ مطابق ۸ مارچ ۱۷۲۹ء کو سبکد کرن کے حکم سے ایک کفش دوز مسلمان ہلاک ہوا جس سے عام فساد بھڑک اٹھا اس فساد پارہ گیا

جلد دوم کلکتہ ۱۹۲۲ء صفحہ ۲۵۷ ، ۲۶۳

سعادت یار خاں رنگین :- برادر خداوردی خاں بیتاب عیار نمبر
ولادت ۱۱۷۰ھ / ۱۷۵۶ء بمقام سر ہند لکھنو ۱۲۰۲ھ / ۱۷۰۹ء
~~ولادت xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx~~

~~فوت~~ ہوا ۔

سفر بانده ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۷ء میں دیوان ریختہ ۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۷ء
جنگنامہ ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۱ء میں مرتب ہوا -

میر سید محمد :- والد میر حسن شاہ

مولوی سعداللہ خاں :- مخاطب آغا یار خاں

لالہ سیوک رام :- والد روشن لعل شوق

شاہ سعداللہ گلشن :- سورتی درویش مرتاض و کامل والد سعید عبدالولی عزلت
متوفی ۲۰ جمادی الاولی ۱۱۴۱ بمقام دہلی

شاہ سید محمد مرحوم والد میر سید علی غمگین

مولوی ساجد والد مولوی شمس الدین [illegible] تھے

حضرت سلیم چشتی از اولاد فرید الدین شکر گنج علیہ الرحمہ متوطن لدھیانہ
وفات روز پنجشنبہ بیست و نہم ماہ رمضان نہصد و هفتاد
هفتاد و نہ بوقوع آمد

سرکار جرنیل پھلیروں صاحب بہادر :-

سعادت اللہ معمار

لالہ سندر سنگھ والد ایشری سنگھ نشاط

ش

مرزا شگفتہ بہادر :- عیار ۲۷۰ / ۳۳۵

شوکت جنگ بہادر [illegible]

نواب شیر افگن :- خاں علی قلی بیگ نام — وفات ۱۰۱۶ھ / ۱۶۰۷ء
کو قتل کیا گیا - مآثرالامرا ص ۲۲۵

شمرو صاحب زیب النساء بیگم :- والدہ ماجدہ نواب ظفر یاب خاں بہادر

مہاراجہ شتاب رائے بہادر :- ناظم صوبہ عظیم آباد والد مہاراجہ کلیان سنگھ
عاشق -

شجاع علی تسکین :- اوستاد عیش

میر شمس الدین فقیر :- عیار ۲۷۱ / ۲۳۰

جناب پاک شمس الدین قدس سرہ :- از خانوادہ میر علی نگران

شاہ محمد غوث گوالیاری :- ہندوستان کے مشائخ کبار میں سے تھے -
۱۵ رمضان ۹۷۰ھ / میں ۸۰ سال کی عمر میں
وفات پائی - وفات قطعہ غلام سرور لاہوری

محمد غوث سید قطب عالم چو در اصل خدا گردید موصول
بتاریخ وصالش گفت سرور محمد متقی سلطان مقبول (۹۷۰)

میاں شاکر ناجی :- عیار ۹۰۲ / ۹۰۳

شرف الدین مضمون عیار ۸۲۱ / ۷۸۳

شاہ حسین واعظ :- بزرگوار میر احمد علی احمد

حکیم محمد شفیع :- والد میر رضا قلی آشفتہ

شیر محمد خاں ایمان :- عیار ۹۱ / ۵۷

شیخ شرف الدین [illegible]

ض

نواب ضابطہ خاں بہادر :- [illegible]

نواب ضیاءالدین حسین خاں :- والد مرزا فدا حسین خاں فدا

میر ضیاءالدین ضیاء عیار ۵۲۲ / ۵۲۱

ط

طالب علی خاں [illegible]

نواب روشن الدولہ بہادر المعروف طرہ باز خاں [illegible]

میر طالب حسین کلیم :- والد محمد حسین تخلی از قرابت داراں میر تقی میر عیار ۲۱۰ / ۲۰۲

ظ

نواب ظفر یاب خاں عیار ۵۰۰ / ۵۰۰

ظہور بیگ :- برادر مرزا دادو بیگ زار - عیار ۹۳۲ / ۹۳۳

ع

نواب علی محمد خاں روہیلہ :- افغان والد نواب محمد یار خاں امیر متوفی ۱۵ ستمبر ۱۸۲۷ء ، نکات ص ۲۲

نواب عبداللہ خاں :- ولد محمد علی خاں افغان والد نواب نصراللہ خاں

بہادر سلطان تخلص نظم و نسق ضلع رام پور باد بود۔

نواب عبدالاحد خاں بہادر بہرام جنگ :- والد اعظم الدولہ امیر محمد خاں سرور

نواب مجدولہ :- ولد عبداللہ خاں بہادر

نواب علی مردان خاں :- اکیسویں جلوس شاہجہاں انتقال ہوا (مآثرالامرا)

نواب علی قلی خاں :- والد کنا بیگم منتظر

(۱۹ نومبر ۱۸۰۶ء)

شاہ عالم بادشاہ :- ۸۲ سال کی عمر میں ۲ رمضان ۱۲۲۱ کو فوت ہوا ۔ ۴۸ سال

حکومت کی ۔ فردوس منزل لقب امام بخش صہبائی نے

تاریخ کہی ۔ حضرت فردوس منزل شاہ عالم بادشاہ

رفت ازیں دار فنا کرد در جنت قیام

سال تاریخ وفات آں شہ عالی گہر

دل ز روئے نالہ گفتا شہر صیام (۱۲۲۱ھ) (واقعات دارالحکومت دہلی)

(~~واقعات دارا شکوہ~~)

عالم خاں مغفور والد حمایت اللہ خاں ~~مغرور~~ سرور عالم خاں مغفور

مرزا عیدو بہادر :- از زمرہ سلاطنیاں والا شان خاندان عالیہ حضرت شاہ

ہندو است ۔

مرزا علی خاں بہادر :- لکھنوی تکمنز کے سرورت گردی تے

حضرت غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی :- فرقہ قادریہ کے بانی مشہور مجدد وقت

۵۷۱ میں پیدا ہوئے ۔ ۷۱ سال عمر پائی ۔ ۶۶۲ھ میں

فوت ہوئے ۔کسی نے کیا عمدہ تاریخ کہی ہے

سنیش کامل و عاشق ~~تولہ~~ تولد

وصالش دان ز معشوق الہی (بیاض)

حضرت علی المرتضیٰ :- علی ابن طالب عم زاد بھائی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و خلیفہ چہارم از خلفائے راشدین -
۶۲ سال کی عمر میں وفات پائی -

مولوی عبدالرسول :- استاد مولوی امجد

عبدالباقی خاں :- بن نواب حمیدالدین خاں والد مرزا مغل جرات

عبدالقادر بیدل :- عیار ۱۱۲ / ۱۱۲

میر عبدالحئی تاباں :- عیار ۱۷۳ / ۱۷۳

مولوی عبدالرحمان جامی :- ایران کا مشہور صوفی مورخہ ، صرفی اور فارسی کا زبر دست شاعر ولادت ۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء وفات ۸۹۸ھ / ۱۴۹۲ء (نگار ص ۱۳۰)

xxxxxxxxxxx
عبدالقادر :- [illegible]

عبدالرحمان خاں قندھاری :-

شاہ عبدالعزیز :- از بزرگواران قدرت اللہ شاہ قدرت شاہ عبدالعزیز دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۲ء گنج تواریخ ص ۲۷ ، ولادت ۱۷۴۶ء
وفات ۱۸۲۲ء (نیگار ۱۵۷)

خواجہ عسکری شاگرد مرزا افضل علی مغل

عسکری خاں :- والد منہو خاں

مولوی عبدالوہاب استاد مولوی جلال الدین عاشق

سید عاشور علی از اولاد محمد طیب و حضرت شیخ سلیم چشتی قدس سرہ
والد شیخ محمد علی ویز

شیخ عوض خاں :- والد سید غالب علی خاں و سید فتح علی حسینی

علی بخش لکھنوی :- والد طالب علی خاں عیش

مرزا عبداللہ :- والد مرزا غالب متوفی ۱۲۱۷ھ / ۱۸۰۲ء

میر عزت اللہ عشق :- ولد حکیم قدرت اللہ قاسم معیار ۵۷۲ / ۵۲۵

مرزا علی خاں انسان :- والد مرزا احمد علی خاں موزوں المخاطب بشرکت جنگ

شیخ عبداللہ اکبر آبادی :- والد شیخ امیراللہ سرور

حضرت شیخ عبدالحق :- بزرگوار شیخ عبدالقادر فتح آبادی نالاں تخلص ، مشہور عالم دین ، ولادت ۹۰۸ھ / ۱۵۵۱ء وفات ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء ، نگار ص ۱۵۷

مرزا علی خاں بہادر لکھنوی

غ

وزیرالممالک نواب غازی الدین خاں بہادر :- والد غلام جیلانی عیاش

مرزا غلام حسین :- والد مرزا عبداللہ

مرزا غنی بیگ مقبول :- والد مرزا گرامی

شاہ غلام علی :- از مشائخان کبار نقشبندیہ دہلوی ولادت ۱۱۵۸ھ بمقام وٹالہ پنجاب وفات ۲۲ صفر یوم شنبہ ۱۲۳۰ھ (حالات مشائخ ص ۲۱۲)

مولوی غلام محمد میرٹھی :- قوم بنی اسرائیل

غلام محی الدین مبتلا :- والد کا نام قدرت اللہ فارسی کے مشہور شاعر تھے ان کا ایک تذکرہ شعرائے اردو بنام گلشن سخن مشہور ہے

والد شیخ شرف الدین مسرور (عیار ۲۲۷ / ۸۲۲)

مولوی غلام کبریا خلیل مرشد آبادی علاقہ بنگال سے متعلق ہے

حکیم غلام علی :- استاد اعظم خاں اعظم والد حکیم محمد حسن خاں شائق

میر غلام حسین :- والد غلام محی الدین اظہر

میر غلام علی بلگرامی :- استاد میر امین (ولادت بلگرام ۱۱۲۶ھ / ۱۷۰۲ء) وفات
اورنگ آباد ۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۶ء (نگار ۱۰۸)

غلام ہمدانی مصحفی عیار ۸۱۲ / ۷۷۸

غلام قادر خاں روہیلہ :- مرہٹہ دور کا ایک مشہور روہیلہ سردار [illegible] علاقہ روہیلکھنڈ سے متعلق ہے

مولوی غلام احمد :- جد جمال علی قوم بنی اسرائیل ساکن میرٹھ

میر غلام حسین ضاحک :- ولادت ۱۱۲۸ھ / ۱۷۱۲ء وفات ۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۸ء
~~ابن عزیز احمد~~

غلام محی الدین خاں دہلوی :- والد غلام مصطفی خاں دل

غلام محی الدین عشق :- غلام محی الدین مبتلا میرٹھی میں پہلے عشق تخلص کرتے تھے
ایک تذکرہ شعرا بکلام طبقات سخن کے نام سے مرتب کیا
جس کا ایک نسخہ جرمن میں ہے ان کے والد کا نام شاہ
نعمت اللہ خاں فارسی کے صاحب دیوان شاعر تھے
تخلص کرتے تھے ۔ تذکرہ ۱۲۲۲ھ میں تصنیف ہوا اس کے
علاوہ ایک مثنوی لیلی مجنوں بھی ان کی تصنیف ہے
تذکرہ ص ۲۳۰

غلام علی عشرت بریلوی :- ڈاکٹر پروین پی۔ ایچ سے متعلق ہے

غلام محی‌الدین اویسی از اولاد امجاد حضرت غوث الثقلین دستگیر [illegible] بزرگ [illegible]

ف

مولوی فخرالدین دہلوی :- مولانا فخرالدین ولادت ١٠٢٦ھ / ١٧١٣ء وفات ١٠٩٩ھ / ١٧٨٢ء بعمر ٢٥ سال دہلی آئے (تذکرہ الفقراء ص ١٢)

میر فرزند علی موزوں :- استاد غلام محی‌الدین اظہر و برادر میر باقر علی باقر

فتح علی خاں :- والد مرزا احمد علی خاں

محمد فاخر :- متوفی ١٢٠٣ھ / مطابق ١٧٨٨ء گلشن ہند ، ص ٥٩

مرزا فیض موحوم :- والد مرزا محمد شریف

فوجدار خاں :- والد میر صادق علی خاں بہ فیلبانی سواری خاص شہزادہ سلیمان شکوہ ، بہادر شرف افتخار دارد -

سید فتح علی حسینی :- ولد سید عوض خاں

نواب فیض اللہ خاں :- برادر نواب نصبت خاں محلی والد مرزا فتح علی

مرزا فتح علی :- والد مرزا فخرالدین خاں مرزا

شیخ فریدالدین شکر گنج رح :- مشہور ولی‌اللہ متوفی ٦٦٢ھ صوفیا کے تذکروں میں حالات تفصیل سے ہیں اور مستقل کتابیں بھی آپ ہی نے لکھی گئی ہیں - محتاج تعارف نہیں -

شاہ فیض علی :- والد نورالاسلام منتظر

سید فتح علی خاں حسن :- مشائخ مشہور آفاق

فری صاحب فرنگی :-

میر فرزند علی موزوں :- استاد بدرالدین مفتون عیار ۸۲۳/۸۲۲

ق

نواب قلندر علی خاں بہادر والد خلق

نواب قاسم علی خاں بہادر :- ناظم صوبہ بنگال نواب میر قاسم داماد میر جعفر

۱۱۷۵ ھ / ۱۷۶۱ء تا ۱۱۷۸ ھ / ۱۷۶۴ء (قطعات)

وزیر الممالک اعتمادالدولہ قمرالدین خاں بہادر :- میر محمد فاضل نام اعتمادالدولہ محمد امین خاں کا لڑکا ، عالمگیر نے بعد میں پر فائز تھا فخرالدین کا خطاب

~~فخرالدین نست~~ قمرالدین مست :- عیار ۸۰۲/۸۵۲

قزلباش خاں امید :- عیار ۸۵ / ۵۲

سید قلندر علی خاں : والد احمد علی خاں و برادر نواب مکرم الدولہ سید اکبر علی خاں و والد مظفر علی خاں مظفر -

قلندر بخش جرات :- عیار ۲۳۳ / ۲۳۵

میر قیوم علی قائم :- استاد نواب محمد یار خاں (عیار ۲۸۳ / ۲۸۰)

حکیم قدرت اللہ قاسم :- عیار ۲۸۰ / ۲۸۲

قاضی مبارک :- الشیخ العالم الفقہ قاضی مبارک ابن شہاب الدین بن العلاء عمری

قلندر علی خاں :- والد مرزا کاظم حسین بیقرار

~~نواب علی نگار علی~~

ک

نواب کامگار خاں :- کمشنر مراد بیٹے دو تے ہے

لالہ کیشو رائے :- از اقربایان خیالی رام عیاش

کنور پریم کشور فراقی :- خلف راجہ چگل کشور (عیار ۲۳۰ ہے / ۲۳۲)

حکیم کبیر علی خاں سنبھلی :- والد شیخ جعفر علی مروت (عیار ۴۰۶ / ۴۰۷)

مولوی محمد کاظم :- استاد اعظم خاں اعظم

سید شاہ کمال :- والد میر صلاح الدین عرف میاں مکھن پاکباز

کمال الدین حسین :- برادر بزرگ جمال الدین حسین

لالہ کانجی مل :- والد لالہ گوبند لعل خوشدل (عیار ۵۱۱ / ۵۰۹ یا ۷۱۹ / ۷۲۲)

لالہ کامتا مل قوم کالیتھ ساکن مراد آباد از اقربایان ~~جلالس~~ پلاس را ے رنگین

مولوی کلو :- والد حمیدالدین رضا چاند پوری

گ

راجہ گلاب رائے :- دیوان سرکار فیض آباد نواب نجیب الدولہ بہادر

راجہ گوپال خاں بہادر :-

لالہ گوپی ناتھ پنڈت :- والد بھولا ناتھ عاشق

لالہ گوپال رائے :- والد گنگا رام تسکین

ل

حافظ لطف اللہ خاں :- خوشنویس اکبر آبادی والد بقاءاللہ خاں

لطف علی خاں یکسونگ :- گردزوی کے تذکرہ میں

پنڈت لچھمی نوائن عیار ۲۵۸ / ۲۸۲

م

امام موسیٰ کاظم :- اسم موسیٰ لقب کاظم کنیت ابو ابراہیم ، خلافت سی و پنج سال عمر پنجاہ و چار سال وفات زہر داد سندی روز سہ شنبہ و پنجم رجب ۱۸۳ در زندان بغداد ، حضرت موسیٰ بن کاظم بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضیٰ- امام ہفتم

نواب محبوب علی خاں :- معروف فرزند کمتوب مشفقی

نواب مجدالدولہ :- بہرام جنگ کمتوب مشفقی

نواب منور خاں :- والد خان عالم جان برادر نواب سید روشن الدولہ طرہ باز خاں -

مرزا افضل سبقت :- برادر مرزا علی شوکت

نواب اعظم الدولہ میر محمد خاں سرور :- محمد محمود شادمان ، عیار ۲۰۵ / ۳۹۲

نواب محمد علی خاں :- ناظم صوبہ ارکاٹ ، والد عمدہ الملک

حاجی منیر بنگش :- برادر میر منور علی منور

حکیم ماشاءاللہ خاں :- واللہ انشا اللہ خاں انشا تخلص مصدر دیکھیے معیار ۸۱۳/ ۷۷۷

مظفر خاں :- داروغہ نواب عالی جاہ

مرزا طاہر بیگ :- برادر احمد بیگ (معیار ۲۸۵ / ۲۵۰)

خان معجز :- استاد مولوی امجد صحیح نام محمد نظام خاں (سفینہ خوشگو ص ۲۲۸ تخلص معجز ، پشاور کے رہنے والے تھے عبداللطیف خاں تنہا کے شاگرد تھے ۔دہلی میں ۱۱۴۲ ھ مطابق ۱۷۲۹ء میں وہ شاہان فارسی گو شاعر تھے - سفینہ ہندی ص ۱۹۹ -

سید مرتضی خاں بہادر :- ایلچی ایران برادر معتمد خاں مرحوم والد میر میران بھید

میر محمدی پیر علی شاہ پیر :- معیار ۲۳۹ / ۲۳۷

مہدی علی خاں بریلی کے رہنے والے تھے مرزا محمد علی ناموں کے والد بزرگوار تھے

مراد خاں شوق :- والد تحسین

شاہ مبارک آبرو :- دیکھیے معیار ص

شیخ محب اللہ محب :- دیکھیے معیار ص

حکیم محمد شریف خاں والد حکیم محمد اشرف خاں

معین الملک میر منو :- ۱۱۶۱ ھ / ۱۷۴۸ء سے ۱۱۶۷ ھ / ۱۷۵۳ء تک لاہور کا حاکم رہا ، نقوش ص ۱۳۶

سید محمد کرمانی :- از مجاوران حضرت نظام الدین اولیاء

حکیم مرزا احمد بخش :- برادر مرزا جعفر

محمد مرزا خاں نور بیگی :- والد مرزا جیون شاگرد شاہ نصیر

حافظ محمد یار خاں بہادر :- پسر حافظ رحمت خاں مرحوم

رائے منشی :- کالیتھ والد راے دیوان سنگھ سخنور

میر شرف :- از امراے لکھنو جد (دادا) مرزا اشرف علی شرافت

محمد علی حشمت :- عیار ۲۲۹ / ۲۵۲

مصر سہاے زندہ :-

مرتضی قلی خاں :- اُستاد شاہ محمدی بیداد (عیار ۲۳۸ / ۲۶۱)

لالہ مادہو رام منشی :- جد (دادا) منشی چھتر سنگھ

نواب سید الدولہ میر معصوم خاں بہادر جنگ :- والد حسن بہادر محسن تخلص

مفتی معین الدین خاں :-

حکیم مرزا احمد خاں :-

محمود بیگ :- برادر مرزا رجب بیگ

میر مستحسن خلیق عیار ۳۰۱ / ۲۹۵

مولچند والد چکبست راے نحیف کتھری ساکن بریلی

میر محمد تقی خیال :- دہلوی جد (دادا) میر محمد علی دہم

حکیم محمد حسین سخنور :- عیار م—

قاضی مبارک :- استاد مولوی جلال الدین عاشق

مولوی محمد عظیم :- استاد مرزا غالب

مادھو راو سندیہ بہادر :-

مول چند منشی :- والد نندوی شمن لال (۸۲۹ / ۸۲۰)

میر محمد حسن علی :- از بزرگواران میر کا محب حسین حکیم

شاہ میر علی :- والد میر نظام الدین ممنو

ن

عمدہ الملک نواب ناگر مل :- راجہ ناگر مل [illegible]

شیخ نصیرالدین فرحت :- استاد زور آور سنگھ عاجز

نواب نظام الملک :- سید زادہ دکن سے متعلق ہے

نواب ناظم الدولہ :- [illegible]

لالہ نوندہ رائے :- والد کاشی ناتھ

مشیر الملک نظام علی خاں :- [illegible] سے متعلق ہے

میاں نعمت اللہ :- استاد مرزا صادق علی خاں

نظام خاں معجز :- [illegible]

نصیرالدین نصیر میر وجیہہ الدین

نواب ناصر خاں بہادر :- ~~میر نوازش حسین خاں نوا~~ [illegible]

نزہت خاں :- والد مرزا حسن بخش واقف

امیرالامرا نجیب الدولہ :- دو مرتبہ میر بخشی کے منصب پر فائز ہوئے - پہلی بار ۳ اپریل ۱۷۵۷ء سے ستمبر ۱۷۵۷ء تک اور دوسری بار اپریل ۱۷۶۱ء سے ۳۰ اکتوبر ۱۷۷۰ء یعنی تاریخ وفات تک اس دس سالہ مدت میں موصوف امیرالامرا کے علاوہ نائب السلطنت بھی رہے (نکات ص ۱۸۸)

شاہ نصیر :- عیار ۹۳۱ / ۸۹۶

نظام الدین خاں :- استاد غلام محی الدین اظہر

مرزا خاں نوازش حسین :- استاد شیخ میر فراز علی اشفاق

نواب نظام علی خاں بہادر :- [illegible]

سید نظام الدین احمد قادری :- مربی مولوی عبدالمجید بہجت ناظم صوبہ شاہ جہان آباد (عیار ۹۳۱ / ۹۲۱)

نورالاسلام :- عیار ۸۵۳ / ۸۰۳

نظام الدین مجنوں :- برادر میر باقر علی جعفری خلف میر فخرالدین سنت عیار ۸۲۲ / ۸۰۳

نتھن شاہ سکندر آبادی :- پیر و مرشد ، علی شاہ برادر زادہ قاسم علی خاں ناظم صوبہ بہار

نواب سردار جنگ :- خلف نواب سالار جنگ

نورنگ خاں نورنگ :- [illegible]

حضرت نظام الدین اولیاء :- امیر خسرو دہلوی کے پیر و مرشد مشہور ولی اللہ دہلوی

۲۱ ربیع الاول ۲ ۷۲ھ کو خرقہ خلافت حاصل کی -

وفات ۱۷ ربیع الاخر ۷۲۵ھ ، مزار دہلی میں ہے

(   )

قاضی نجم الدین خاں :- والد قاضی عبدالدین خاں کاکوروی مِن مضافات صوبہ اودھ

میر نصیرالدین رنج :- والد میر ناصر پرست صاحب تذکرہ بہارستان ناز

و

وزیر الملک   وزیر الملک کرمت الدولہ تھے

نواب وزیرالممالک :- ساکن فیض آباد از اقربا ے مرزا تقی ترقی

محمد وحید خاں :- ابن محمد سعید خاں ابن قاسم علی خاں والد شیخ

عوض علی تنہا

ولی :- عبدالشکور ہے

شاہ ولایت امروہی :- والد میر سعادت علی خاں سعادت

محمد ولی نظر :- استاد شیخ مولوی ضمیر

نواب وجیہہ الدین خاں قزوین :- ماموں مرزا باقی مسیح

واجد علی خاں :- برادر میر حسن علی خاں محو

ولی محمد خاں نظیر اکبر آبادی :- عیار ۹۳۰ / ۹۰۲

ہ

ہر بھجن سہائے :- جد (دادا) مصر سہائے زندہ ساکن سکندر آباد

ی

ہدایت اللہ خاں ہدایت :- عیار ۹۷۷ / ۹۷۰ استاد غفور افسوس

مرزا یوسف بیگ خاں :- از اولاد و سید جلال بخاری

محمد یعقوب عرف کلو :- عمو عطاءاللہ خاں فرقت

نواب یادگار قلی خاں :- والد نواب شمس الدولہ بہادر قسمت

نوٹ جن اشخاص کے نام کے ساتھ تعارف یا حوالہ درج نہیں کیا گیا ان کا تعارف کسی معتبر ماخذ سے دستیاب نہیں ہوا
ہے

ج

اماکن

امـاكن

اویس بن عامر قرنی اویس قرنی کے نام سے مشہور تھے - وطن یمن قبیلہ مراد رسول اللّٰہ کے زمانے میں موجود تھے لیکن شرف باریابی حاصل نہ ہوا - حضور سے غائبانہ عشق رکھتے تھے - حضرت عمر رض کے زمانے میں یمن سے فوج آئی تو حضرت عمر نے اویس قرنی سے ملاقات کی - صوفیا کا ایک طبقہ آپ سے متعلق ہے - فیروز ص ۲۱۲ -

ازبکستان :- روسی وسط ایشیا کے مرکز میں واقع ہے اور افغانستان کی شمالی سرحد سے ملا ہوا ہے - جمہوریہ ازبکستان دسمبر ۱۹۲۲ء میں قائم ہوئی اور مئی ۱۹۲۵ء میں اس کاالحاق یونین سے ہوا - اس کا بڑا حصہ صحراؤں اور ریگستانوں پر مشتمل ہے - رقبہ ایک لاکھ ۵۷ ہزار ۳۳۲ میل - (فیروز ۱۰۲)

اصفہان :- ایران کا مشہور شہر جو وسط ایران میں واقع ہے - صفوی بادشاہوں کے عہد حکومت میں یہ دارالحکومت تھا - ۱۷۵۲ء میں آغا محمد خاں قاچار نے اصفہان کے بجائے تہران کو دارالحکومت بنایا جس سے اس کی رونق میں کمی آئی یہاں کی شان شہر اور چالیس ستونوں والا ہال قابل دید عمارات ہیں -

اسلام آباد :-

اکبر آباد :- آگرہ کا نام ہے کیونکہ اکبر اعظم کے عہد حکومت میں ۱۷۶۵ اس شہر کو بہت رونق ہوئی اس لئے اس کو اکبر آباد کہتے ہیں - دریائے جمنا کے مغربی کنارے

پر آباد ہے -

<u>الہ آباد</u> :- ہندوستان کا قدیم اور مشہور شہر جو گنگا اور جمنا کے اتصال پر اور کلکتہ سے ۵۷۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے - ہندو اور مسلمان دونوں اقوام کے لئے متبرک مقام ہے - جامع مسجد ، اشوک کی لاٹھ ، زمین و زر مندر قلعہ مشہور عمارات میں اس کا پرانا نام پراگ تھا - جواہر لعل نہرو اسی شہر کے رہنے والے تھے - (فیروز ص ۱۰۳)

<u>احمد آباد</u> :- گجرات کے بادشاہ احمد شاہ اوّل نے اس شہر کو آباد کیا اور انہلواڑہ کی بجائے اپنا صدر مقام بنایا - صوبہ بمبئی میں شامل ہے - کپڑے کے کارخانوں کے لئے مشہور ہے - مسٹر گاندھی کی جنم بھومی شہر احمد آباد میں ہے (فیروز ص ۸۲)

<u>اورنگ آباد</u> :- بیجا پور کے شمال میں ۱۳۰ کوس لمبا اور ۷۰ کوس بحساب اوسط چوڑا ہے - مغربی گھاٹ اس علاقہ میں ہے - اورنگ آباد کا شہر والئی حیدر آباد کے علاقہ میں ہے - یہ نام اوسکا اورنگ آباد کے وقت سے ہوا - ~~دولت آباد ، ایلوری~~ کا ~~گڑھ ، سلگر گڈھ مضبوط قلعے ہیں~~ -

<u>اودھ</u> :- ہندوستان کا ایک علاقہ جسے انگریزوں نے ۱۸۵۲ ء میں اپنی عملداری میں لیا - ۱۸۷۷ء میں اسے صوبہ آگرہ کے ساتھ شامل کر دیا - (فیروز ص ـــ)

<u>آگرہ</u> :- جمہوریہ بھارت میں اتر پردیش سابق صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ کا مشہور تاریخی شہر دریائے جمنا کے کنارے دہلی کے جنوب مشرق کی طرف سو میل کے فاصلے پر واقع ہے - xxxx ۱۵۲۷ء میں بابر نے دارالخلافہ بنایا - اکبر نے سلیم شاہ کے سرخ قلعے کی مرمت کی - ۳۵ - ۱۲۲۲ء کے دوران مقبرہ تاج محل

تعمیر ہوا - ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے مرہٹوں سے فتح کر کے انگریزی حکومت میں شامل کر لیا آج کل بھارت حکومت کے قبضہ میں ہے -

امروہہ :- ضلع مراد آباد

اعظم پور :- اب تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد میں ہے - مراد آباد سے ۲۳ میل شمال مغرب میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے یہ ایک پرگنہ تھا جس کا بیشتر حصہ اب تحصیل و ضلع بجنور میں شامل ہے - (مخزن نکات ص ۱۹۱)

اٹاوہ :- دریائے جمنا کے کنارے آباد ہے - جغرافیہ ہند ص ۱ شہر اٹاوہ آگرہ سے تخمیناً ۳۵ کوس کے فاصلہ پر ہے - اٹاوہ سے مغرب میں پانچ کوس کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر جسونت نگر ہے -

اولدہمن :- سولہ پرگنہ سراوہ واقع ضلع دواب دریائے گنگ و جمن (عیار)

اجھاڑہ :- بدر مرسلہ از حضرت دہلی در آمد درست نز، ص ۳۸۶

قصبہ اتھراد :-

ارکاٹ :- شمال میں مدراس کے غرب چندر کا شہر بڑا ہے - ہر وقت شروع عملداری صاحبان انگریز کے کئی لڑائیاں ہوئی تھیں - ارکاٹ کا شہر کرناٹک کے نواب کا قدیم دارالریاست ہے - مدراس سے ۲۵ کوس ہے - (جغرافیہ ہند ص ۱۰۲)

قصبہ آنولیہ :- آگرہ سے ساٹھ کوس کے فاصلہ پر گنجان آباد قصبہ ہے - ضلع بریلی کا مشہور قصبہ ہے -

ادیام :- واقع ضلع پورب (عیار)

ب

بخارا :- عہد قدیم میں وسطی ایشیا کی ایک مسلمان ریاست جو افغانستان کے شمال میں واقع تھی - اب روس کے تحت ازبکستان اور ترکمانستان کا ایک حصہ ہے - باشندے ترک اور ایرانی نسل سے ہیں - (فیروز ص ۲۷۸)

بدخشاں :- ایک اسلامی علاقہ افغانستان کے شمال و مشرق میں واقع ہے - اس کا کچھ حصہ تاژکستان میں ہے اور روس کے قبضہ میں ہے اور کچھ حصہ افغانستان میں شامل ہے - خوبصورت پہاڑی ملک ہے - یہاں معدنیات کی قیمتی دولت ہے - مغرب سے مشرق تک دو سو میل لمبا ہے - باشندے آریہ نسل سے ہیں - زبان فارسی ہے (فیروز (۲۸۰) -

بلخ :- زمانہ قدیم میں اس کا نام بکیتریا Bactria تھا یہ افغانی ترکستان کا ایک حصہ ہے جو دریائے Oxus اور کوہ ہند و کش کے درمیان واقع ہے - غالباً ۲۵۰ میل اور چوڑائی ۱۲۰ میل صدر مقام بلخ جو اب پرانے وقار سے محروم ہے - عرب اس کو ام البلاد کہتے تھے - زرتشت مذہب کا بانی یہاں پیدا ہوا - عہد عباسیہ کا ماہر نجومی ابو معشر ۸۸۹ اور ابراہیم بن آدم ۷۷۷ ، یہیں کا تھا بلخ اسلامی علوم کا گہوارہ تھا -

بریلی :- بھارت کے صوبہ یوپی کا ایک [illegible] مشہور شہر ہے - یہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں دریائے رام گنگا کے کنارے واقع ہے - مولوی احمد رضا کا مسکن جو [illegible] اسلامی عقاید میں ایک خاص مکتب فکر کے رہنما تھے اکثر حنفی علما اس فرقہ کے پیروکار ہیں (فیروز ص ۳۰۵)

بنارس :- ہندوؤں کا ایک مقدس شہر جو دریائے گنگا پر واقع ہے - بذریعہ

۲۲۰
ریل یہ کلکتہ سے ~~۴۲~~ میل شمال مغرب میں ہے - یہاں کم و بیش ۱۴۰۰ ہندو معبد
اور پرستش گاہیں ہیں - بنارس یونیورسٹی مشہور ہے - جس کی بنیاد مدن موہن
مالویہ نے رکھی تھی - (فیروز ص ۲۲۳) - اشستر میں اس شہر کا نام بارالس
اور ہندو اسے کاشی کہتے ہیں - شیشور ناتھ کا مندر بہت مشہور ہے -

بھسوٹ پور :- دارالریاست آگرہ سے مغرب کی جانب ۳۵ میل کے فاصلہ پر ہے -
۱۸۲۶ ء میں انگریزوں نے اسے فتح کیا - (جغرافیہ ص ۱۲)

بالگرام :- صوبہ اودھ کے ضلع ہردوئی کی تحصیل بلگرام کا سب سے بڑا قصبہ ہردوئی
سے شمال مغرب ۱۰ میل جانب جنوب واقع ہے - کہتے ہیں کہ ایک مسلمان ولی نے جس کے
زار کی عمارت نواح میں مسلمانوں کی سب سے پرانی عمارت ہے دینی کرامت سے ایک
دیو بیل نامی کو ہلاک کیا تھا اور اس واقع کی یادگار میں یہ جگہ بیلگرام یا بلگرام
کہلانے لگی - مسلمان شاعروں اور مورخوں کی جگہ ہے - سہارن پور سے ۲۵۹ میل
ہے -

برہان پور :- گریٹ انڈین پننسولر ریلوے پر ممالک متوسط کا ایک قصبہ - سٹیشن
سے تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - ۱۴۰۰ میں ناصر خاں نے جو خاندیش کے خاندان
نارک کا پہلا خود مختار بادشاہ تھا اس کی بنیاد ڈالی - اس شہر نے بہت سے انقلاب
دیکھے - بمبئی سے ۳۱۰ میل اور دہلی سے ۶۲۷ میل دور ہے - جنوری سے اپریل تک
اور اگست سے اکتوبر تک مسلمان اولیاؤں کے مزاروں پر میلے رہتے ہیں -

بداؤں :- بداؤں دریا ے سوت پر گوشہ جنوب مغرب میں ۱۲ کوس بریلی سے ہے -
(جغرافیہ ہند اول ص ۲۲) -

بنگالہ :- غیر منقسم بر صغیر ہندو پاکستان کے وقت بھارت کا ایک صوبہ تھا - تقسیم ملک کے بعد دو حصوں میں بٹ گیا ہے - مشرقی بنگال اور مغربی بنگال اول الذکر کا صدر مقام ڈھاکہ ہے - پٹ سن ، کپڑا ، کاغذ کے کارخانے پائے جاتے ہیں - (فیروز ص ۲۲۸) -

بھوپال :- وسطی ہندوستان کی ایک ترقی یافتہ ریاست تھی جس کا فرماں روا ایک مسلمان نواب تھا - ریاست کی آبادی ساڑھے سات لاکھ تھی - جس میں صرف بھوپال شہر کی آبادی ۷۵ ہزار ہے اس کا الحاق بھارت سے ہو چکا ہے - (فیروز ۳۲۵)

بجنور :- قریب ڈھائی کوس کے مشرق کی طرف گنگا سے اور مراد آباد سے بفاصلہ ۳۱ کوس گوشۂ شمال مغرب میں واقع ہے - جغرافیۂ ہند حصہ اول ص ۱۳

بڑودہ :- ریاست بڑودہ کی راج دھانی ہے - یہاں کے مہاراجہ صاحب کو گائکوار کہتے ہیں - ہندوؤں کے مندر بکثرت ہیں - بمبئی سے بڑودہ ۲۲۸ میل اور دہلی سے ۷۰۲ میل ہے (رہنما ص ۱۲)

بہادر گڑھ :- دہلی کے نزدیک ایک قصبہ ہے جہاں رنگ فروخت کا کاروبار ہے

بلند شہر :- علی گڑھ سے شمال کی جانب ہے (جغرافیہ ہند ص ۱)

بدھانہ :- بٹیانہ قسمت دہلی میں شامل تھا اس میں بڑے قصبے سرسہ اور فتح آباد ہیں اور سرسہ ہی (جغرافیہ ہند ص ۳۲) -

قصبہ بیانہ :- آگرہ سے ۵۰ میل جنوب مغرب کی طرف ریاست بھرت پور میں ایک قدیم اور بڑا قصبہ ہے - اس میں علاوہ بے شمار ہندوؤں اور پتھروں کے بنے ہوئے گھروں کے ایک عجیب و غریب قلعہ میں ہے جس کو بیسم لدے سہوت کہتے ہیں - اس کو ۱۰۰۲ میں

محمود غزنوی کے بھتیجے سپہ سالار مسعود غازی نے بہرائچ راجہ بجے پال سے جنگ کرکے فتح کر لیا تھا سلطان اس کو متبرک جگہ مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اصحابہ کرام میں سے چند لوگ یہاں شہید ہوئے ۔ ( )

بتو چاہ :۔ از قصبہ فرخ آباد (عیار)

ت

توران :۔ وسط ایشیا کے اس علاقے کو توران کہتے ہیں جس میں ترک ، تاتاری اور ترکمان وغیرہ کے لوگ آباد ہیں ۔ یہ علاقہ ایک طرف منگولیا تک پھیلا ہوا ہے ۔ اور دوسری طرف روسی قفقاز تک کے علاقے کو اپنی مغربی سمت کے پھیلاؤ میں لئے ہوئے ہے یہ وہی علاقہ ہے جس پر شاہ نامہ فردوسی کا تورانی فرمانروا افراسیاب حکمران تھا اور جس کی خاطر ایران کے مشہور پہلوان رستم کی داستانیں مشہور ہیں ۔ (فیروز ص ۲۸۲) ۔

تھانیسر :۔ صوبہ دہلی میں مشہور مقام ہے

(قصبہ تہانہ) :۔ ضلع صوبہ سہارن پور (عیار) ۔

تانوتہ :۔ گنگوہ سہارن پور (عیار) ۔

تکیہ شاہ تسلیم دہلی :۔ دہلی کے ایک محلہ کا نام ہے

ج

ج

جلال آباد :- گنگا اور اودھ کے درمیان واقع ہے ۔ شاہ جہان پور اور بریلی سے گوشہ جنوب مشرق میں ہے ۔ (جغرافیہ ہند ص ۳۲) ۔

جون پور :- جون پور کا شہر سلطان فیروز شاہ تغلق نے اپنے عہد حکومت میں تعمیر کروایا جو خاقان نے بعد میں السلطان المجاہد ابوالفتح محمد شاہ کا لقب اختیار کر کے سر بر آورے سلطنت ہوا ۔ فیروز شاہ کا چچا زاد بھائی تھا اس کے انتقال کے بعد فیروز شاہ کو سلطنت نصیب ہوئی چنانچہ شہر جونپور کا نام اس جونا ~~خاں~~ خاں کے نام پر رکھا گیا ۔ جونپور اندرون بنارس ڈویژن بھارت کا ایک بڑا شہر اور ضلع کا صدر مقام ہے (فیروز ۵۷۶)

جوالا پور :- ہندوؤں کی تیرتھ گاہ ہے [illegible] ضلع متھرا صوبہ یو-پی، موجودہ [illegible]

جے پور :- راجپوتانہ واقع ہندوستان میں ایک ریاست جس کا رقبہ ۱۵۶۰۰ مربع میل ہے صدر مقام جے پور ہے ۔ یہ ریاست بھارت میں مدغم ہے ۔ (فیروز ۵۸۲) بمبئی ۷۹۹ میل ہے اور دہلی سے ۱۹۱ میل (رہنما ص ۹۷)

جودھ پور :- راجپوتانہ واقع ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست جس پر انگریزوں نے ۱۸۱۸ء میں تسلط حاصل کیا اس کا رقبہ ۲۵ ہزار مربع میل ہے ۔ یہیں صدر مقام ہے اور اب یہ ریاست بھارت میں مدغم ہو گئی ہے (فیروز ص ۵۷۲) ۔

جلیسر :- ضلع [illegible] پنجاب کا مشہور قصبہ ہے

جھنجانہ :- ضلع [illegible] کا ایک قصبہ ہے [illegible]

متصل

جامجیو :- اکبر آباد (عہار) جاجیو یا جئو یا باجو جو عالمگیر کی وفات کے بعد تخت نشینی کی جو جنگ ہوئی اس کا پہلا معرکہ شہزادہ معظم شاہ عالم بہادر شاہ اول اور شہزادہ اعظم کے درمیان جاجو متصل اکبر آباد کے میدان میں ہوا -

ممالک) جنوبیہ :- مراد اضلاع دکن

چ

چاند پور :- ضلع بجنور کا شہر ہے جس کی آبادی کسی زمانہ میں ۱۵۰۰۰ تھی - علم و ادب کا مرکز رہا - قائم شاعر کا ~~کنکن~~ وطن یا شتہ تحصیل بجنور سے چھ میل کے فاصلے پر ہے -

قصبہ چرفہ :-

چوک نواب سعداللہ خاں :- دہلی بازار کا ایک مشہور اور نفیس چوک جو کبھی سیر تماشے کی جگہ تھا ، اب برباد ہو چکا ہے - (آثارالصنادید ص ۲۰۷) -

چاہ سرخ :- یہ بازار بھی بڑا وسیع ہے اور اس میں جدل بیگ خاں اور حافظ عبدالرحمان کی حویلی ہے اور مسجد ~~وشوکی~~ بن صیرانا صیر کی واقع ہیں اور یہ کنواں بھی اب تک موجود ہے نرا سنگ سرخ کا اور اسی نسبت سے لال کنواں مشہور ہو گیا -

ح

حیدر آباد دکن :- ہندوستان کی سابقہ مسلم ریاست جس کی بنیاد آصف جاہ صوبیدار دکن نے ڈالی - ۱۹۴۸ء میں بھارت نے قبضہ کر لیا - قطب شاہی سلطنت کے سلطان

قلی قطب شاہ نے ۹۹۹ھ میں اپنی محبوبہ بھاگ متی کے نام پر بھاگ نگر بسایا ۔ بھاگ متی کو حیدر آباد خطاب ملا تو شہر کا نام بدل کر حیدر آباد ہو گیا ۔ حیدر آباد قدیم دارالحکومت گولکنڈہ سے دس میل کے فاصلہ پر موسی ندی کے کنارہ پر آباد ہے ۔ (فیروز ۲۵۷) ۔

خ

خیر آباد :- یہ بڑا قصبہ اودھ کے ضلع سیتا پور میں سیتا پور شہر سے جوکہ ضلع کا سول صدر مقام اور قصبہ کی ۵ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے ۔ اس کی بنیاد ایک مسلمان شخص خیرہ پلسی نامی نے گیارہویں صدی کے آغاز میں ڈالی تھی لیکن بعد میں ایک کالیتھ خاندان نے اس پر قبضہ کر لیا اس میں مسلمانوں کے متبرک اور خوبصورت مقامات ہیں مثلاً قدم رسول ، امام باڑہ ، مساجد ، خیر آباد سے لکھنو کا فاصلہ ۵۱ میل ہے (رہنما (۱۰۸) ۔

د

دہلی :- بھارت کا موجودہ دارالحکومت ، انگریزی راج کا صدر مقام اسے لارڈ کرزن نے بنایا اس سے پہلے کی سلطنتوں ، بادشاہوں کی داستان عروج و زوال کا اس سرزمین نے مشاہدہ کیا ۔ مغلوں کے بعد حکومت میں اسے خاص امتیاز حاصل ہے ۱۹۱۲ء میں دہلی کو چیف کمشنر کا علیحدہ صوبہ قرار دے دیا گیا ۔ ہزار ہا علما ، صوفیاء اور شعرا کا مقام ۔

دکن :- ہندوستان کا جنوبی حصہ دکن کہلاتا ہے

درگاہ قدم شریف :- شہزادہ فتح خاں ولد فیروز شاہ کا مقبرہ ہے ۔ ۷۷۶ھ / ۱۳۷۲ء

میں شہزادہ فوت ہوا اور اس کا مقبرہ بنایا گیا - جناب پیغمبر علیہ السلام کا ایک معجزہ ہوا تھا کہ ان کے قدم پتھر پر نقش ہوجاتے تھے - اکثر کتابوں میں مذکور ہے کہ انہیں نقش قدم کے پتھروں میں ایک پتھر فیروز شاہ کے عہد میں آیا اور اس نے وہ پتھر بطور تبرک قبر لگا دیا اور اس سبب سے یہ مقبرہ قدم شریف کے نام سے مشہور ہوا - اس قبر پر حوض بنا دیا گیا ہے اور سنگ مر مر کا کٹھرا ہے - اب اس میں پانی بھرتے ہیں اور خلق نقش قدم دھوکر پانی بطور تبرک لے جاتے ہیں اور زبان حال سے یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

اے خضر دل اس کے پینے سے نجات ہے
پانی قدم شریف کا آب حیات ہے

۱۲ ربیع الاوّل ہر سال عُرس ہوتا ہے -

دریائے اٹک مکان :- لاہور سے پشاور جانے والی سڑک پر آباد ہے - قریب ہی سے دریائے سندھ گزرتا ہے - یہاں اس دریا کا نام اٹک ہے اس وجہ سے اس شہر کا نام بھی اٹک پڑ گیا ہے - یہاں سے قریب ہی دریائے کابل اس سے آملتا ہے - سکندر اعظم ، محمود غزنوی ، غوری اور دوسرے فاتحین جو برّ صغیر پر حملہ آور ہوئے - اسی راستہ سے گزر کر آئے ، یہاں ایک قدیم قلعہ بھی ہے - (فیروز ص ۷۵) -

ر

رام پور :- صوبہ آگرہ اور اودھ میں ریاست رام پور کا دارالریاست - مراد آباد شہر سے ۱۸ میل مشرق کی طرف واقع ہے - شہر کے گرد بانسوں کا گھنا جنگل ہے جس کا گرد ۸ سے ۱۰ میل ہے - رام پور دینی تعلیم کا مرکز ہے - بنگال ، افغانستان اور بخارا سے طالب علم آتے ہیں - (ص ۱۲۰)

رام نگر بنارس :- [illegible]

رنول :- نزد حضرت دہلی و ترقی راست

(بلدہ) روز :-

س

سرائے عرب :- ہمایوں مقبرہ کے پاس یہ سرا ہے اور اس سرا کو حاجی بیگم ہمایوں بادشاہ کی بیوی نے ۲ جلوس اکبر مطابق ۹۶۸ ھ / ۱۵۶۰ء میں بنایا ہے - سرا میں تین سو عرب آباد ہوئے تھے - اس سبب سے عرب سرا کے نام سے مشہور ہے اگرچہ عمارت اس سرا کی بہت بدل گئی ہے مگر دروازے کا جو بہت خوبصورت ہے اور اب تک موجود ہے - (آثار الصنادید ص ۲۲۸)

سہارن پور :- شہر مظفر نگر سے ۳۶ میل جمنا سے تھوڑی دور مشرق کی طرف کے کنارے پر واقع ہے -

سرہند :- یا سہرند

سہرند :- سرہند صوبہ پنجاب کی ریاست پٹیالہ میں ایک پرانا اور مشہور تاریخی شہر ہے - دہلی سے ۱۹۰ میل ہے - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی خانقاہ اور مزار اسی شہر میں ہے اور مسلمانوں کے لئے مرجع خاص و عام ہے (رہنما ص ۳۲)

سونی پت :- ضلع کرنال کی تحصیل ہے

سکندر آباد :- ضلع بلند شہر موجودہ اتر پردیش کا قصبہ

سکندرہ :- اکبر آباد سے تیس کوس کے قریب ہے - اس کے قریب اکبر کا مقبرہ موجود ہے

گاؤں
صوبہ اودھ اور آگرہ کے ضلعے الہ آباد تحصیل پھول پور میں ایک کاشعن ہے - اس کے شمال مغرب کی طرف ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر محمود غزنوی کے مشہور جرنیل سپہ سالار مسعود کا مزار ہے جس پر ہر سال مئی کے مہینے میں عرس ہوتا ہے - (دنیا ص ۱۲۷) -

سرادہ :-

سنبھل شمے سہونپور کا مشہور شہر ہے
سیخسل :-

سورت :- صوبہ بمبئی شہر ہندوستان کا شہر اور بندرگاہ دریائے تاپتی کے دہانے سے ۱۲ میل کے فاصلے خلیج پر آباد ہے - انگریزی مناصب سے پہلے ۱۶۱۲ء میں اپنی تجارتی کوٹھی بنائی اور یہ شہر وسط ہند کا اہم تجارتی مرکز تھا - (فیروز ص ۹۳۲) -

سہنینہ :- جندراکہ از ولایت دکن است (عیار) -

ش

شاہ جہان آباد :- ؎
کسے را زندگانی شاد باشد
کہ در شاہ جہان آباد باشد

دہلی کا نام ہے - ۱۰۵۸ھ / ۱۶۴۸ء میں شاہ جہان آبادؔ نے اس شہر کو از سر نو آباد کیا - اور اس کا نام شاہ جہان آباد رکھا - اس کی شہر پناہ ساڑھے تین کوس میں ہے - اور اس میں قلعہ لال پتھر کا اور جامع مسجد سنگ مر مر کی ہے - قدیم علم و ادب کا مرکز اور شہنشاہوں کا دارالحکومت رہا - (جغرافیہ

سند) میر کاشی نے تاریخ کہی : شد شاہ جہان آباد از شاہ جہان آباد
(آثار الصنادید ص ۱۳۲) ۔

شکار پور :- ضلع سندھ کا مشہور شہر ہے محتاج تعارف نہیں

(ضلع) **شرقیہ** :- [illegible]

شہر :-

شامانہ :-

ض

ضلع **مشرق** :- [illegible]

ضلع **کالپی** :- علاقہ بہار کا مشہور شہر ہے [illegible] محتاج تعارف نہیں

ع

عظیم آباد :- احاطۂ بنگال میں ضلع پٹنہ کا بڑا شہر اور اسٹیشن دریائے گنگا کے بائیں یا جنوبی کنارہ پر کلکتہ سے ۳۲۲ میل واقع ہے ۔ پٹنہ کا پہلا نام پاٹلی پوترا قدیم ترین آبادیوں میں ہے ۔ مسلمانوں کے عہد حکومت میں اورنگ زیب کے پوتے عظیم کے نام پر جو اس جگہ کا نام شاہ عظیم آباد

عرب :- برّاعظم ایشیا کے جنوب مغرب میں ایک بڑا ریگستانی علاقہ جسے بحیرہ قلزم افریقہ سے جدا کرتا ہے ، مشرق میں خلیج فارس جنوب میں بحر ہند اور خلیج فارس اور مغرب میں بحیرۂ قلزم ، سعودی عرب ، یمن ، عمان ، بحرین اور کویت اس میں شامل ہیں - (فیروز ص ۱۰۶۹)

علی گڑھ :- بھارت کے صوبہ متحدہ میں آگرہ اور دہلی کے درمیان ایک ضلع اور شہر - انگریزوں نے ۱۸۰۳ء میں اس پر قبضہ کیا - مسلم یونیورسٹی مشہور ہے - جس کی بنیاد سر سیّد احمد خاں نے رکھی - (فیروز ص ۱۰۹۰) -

ف

فیض آباد :- فیض آباد صدر مقام کھاگرہ کے جنوبی کنارہ پر پہلے ملک اودھ کے نوابوں کا ہفتہ دارالحکومت تھا اور نواب شجاع الدولہ کی بنائی ہوئی عمارتیں بہت ہیں - ہندو کا متبرک شہر اجودھیا اس کے متصل ہے (جغرافیہ ہند صدور ص ۲۷) -

فرخ آباد :- دریائے گنگا کے کنارے آباد ہے - (جغرافیہ ص ۸) -

فرید آباد :-

فتح پور :- آگرہ سے مغرب میں ۱۲ کوس قصبہ فتح پور سیکری ہے جہاں جلال الدین اکبر بادشاہ کا محل ، فیضی اور ابوالفضل وغیرہ کے مکانات سنگیں اور عظیم الشان اور شیخ سلیم چشتی کی درگاہ عمدہ عمارات بنی ہوئی ہیں - (جغرافیہ ہند ص ۱۷)

ق

ق

قندھار :- افغانستان کے دارالحکومت کابل سے اتر کر دوسرے درجے کا شہر ہے - جو خود دارالحکومت سے ۱۵۰ میل جنوب مغرب کی طرف واقع ہے - باغات اور سرسبز و شادابی کے لئے مشہور ہے - ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۲ء کی جنگ کے ذریعے اس پر برطانوی قبضہ رہا اور پھر ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۱ء میں بھی اس پر انگریز قابض رہے -
(فیروز ص ۱۲۰۱) -

قبچان :-

قمر درشہ :-

قبہ مرزا سلیم چشتی :- فتح پور سیکری میں آگرہ سے مغرب میں ۱۲ کوس پر واقع ہے - (جغرافیہ ہند ص ۲۷) -

ک

کشمیر :- پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہے - گرمیوں میں ایشیا کا بہترین صحت افزا مقام ہے اس کے دو حصے ہیں جموں وکشمیر جموں کا حصہ بھارت کے قبضہ میں ہے اور کشمیر کا حصہ آزاد ہے - (فیروز ص ۱۲۲۱)

کہنتور :-

کربلائے معلی :- عراق کا مشہور شہر جو اہل تشیع کی نگاہ میں دنیا کا مقدس ترین شہر ہے - یہاں امام حسین علیہ السلام اور دیگر بزرگوں کے مزار واقع ہیں - اس کی

آبادی ۵۰ ہزار سے زاید ہے ۔ کربلا کا سانحہ ۱۰ محرم ۶۱ ھ کو رونما ہوا ۔ (فیروز ص ۱۲۳۷) ۔

کاپی :۔ دریائے جمنا کے کنارے آباد ہے ۔ یہ شہر کنپور سے گوشۂ جنوب و مغرب میں بائیس کوس کے فاصلے پر واقع ہے ۔ (جغرافیہ ہند ص ۲۵) ۔

(قصبہ) کول :۔ از مضافات دہلی (عیار) ۔

کاندیلہ :۔ علاقہ سہارنپور کا مشہور قصبہ ہے

کلکتہ :۔ ہندوستان کا سب سے بڑا شہر جو دریائے ہگلی کے بائیں کنارے پر سمندر سے ۸۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔ اس کا سنگ بنیاد ایسٹ انڈیا کمپنی کے سربراہ جاب چہرناک نے ۱۶۹۰ء میں رکھا ۔ اس کا رقبہ ۳۲ مربع میل ہے ۔ یہ شہر مغربی بنگال کا صدر مقام اور مشہور بندرگاہ ہے ۔ (فیروز ص ۱۲۵۰) ۔

کیتھل :۔ تعلقہ سرکار ہند

کابل :۔ افغانستان کا دارالحکومت جو دریائے کابل پر واقع ہے ۔ محل وقوع بخت شاہ نام کی پہاڑیوں کے دامن میں ہے ۔ پایہ تخت بھارت ساڑھے چھ سو میل شمال مغرب کو واقع ہے ۔ کابل ایک قدیم شہر ہے ۔ ۱۹۳۲ء میں یہاں ایک یونیورسٹی قائم ہوئی ۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک انگریزوں کے قبضہ میں رہا (فیروز ۱۲۱۰) ۔

کاکوری :۔ مضافات صوبہ اودھ (عیار) ۔

کھاری باؤلی :۔ متصل لاہوری دروازہ در دہلی (عیار) ۔ پہلے اس مقام پر عمادالملک

عرف خواجہ عبداللہ نے اسلام شاہ کے وقت میں ۹۵۲ ھ / ۱۵۴۵ء میں ایک کنواں بنایا تھا ۔ چھ برس بعد ۹۵۸ ھ / ۱۵۵۱ء اس کنوئیں کے آگے باولی بنا دی جب شاہ جہان نے شہر بسایا تو یہ باولی بھی شہر میں آگئی اب یہاں تب سے لوگوں نے مکان بنائے اور بعد میں ایک محلہ ہو گیا (آثارالصنادید ص ۲۲۷) ۔

گ

گوالیار :۔ وسطی ہندوستان کی ایک اہم ریاست جو ۱۸۰۳ء میں برطانیہ کے زیر اثر آئی ۔ آگرہ سے ۶۵ میل مغرب کو واقع ہے ۔ گوالیار کا قلعہ ایک مضبوط پہاڑی پر سطح زمین سے ۳۲۰ فٹ کی بلندی پر بنا ہوا ہے اور عمارتی عجائبات میں شمار ہوتا ہے ۔ ہندو پاک کے سیاسی اور مذہبی رہنما اس قلعہ میں قید ہوتے رہے ۔ (فیروز ص ۱۲۱۱) ۔

گجرات :۔ کا شہر بھارت کا صوبہ مشہور شہر ہے جہاں تجارت و صنعت ہیں

گولارتھی :۔ شاہ جہان آباد (عیار) ۔

گڈھ مکتیسر :۔ دریائے گنگا کے کنارے آباد ہے ۔ (جغرافیہ ہند ص ۸) ۔

ل

لاہور :۔ دنیا کا قدیم ترین شہر جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کی بنیاد رام چندر جی کے لڑکے لہو نے رکھی لیکن اس کی باقاعدہ تاریخ ۱۵۲۱ء سے شروع ہوتی ہے ۔ اسلامی عہد کی تصنیفات مسودزری کی حدودالعالم میں اس شہر کا ذکر ملتا ہے ۔

۳۷۳ ہجری میں لکھی گئی - مغربی پاکستان کا دارالحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر جو اپنی عظیم روایات کے لحاظ سے ہر زمانہ میں ممتاز رہا - (فیروز ۱۳۲۷)

لکھنو :- بھارت کے اترپردیش صوبہ کا صدر مقام - کسی زمانے میں صوبہ اودھ کا دارالحکومت تھا - دریائے گومتی پر کانپور سے ۴۲ میل شمال مشرق کو واقع ہے - نواب آصف الدولہ کا مقبرہ مشہور ہے اور یونیورسٹی خاص طور پر قابل ذکر ہے - (فیروز ۱۳۲۶) -

(قصبہ) لوہاری :- متعلقہ سرکار سہارن پور (معیار) -

م

مکہ معظمہ :- حجاز عرب کا مشہور مقام جہاں خانہ کعبہ واقع ہے - روایات کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سے متبرک مقام ہے - ایشیا ، افریقہ ، اور بحیرہ روم کی تجارت کا مرکز رہا - حضرت ابراہیم کے زمانہ سے اس کی حیثیت مذہبی ہوگئی - قرآن میں اس کا نام مکہ ہے - حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہیں پیدا ہوئے اور قرآن پاک پہلے پہل یہیں نازل ہوا - حج کا فریضہ یہیں ادا ہوتا ہے - اور اسلامی دنیا کا سب سے بڑا مرکز ہے - (فیروز ۱۲۲۶) -

مدینہ منورہ :- حجاز عرب کا دوسرا مقدس شہر جو مکہ معظمہ سے ۲۷۵ میل شمال میں واقع ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے قبل اس کا نام یثرب تھا - ہجرت کے بعد اس کا نام مدینۃ النبی ہوگیا - جو صرف مدینہ اور مدینہ منورہ کے نام سے مشہور ہے - حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد سے قبل اوس اور خزرج اور یہودیوں کی چند بستیاں قرب و جوار میں آباد تھیں - ہجرت کے بعد مسجد نبوی

کی بنا ڈالی گئی - حضور علیہ السلام کا روضۂ اقدس یہاں ہی ہے - جو مسلمانان عالم کی زیارت گاہ ہے - خلفائے راشدین کا دارالخلافہ ، ایک عرصہ تک حدیث کی تعلیم کا مرکز رہا - (فیروز ۱۲۹۲) -

مرشد آباد :- مرشد آباد کا ضلع بیربھوم کے شمال میں گنگا کے جنوب مغرب کی طرف ہے ، شہر مرشد آباد کچھ مدت سے نواب ناظم بنگالہ کا دارالریاست رہا -

مراد آباد :- صوبہ آگرہ اور اودھ کے ضلع مراد آباد کے ضلع کا صدر مقام ہے اور ریاست رام پور کی سرحد سے دس میل کے فاصلے پر دریائے گنگا کے دہانے پر واقع ہے - سہارن پور سے ۱۲۰ میل اور دہلی سے ۱۰۰ ، دوسرے مراد آباد کی بنیاد ۱۲۲۵ھ میں رستم خاں حاکم کشور نے ڈالی اور شاہ جہان کے لڑکے مراد کے نام پر اس کا نام رکھا - بہت سے شاعر اس علاقہ سے متعلق ہیں - (دنیا ۲۰۹) -

محمد آباد :- اس شہر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسے محمد بہادر شاہ گجرات نے ۱۳۷۹ھ میں آباد کیا - ۱۳۸۲ھ میں سید مبارک کی یادگار جو بادشاہ مذکور کا وزیر تھا بنائی گئی - محمد آباد بمبیں بڑودہ سنٹرل انڈیا کی لائن سے آگے ۲۹۲ میل ہے - (دنیا ص ۲۰۷) -

مرزا پور :- دریائے گنگا کے کنارے آباد ہے - (جغرافیہ ہند ص ۸) - یہ شہر بنارس سے دکن کو کچھ جھکا ہوا ہے -

میرٹھ :- علی گڑھ اور دہلی سے شمال کی جانب ۱۸ کوس واقع ہے (جغرافیہ ہند ص ۲۲) - ۱۸۵۷ھ میں سپاہیوں کی بغاوت علانیہ یہیں سے شروع ہوئی - میرٹھ دہلی سے گوشہ شمال و مشرق میں ۱۸ کوس کالی ندی کے مغربی کنارے پر آباد ہے - (جغرافیہ ہند ص ۲۰) -

مظفر نگر :- شہرے مختصر در ضلع دواب (عیار) چھوٹا سا شہر میرٹھ کے شمال میں واقع ہے -

(قصبہ) مار ہرہ :- ضلع ایٹہ (اتر پردیش) کا قصبہ ہے سیدوں کا گہوارہ رہا ہے

(پلدہ) مہر :-

(ضلع) مشرق :- دہلی کے گرد و نواح کا علاقہ

ن

نجف اشرف :-

نارنول :-

نکور :- متصل لکھنو -

(قصبہ)مارہرہ :- ضلع ایٹہ اتر پردیش کا قصبہ سیدوں کا گہوارہ رہا ہے

ہ

ہا پور :- میرٹھ سے دکن کی طرف ۱۰ کوس کے فاصلے پر ہے -

ی

یونان :- بحیرہ روم کی ایک بادشاہت کا نام جو اطالیہ اور ترکی کے درمیان واقع ہے - رقبہ ۵۰ ہزار مربع میل - دارالحکومت ایتھنز یونان کی سرزمین پہاڑیوں میں گھری ہوئی ہے - قدیم یونان کی تاریخ دنیا کی بہترین تاریخ ہے - یونانی فلسفہ اور یونانی طب آج تک مسلمہ ہے - یونان کی تاریخ بہت تفصیل سے ہے -

(فیروز ۱۲۱۳) -

استدراک

۷

پورب :-

پنجاب :- بر صغیر کا وہ صوبہ جو تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب میں تقسیم ہوا - مغربی پنجاب کو پاک پنجاب بھی کہتے ہیں - اکتوبر ۱۹۵۵ء میں جب وحدت مغربی پاکستان کی تشکیل ہوئی تو اس صوبے کو جداگانہ حیثیت حاصل ہوئی ، اب مغربی پاکستان کا ایک حصہ ہے - یہ علاقہ بہت پرانی تہذیبوں کا حامل رہا اور شاندار روایات اس سے وابستہ ہیں (فیروز ص ۲۰۸) -

پشاور :- مغربی پاکستان کی سرحدی کمشنری کا دارالحکومت اور پرانا تاریخی شہر ہے جو پاکستان اور افغانستان کی حد فاصل پر واقع ہے - - بہت بڑی چھاؤنی ہے یہاں سے درہ خیبر سے ہوتی ہوئی ریلوے لائن لنڈی کوتل کو جاتی ہے - (فیروز ۲۰۳) -

پانی پت :- مشرقی پنجاب بھارت کا ایک شہر جس کے پاس ہندوستان کی تاریخ کی چند فیصلہ کن لڑائیاں ہوئیں - ۱۵۲۱ء میں بابر اور ابراہیم لودھی کی لڑائی ، ۱۵۵۲ء میں بیرم خاں اور ہیمو بقال ، ۱۷۲۸ء احمد شاہ ابدالی اور مرہٹے

بہت پرانا شہر تصور ہوتا ہے ۔ (نیروز ص ۲۸۰) ۔ دہلی سے ۲۵ کوس شمال کی طرف واقع ہے ۔

م

مشہد :۔ ایران کے صوبہ خراسان کا دارالحکومت ، یہاں حضرت امام رضا کا مزار ہے جس کے باعث اہل تشیع اسے مقدس شہر خیال کرتے ہیں ، یہاں ہر سال تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ زائرین آتے ہیں ۔ (نیروز ۱۳۲۲) ۔

مہم :۔ متعلقہ صوبہ شاہ جہان آباد (معیار) ۔

قصبہ مئو :۔

مہدی آباد :۔

(ضلع)مانڈہ :۔

مغلپورہ دہلی :۔

کڑہ مانک پور :۔ سنبھو و قصبہ ہے

حیدر آباد سندھ :- سابق صوبہ سندھ کا ایک مشہور شہر جو دریائے سندھ کے ڈیلٹا کے سرے پر واقع ہے ۔ اس شہر کی بنیاد ۱۷۶۸ء میں پڑی اور ۱۸۴۳ء تک سندھ کا دارالحکومت رہا ۔ یہاں یونیورسٹی بھی ہے جو سندھ بھر میں تعلیم کی نشر و اشاعت کے لئے بہت کام کر رہی ہے ۔ پرانا قلعہ اور کئی ایک تاریخی عمارات مشہور ہیں ۔ (فیروز ۲۰۸) ۔

آذر بائیجان روس :- بحیرہ خضر پر کوہ قاف کے جنوب مشرق میں واقع علاقہ جس کا رقبہ ۳۳۲۲۵ مربع میل ہے ۔ باکو دارالحکومت ہے ۔ آذر بائیجان ترکی اور تاتاری النسل میں ان کی زبان ترکی کی ایک قسم ہے ۔ (فیروز ص ۲۳) ۔

درگاہ حضرت رسول :- حضرت سید حسن رسول نما سید عثمان نارنولی کی اولاد میں سے ہیں جہاں اب آپ کا مزار ہے ۔ وہ پہلے گلابی باغ مشہور تھا یہاں آپ رہتے تھے ۔ ۱۱۰۳ھ / ۱۶۹۱ء میں آپ کا انتقال ہوا اور اس مقام پر دفن ہوئے چنانچہ آپ کی تاریخ آپ کی وفات کی باہر کے دالان پر کندہ ہے ۔ تاریخ (حسن رسول نما با رسول باقی شد ۱۱۰۲ھ / ۱۶۲۸ء حاجی محمد طاہر نے اس درگاہ کے پاس ایک مسجد بنائی اور محمد سعید کا بنایا ہوا ایک حوض یہاں موجود ہے جو ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۸ء میر محمد شفیع نے جو آپ کی اولاد میں سے ہیں نواب امیر خاں والی ٹونک سے روپیہ لے کر اس مقام پر ایک چار دیواری پختہ طور پر بنائی ۔

(آثارالصنادید ص ۲۹۲) ۔

د

کُتب

کتب

پ

بہار عجم :- لغت کی کتاب ہے منشی ٹیک چند بہار کی تصنیف ہے متعدد بار شائع ہو چکی ہے

بہار دانش :- عنایت اللہ کمبوہ کی تصنیف ہے - مدارس نظامیہ میں متداول رہی متعدد بار شائع ہو چکی ہے ، قلمی نسخے بھی بے شمار ملتے ہیں -

بوستان خیال :- از سراج اورنگ آبادی ۱۱۶۰ھ / میں تصنیف ہوئی - ۱۱۸۰ھ کا مخطوطہ انجمن ترقی اردو کے کتاب خانہ میں موجود ہے - سائز ۸ × ۵ صفحات ہمائے (مخطوطات انجمن اردو) ص ۲۲۱

بحراع الہداع :- ہدایت علی خاں ہدایت کی تصنیف ہے

ت

تیسر کلام اللہ :- از قاضی نورالحق منعم -

تذکرہ شعرائے مہدی علی خاں عاشق :- نا پید ہے اس کی کوئی نقل کہیں موجود نہیں بعض کتابوں میں اس کا ذکر آتا ہے -

تذکرہ شاعران قدرت اللہ قدرت :- طبقات الشعرا از قدرت اللہ شوق مراد ہے - ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۲ء میں تصنیف ہوا - شائع ہو چکا ہے اور مجلس ترقی اردو لاہور نے شائع کیا ہے -

تذکرہ سراج الدین خاں آرزو :- اس تذکرہ کا نام مجمع النفائس ہے - ۱۱۶۴ھ / ۱۷۵۲ء میں تصنیف ہوا ، تا حال شائع نہیں ہوا ، ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں موجود ہے -

تذکرہ مصحفی :- مصحفی نے عقد ثریا ، تذکرہ ہندی ، ریاض الفصحا تین تذکرے تصنیف کئے ، تینوں مولوی عبدالحق نے اورنگ آباد سے شائع کر دئیے ہیں اور معروف ہیں -

تذکرہ مقبول بن مقبول :- پنجاہ ہزار بیت از سخندانان سلف و حال آوردہ (عیار)
ناپید ہو چکا ہے

تذکرہ میر تقی میر :- نکات الشعرا کے نام سے مشہور ہے - اردو شعرا کا قدیم ترین تذکرہ ہے - ۱۱۶۵ھ / ۱۷۵۹ء میں تصنیف ہوا - مولوی عبدالحق صاحب نے ۱۹۳۵ء میں مفید مقدمہ کے ساتھ شائع کر دیا -

تذکرہ غلام محی الدین مبتلا :- طبقات سخن نام ہے - ۱۲۲۲ھ میں تصنیف ہوا ، تا حال طبع نہیں ہوا - اس کی ایک کاپی جرمن میں موجود ہے - ایک نسخہ فیض عام کالج شاہ جہان پور اور ایک دہلی میں موجود ہے - شاہ جہان پور والا نسخہ ہماری زبان دہلی میں بالاختصار ۱۵ جنوری ۱۹۲۰ء تا ۸ اپریل ۱۹۲۰ء میں شائع ہو گیا -

ج

چراغ ہدایت :- مصنفہ سراج الدین علی خاں آرزو کی تصنیف ہے - لغت کی کتاب ہے ، شائع ہو چکی ہے -

د

ده مجلس ترجمه عبدالصمد فدا :- نایاب ہو چکا ہے اور [illegible]

دیوان احمد علی احمد :- نایاب ہے ''

دیوان میرزا بهجو :- ''

دیوان محمدی بسمل :- ''

دیوان فارسی محمدی بسمل :- ''

دیوان ~~فارسی~~ میرزا محمد بیکس :- ''

دیوان فارسی یازده حاجی بلیغ :- ''

دیوان میر صلاح الدین مکهن پاکباز :- ''

دیوان محمد حسین تجلی :- ایک نسخہ اودھ ادبیات اور حیدر آباد میں موجود ہے -

دیوان سعادت علی تمکین :- ناپید ہے

دیوان رحیم اللہ ~~تمکین~~ جوش :- ناپید ہے

دیوان شاہ حاتم :- کلیات حاتم کا ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کے کتاب خانہ میں موجود ہے - دیوان حاتم کا انتخاب ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار (پروفیسر پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور) نے شائع بھی کر دیا ہے -

دیوان شاہ حاتم عرف دیوان زادہ :- شائع ہو چکا ہے ، مشہور کتاب ہے ، محتاج تعارف نہیں -

دیوان میر حسن :- شائع ہو چکا ہے -

دیوان شیخ محمد علی حزیں :- معروف و مشہور ہے

دیوان مرزا جیون :- ناپید ہو چکا ہے

دیوان طالب حسین کلیم :- [illegible]

دیوان چندا ماہ لقا :- ایک قلمی نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کے کتابخانہ میں موجود ہے -

دیوان مکارم :- ناپید ہو چکا ہے

دیوان مہر چند مہر : -

دیوان محبت خاں محبت :-

دیوان محمد محسن فارسی :- ایک خوبصورت قلمی نسخہ سید تلطف (نادر) حسن صاحب پرنسپل جلال پور جٹاں کالج کے پاس موجود ہے - ایک قلمی نسخہ کتب [illegible]

دواوین مصحفی :- ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد دکن میں قلمی نسخے موجود ہیں

دیوان فارسی مصحفی :- ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد دکن میں قلمی نسخے موجود ہیں

دیوان شرف الدین مضمون :-

دیوان لالہ مولچند :-

دیوان منعم :-

دیوان میر فرزند علی موزوں :-

دیوان لالہ چھتر سنگھ موزوں :-

دیوان میر تقی میر :- متعدد بار شائع ہو چکا ہے - ان کا کلیات نہایت اہتمام سے ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب نے عمدہ مقدمہ کے ساتھ شائع کر دیا ہے -

دیوان موزوں :-

دیوان قاضی نورالحق منعم :-

دیوان قاضی نورالحق منعم فارسی :-

دیوان ناصر علی :- نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع ہو چکا ہے

دیوان نصیرالدین نصیر :- نصیر کا کلیات نہر غیر مطبوعہ بہت ضخیم ہے اور اس کا ایک نسخہ کتب خانہ رضائیہ رام پور میں موجود ہے - دیوان کی دو مختلف اشاعتیں معرض طبع میں آ چکی ہیں (دین محمد خاں ص ٢٨) -

دیوان ایشری سنگھ نشاط :- مصنف کے قلم کے چند اجزا راقم کے کتاب خانہ میں موجود ہیں -

دیوان ولی محمد ولی :- ایک قلمی نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کی لائبریری میں موجود ہے - متعدد بار شائع ہوا۔ متعدد قلمی نسخے [illegible]

دیوان شاہ واقف و قصاید شاہ واقف :- مخطوطہ ...

دیوان مہاراجہ بلاس رائے :-

دیوان ہدایت اللہ خاں ہدایت :- ایک قلمی نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کی لائبریری میں موجود ہے -

دیوان میر جواد علی ہادی :-

دیوان میر ہاشم علی ہاشم :-

دیوان مرزا عزیز بیگ ہمرنگ :-

دیوان انعام اللہ خاں یقیں :- ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کی کراچی کی لائبریری میں موجود ہے اور متعدد نسخے اردو ادبیات اور حیدرآباد میں موجود ہیں -

دیوان غلام مصطفی خاں یکرنگ : -

دیوان :-

دیوان میر درد :- دیوان درد نسخہ محمدی کا سال طبع ۱۲۷۱ھ ہے - دیوان درد

ایک قلمی معاصر نسخہ بلکہ قدیم ترین نسخہ جوکہ خواجہ میر درد کے بھائی محمد میر نے لکھا راقم کے کتابخانہ میں موجود ہے -

دیوان میر درد فارسی :- خواجہ میر درد کے بھائی خواجہ میر کے قلم کا نسخہ - راقم احمد حسین احمد کے کتابخانہ میں موجود ہے - حال ہی میں ڈاکٹر [illegible] شائع کر دیا

دیوان میر فضلی دانا :-

دیوان ذکا اردو :- خوب چند ذکا نے اپنے تذکرہ میں (عیارالشعرا) میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کا بہت سا انتخاب شامل تذکرہ کر دیا ہے - اصل نسخہ نادرالوجود ہے -

دیوان ذکا فارسی :- ذکا نے اپنے تذکرہ شعرا عیارالشعرا میں اس کا ذکر کیا ہے - لیکن کسی معروف لائبریری میں اس کا کوئی نسخہ معلوم نہیں ہو سکا -

دیوان سرسبز :-

دیوان سرور نواب محمد خاں اعظم الدولہ سرور :-

دیوان شوکت :-

دیوان غلام حسین شکیبا :-

<u>دیوان شاہ ناصر پرست</u> :-

<u>دیوان مرزا سیف علی شگفتہ</u> :-

<u>دیوان صانع فارسی</u> :- ایک نسخہ [illegible] موجود ہے

<u>دیوان صاحبقراں</u> :- ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کی لائبریری میں موجود ہے۔

<u>دیوان عبدالمقتدر طفل</u> :-

<u>دیوان اعظم بیگ عظیم</u> :-

<u>دیوان مہدی علی خاں عاشق سہ دیوان ریختہ</u> :-

<u>دیوان مہدی علی خاں عاشق دو دیوان فارسی</u> :-

<u>دیوان میر عزت اللّٰہ عشق</u> :-

<u>دیوان غلام علی عشرت</u> :- ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کی لائبریری میں موجود ہے۔

<u>دیوان رام سکھ عاشق</u> :-

دیوان طالب علی خاں عیش :- ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کی لائبریری میں موجود ہے -

دیوان مرزا علی قلی :-

دیوان سید علی غمگین :-

دیوان کنور پریم فراقی :-

دیوان میر عبدالصمد فدا :-

دیوان بالمکند فارغ :-

دیوان فدا حسین فدا :-

دیوان معز فطرت :- دیوان معز فطرت کے متعدد قلمی نسخے معروف لائبریریوں میں موجود ہیں - دانشگاہ پنجاب میں تین نسخے موجود ہیں لیکن بہترین مذہب نسخہ سید حامد حسن صاحب پرنسپل جلال پور جٹاں گجرات کے کتاب خانہ کی زینت ہے -

دیوان میاں فرحت اللہ :-

دیوان فخر :-

دیوان مرتضی خاں فراق :-

دیوان شیخ قیام علی قاسم :- ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کی لائبریری میں موجود ہے -

دیوان قدرت اللہ قاسم :- [illegible]

ر

رقعات مادھو رام :- نولکشور مطبع سے متعدد بار شائع ہو چکے ہیں ، راقم کے کتاب خانہ میں وہ مطبوعہ نسخے موجود ہیں -

رقعات ذکا :- نا پید ہے -

س

سراج اللغت :- سراج الدین علی خاں آرزو کی تصنیف ہے - علم لغت کی کتاب ہے متعدد بار شائع ہو چکی ہے - مشہور کتاب ہے - محتاج تعارف نہیں -

ساقی نامہ درد مند فقیہہ :-

ل

لیلی مجنوں محمد حسن تجلی :- ایک قلمی نسخہ ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد دکن میں موجود ہے -

لیلی مجنوں مرزا نقی رضا :-

لیلی مجنوں شاہ عظیم :-

م

مثنوی بدر منیر :- تقریباً* تمام سرورق لائبریوں میں اس کے قلمی نسخے ملتے ہیں - متعدد بار شائع ہو چکی ہے - اُن کا ذاتی نسخہ راقم الحروف احمد حسین احمد کے کتاب خانہ میں موجود ہے-

مثنوی جنگنامہ میاں احسن اللہ میاں :- ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کے کتاب خانہ میں موجود ہے -

مثنوی مولانا روم :- مثنوی معنوی کے نام سے مشہور ہے - متعدد بار شائع ہو چکی ہے اور مختلف زبانوں میں اس کے متعدد تراجم ملتے ہیں اس کے متعلق مشہور ہے ــــہ

مثنوی مولوی معنوی   ہست قـراں در زبان پہلوی

مثنوی ہما محمدی بسمل :-

مثنویات شاہ عظیم :۔ ادارہ ادبیات حیدر آباد دکن میں ایک نسخہ موجود ہے -

مثنویات طالب علی عیش :۔ ایک قلمی نسخہ ادارہ ادبیات اردو دکن میں موجود ہے -

مثنویات قدرت اللہ قاسم :۔ زبدۃ الاخبار معراج کا ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کے کتاب خانہ میں موجود ہے -

مثنوی محبت خاں :-

مثنوی شیخ صغیر علی مروت در جواب میر حسن : -

مثنوی لالہ موہن لال منعم :-

مثنویات میر تقی میر :۔ شائع ہو چکی ہیں اور دستیاب ہیں -

مثنوی ہما ے غلام محی الدین بقا ؔ

مثنوی شاہ واقف :-

مثنوی وجیہہ الدولہ :- قلمی نسخہ ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد دکن میں موجود ہے-

مثنوی ہمائے ہدایت اللہ خاں ہدائت :-

مثنویات ناصر علی :-

ن

نل دمن احمد علی احمد :-

ی

یوسف زلیخا احمد علی احمد :-

یوسف زلیخا مہدی علی خاں عاشق :-

یوسف زلیخا ندوی لاہوری :- شائع ہو چکی ہے - ایک نسخہ راقم الحروف احمد حسین احمد قریشی کے کتاب خانہ میں موجود ہے -

---

نوٹ:- جن کتابوں کے سامنے کوئی دلچسپ (درج) نہیں کیا گیا ان کے متعلق کوئی دلچسپ بات دستیاب نہیں ہو سکا
احمد

علمی و ادبی اصطلاحات

اصطلاحات

۱ ۔ اصناف سخن :۔

بیت :۔ وہ شعر جس کے دونوں مصرعے ہم ردیف اور ہم قافیہ ہوں ۔

رباعی :۔ وہ نظم جس میں صرف چار مصرعے ہوں ۔ پہلے دو مصرعے ہم ردیف اور ہم قافیہ ہوتے ہیں ۔ دوسرا شعر فرد ہوتا ہے یعنی دونوں مصرعے ہم ردیف اور ہم قافیہ نہیں ہوتے ۔

مخمس :۔ وہ نظم جو کئی بندوں پر مشتمل ہو اور ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں ۔

مسدس :۔ وہ نظم جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں ۔ مسدس حالی اہم ترین نمونہ ہیں ۔

قصیدہ :۔ وہ طویل نظم جس میں کسی کی مدح یا مذمت بیان کی جائے اس کا پہلا شعر بیت ہوتا ہے ۔ باقی تمام شعر فرد ہوتے ہیں ۔ قصیدہ مندرجہ ذیل خصص پر مشتمل ہوتا ہے ۔ مطلع ، تشبیبہ ، گریز ، مدح ، دعا ، مقطع ۔

ترجیع بند :۔ وہ قصیدہ جو کئی ایک بندوں پر مشتمل ہو اور ہر بند کے آخر میں ایک ہی شعر بار بار آئے ۔

ترکیب بند :۔ وہ قصیدہ جو ترجیع بند کی طرح کئی ایک بندوں پر مشتمل ہو لیکن ہر ایک بند کے آخر میں ایک قطعہ شعر ہو ۔

غزل :۔ قصیدہ کی طرح ہوتا ہے اس میں عشق و محبت کی باتیں کی جاتی ہیں ۔

اشعار کی تعداد محدود ہوتی ہے -

مثنوی :- وہ طویل نظم جس میں کوئی مسلسل مضمون یا کوئی قصہ داستان کہانی واقعہ بیان کیا جائے - ہر شعر بیت ہوتا ہے -

پہیلی :- وہ صنفِ سخن جس میں گرہ بھید رکھ کر کوئی سوال ہو جو نثر یا نظم میں صنف جاتی ہے

راگ :- موسیقی کی نظمیں جو گائی جاتی ہیں

دوہڑہ :- دو بیت چار مصرعے پنجابی اردو کی مشہور صنف ہے

کبت :- وہ نظم جس میں مسلسل کوئی مصرع ریکھتا ردیف دوہرایا گیا ہو

مدح :- وہ نظم جس میں کسی تعریف و ستائش بیان کی جائے -

ہجو :- وہ نظم جس میں کسی مذمت بیان کی جائے -

ہزلیات :- وہ نظم جس میں پھکڑ بازی یا مخرب اخلاق باتیں کہی جائیں -

مضحکات :- وہ نظم جس میں طنز و مزاح کی باتیں کی جائیں -

مرثیہ :- کسی کی وفات پر جو نظم کہی جائے اس کو مرثیہ کہتے ہیں

مناقب :- بزرگوں اولیائے کرام اور صحابہ کی شان کی مدح میں جو نظم لکھی جائے اسکو منقبت یا مناقب کہتے ہیں

تاریخ گوئی :- حروف ابجد کے حساب سے کسی واقعہ کی تاریخ نکالنا یا بیان کرنے کا نام تاریخ گوئی ہے

صنائع بدائع :- ادبیات کی وہ صورتیں جن کا استعمال اپنے جذبہ و درد کا دیگروں کا اظہار کریں

تقفیع مقفع مسجع :- وہ عبارت جو مقفیٰ ہو جس میں ردیف اور قافیہ ہو لیکن وزن نہ ہو

منقوطہ :- وہ عبارت یا فقرے جن یا رسالہ جس کے تمام حروف نقطہ دار ہوں

غیر منقوطہ :- وہ عبارت یا فقرے جن یا رسالہ جس کے تمام حروف نقطہ دار نہ ہوں

انشا پردازی :- ادبی تحریر جس میں شوکت الفاظ و ترکیب نمایاں ہو

علوم

علوم رسمیہ :- مروجہ نصاب تعلیم

علوم متداولہ :- مروجہ نصاب تعلیم جو درسگاہوں میں پڑھایا جاتا ہو

معقولات :- وہ علوم جن کا زیادہ تر تعلق عقل سے ہے یا جنہیں عقل ... دریافت کرے

منقولات :- وہ علوم جن کا تعلق نقل سے ہے ... کے علوم

عروض دقاییه :- وہ علوم جن ... کے علوم

رسم الخط

نسخ :- ابوعلی محمد بن علی بن حسین بن مقله پارسی در اواخر قرن سوم ه بالهام از خط پهلوی اوستای و تامل در خط کوفی خطوط ششگانه محقق، ریحان توقیع، رقاع، ثلث و نسخ را به وجود می آورد. خط را بر دائره و سطح استوار و به هم دانگ تقسیم نموده است، نسخ دارای چهار دانگ و در دانگ سطح است و چون در این قلم سطح حروف تقلیل یافته دروش متداول در خطوط ششگانه نسخ و لغو گردیده است ازین را به خط نسخ موسوم شد.

نستعلیق :- از قرن هشتم پیدا شد ... خط را ست

شکسته :- از اوسط قرن نهم قرن سیزدهم هجری سه نوع خط به نام شکسته تعلیق شکسته نستعلیق تحریر بوجود آمده — و نظر بانکه اصول خوشنویس در کتابت

این گونه خطوط شکسته شده در زمین رفته بنام شکسته نامیده شد -

ثلث :- دورای یک سوم و در دور سوم سطح ([illegible])

تعلیق :- خط تعلیق در قرن ششم ہجری بوجود آمد در گرچه واضح آن بدرستی معلوم نیست لیکن خواجه تاج سلیمان اصفهانی از خوشنویسان آن است این خط در طول یک قرن و نیم باوج کمال و ترقی بود -

شفعیای :- خط نستعلیق [illegible] اور خوشنویسی [illegible]

[illegible]

فنون شریفه

تصوف :- ز • علم جس میں صوفیاء کرام و اولیاء عظام کے عقاید اور معمولات بیان ہوں -

طبابت :- علم طب (میڈیکل)

جواہر شناسی :- جواہرات کی شناخت سے متعلق علم

رمل :- ایک معروف علم جس سے فال کا پتا [illegible]

نجوم :- ستاروں کی گردش کا علم جس سے حالات بتاتے تھے

ریاضی :- حساب کا معروف علم ہے

ہندسہ :- حساب کے علم کا دوسرا نام ہے

حساب دانی :- مشقِ ہندسہ دورِ حاضر کا دوسرا نام ہے

سیاق :- پرانے زمانے میں محکمہ مال و دیگر اقتصادیات و شماریات کے فن کو سیاق کہتے تھے -

شاستری :- ہندوؤں کے دینی علوم :-

موسیقی :- گانا بجانا قدیم الایام سے ایک فن ہے - جو ہر دور میں اپنے انداز بدلتا رہا - آج کل بھی اسی نام سے مشہور ہے -

بین نوازی :- بین بجانا سپیرے عموماً اس فن کے ماہر ہوتے ہیں ، بین بجانے میں دم بدلنا اور سانس لینا ایک فن ہے جوکہ اس فن کا حصہ ہیں

ستار نوازی :- ستار ایک آلہ موسیقی ہے اس کے ساتھ گانا اور اس کی سروں سے سریں ملانا ستار نوازی کہلاتا ہے -

سندر بین :- خاص انداز کے گانے کا کام ہے -

مصوری :- ہاتھ سے تصویر بنانا قدیم الایام سے ایک عجیب فن تھا - پرانے دور کی تصاویر دیکھی جاتی ہیں - جو اس فن کی غمازی کرتی ہیں -

مستعدی گری :- فن سپاہ گری کا دوسرا نام ہے جسے موجودہ دور میں ملٹری ٹریننگ رکھتے ہیں -

تیر اندازی :- فنون حرب میں جسے ایک فن نشانے پر تیر لگانا پرانے زمانے کا مشہور فن تھا جس کی جگہ اب بندوق نے لے لی ہے -

اسپ دوانی :- یہ بھی فنون حرب میں سے ہے - تیز گھوڑا دوڑانا اور خاص انداز سے دوڑانا بھی ایک فن تھا اس کے ماہرین کو شاہ سوار کہتے تھے -

قرعہ اندازی :- فال لینا یا فال نکالنا کا ایک فن تھا جس سے کسی چیز یا شخص کو شخص ممیز کیا جاتا تھا -

معماری :- فن انجینئرنگ موجودہ دور میں بھی ایک اہم فن ہے - پرانے دور میں معمار اس کے ماہر ہوتے تھے اس لئے اسی نام سے مشہور ہوا - احمد معمار جس نے تاج محل بنایا ، اس کا نام آج تک زندہ ہے -

قندیل تراشی :- پرانے زمانے میں محفلوں میں بجلی کے قمقمے نہ ہوا کرتے تھے - قندیل جلائی جاتی تھیں اور آرائش کے لئے قندیلیں کئی انداز سے بنائے جاتے تھے قندیل بنانے والے کو قندیل تراش کہتے تھے -

پتک سازی :- پتنگیں بنانے کا فن

آرائش آتشبازی :- پرانے وقتوں میں شادیوں کی زینت آتش جاؤں سے ہوتی تھی جو اس دور میں متروک ہو گئی آتشباز محفلوں میں اس کی آرائش خاص انداز سے کرتے جیسے آج کل بجلی کے قمقموں سے کی جاتی ہے ~~سے لیا جاتا ہے~~ - یہ ایک خاص فن تھا اور اس فن کی داد دی جاتی تھی -

تمام شد

مصادر و مراجع

کتابیات

اس مقالہ کی تدوین کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے امداد لی گئی ہے - فہرست باعتبار حروف تہجی ہے :-

۱ - اردو انسائیکلو پیڈیا — فیروز سنز لاہور ۱۹۶۲ء

۲ - آثارالصنادید — جوادالدولہ ڈاکٹر سرسید احمد خاں م ۱۳۱۵
سنٹرل بک ڈپو ، اردو بازار ، جامع مسجد
دہلی ۱۹۶۵ء

۳ - بیاض — علامہ مولوی محمد عبدالکریم قریشی غزونہ (مخزونہ) قریشی لائبریری
قلعہ دار گجرات -

۴ - تذکرہ الفقرا

۵ - تذکروں کا تذکرہ نمبر — نگار مئی ، جون ۱۹۶۲ء

۶ - تذکرہ مخطوطات اردو — ادارہ ادبیات حیدرآباد دکن ۱۹۵۷ء
مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین زور معتمد اعزازی
ادارہ ادبیات اردو دکن

۷ - جغرافیہ پنجاب — لیفٹننٹ کرنل مالرائڈ صاحب بہادر
ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم پنجاب لاہور ۱۸۸۱ء

۸ - جغرافیہ ہند حصہ اول — حسب الحکم میجر مالرائڈ صاحب بہادر
ڈائرکٹر ممالک پنجاب لاہور ۱۸۷۷ء

۹ - جغرافیہ ہند حصہ دوم — حسب الحکم کپتان فلر صاحب بہادر
ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب ۱۸۷۱ء

۱۰ - حالات مشائخ مجددیہ — مصنفہ محمد حسن نقشبندی مجددی
مراد آباد

۱۱ ـ خزینۃ الاصفیا حصہ اول و حصہ دوم — مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری

۱۲ ـ خسرو شیریں بیان — اقبال صلاح الدین میری لائبریری لاہور

۱۳ ـ رہنمائے مسافراں — شائع کردہ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۱۸۹۱ء

۱۴ ـ سرو آزاد — غلام علی آزاد بلگرامی

۱۵ ـ طبقات الشعراء — قدرت اللّٰہ شوق مرتبہ نثار احمد فاروقی
مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۸ء

۱۶ ـ عیار الشعرا — مصنفہ منشی خوب چند ذکا
فوٹو سٹیٹ کاپی انڈیا آفس لندن

۱۷ ـ عیار الشعرا — مصنفہ منشی خوب چند ذکا قلمی نسخہ
مرتبہ راقم احمد حسین احمد قلعداری

۱۸ ـ قطعہ منتخب عبدالغفور نساخ — مرتبہ ڈاکٹر انصاراللّٰہ نظر مطبوعہ رسالہ اردو
کراچی

۱۹ ـ گنج تواریخ

۲۰ ـ گلشن ہند حیدری

۲۱ ـ ~~لیہرز بنلز~~

۲۲ ـ مآثرالامرا حصہ اول — صمصام الدولہ شاہنواز خاں مرتبہ پروفیسر محمد
ایوب قادری ـ مرکزی اردو بورڈ لاہور ۱۹۶۸ء

۲۳ ـ مآثرالامرا حصہ دوم — ایضاً

۲۴ ـ مخزن نکات — قیام الدین قائم چاند پوری
ڈاکٹر اقتدا حسین مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۶ء

۲۵ ـ مخطوطات انجمن ترقی اردو جلد اوّل ـــ افسر صدیقی امروہی و سید فرزند علی
کراچی

۲۶ ـ ماہنامہ نقوش لاہور نمبر	فروری ۱۹۶۵ء
۲۷ ـ نزہۃ الخواطر	سید عبدالحئی حسنی اردو ترجمہ مقبول اکیڈمی لاہور
۲۸ ـ وحید (مجلہ)	نشریہ دانش پژدہان ایران شمارہ ۲ جنوری ۱۹۷۱ء
۲۹ ـ مجمع الصنائع	بیاض قلمی مرتبہ نظام الدین احمد دین محمد اصلح الصدیقی الحسینی ۱۰۶۰ھ مکتوبہ قمرالدین در ۱۲۲۰ھ مملوکہ بندہ احمد حسین احمد قلعداری
۳۰ ـ یاد اشتہای	علامہ محمد عبدالکریم قریشی قلعداری مملوکہ احمد حسین احمد قلعداری قلمی